﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم﴾ ﴿......اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآء﴾(آل عمران:۷۴) ﴿......عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾ (بنی اسرائیل:۸۰)

ہفت روزہ

الفضل

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :— نصیر احمد قمر

جلد15

جمعۃ المبارک07/مارچ 2008ء

29/صفر 1429ہجری قمری ❁ 07/امان 1387 ہجری شمسی

شمارہ 10

صدقہ کی اقسام

حضرت ابوذرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:۔
تمہارے جسم کے ہر عضو پر ہر صبح صدقہ واجب ہوتا ہے۔ ہر تسبیح صدقہ ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کہنا صدقہ ہے۔ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه کہنا صدقہ ہے۔ تکبیر کہنا صدقہ ہے۔ نیکی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا بھی صدقہ ہے۔

(صحیح مسلم کتاب صلوٰۃ المسافرین باب استحباب صلوٰۃ الضحیٰ۔ حدیث نمبر:1181)

﴿ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام﴾

ہم اس خدا کو سچا خدا جانتے ہیں جس نے ایک ملّہ کے غریب و بیکس کو اپنا نبی بنا کر اپنی قدرت اور غلبہ کا جلوہ اسی زمانہ میں تمام جہان کو دکھا دیا۔

اسلام میں خود خدا تعالیٰ ہر ایک زمانہ میں اپنی اَنَا الْمَوْجُوْدُ کی آواز سے اپنی ہستی کا پتہ دیتا ہے۔ جیسا کہ اس زمانہ میں بھی وہ مجھ پر ظاہر ہوا۔ پس اس رسول پر ہزاروں سلام اور برکات جس کے ذریعہ سے ہم نے خدا کو شناخت کیا

”مذہب سے غرض کیا ہے! بس یہی کہ خدا تعالیٰ کے وجود اور اس کی صفاتِ کاملہ پر یقینی طور پر ایمان حاصل ہو کر نفسانی جذبات سے انسان نجات پا جاوے اور خدا تعالیٰ سے ذاتی محبت پیدا ہو۔ کیونکہ درحقیقت وہی بہشت ہے جو عالمِ آخرت میں طرح طرح کے پیرایوں میں ظاہر ہوگا۔ اور حقیقی خدا سے بے خبر رہنا اور اس سے دُور رہنا اور سچّی محبت اُس سے نہ رکھنا درحقیقت یہی جہنّم ہے جو عالم آخرت میں انواع واقسام کے رنگوں میں ظاہر ہوگا اور اصل مقصود اس راہ میں یہ ہے کہ اس خدا کی ہستی پر پورا یقین حاصل ہو۔ اور پھر پوری محبت ہو۔ اب دیکھنا چاہئے کہ کونسا مذہب اور کونسی کتاب ہے جس کے ذریعہ سے یہ غرض حاصل ہوسکتی ہے۔ انجیل تو صاف جواب دیتی ہے کہ مکالمہ اور مخاطبہ کا دروازہ بند ہے اور یقین کرنے کی راہیں مسدود ہیں۔ اور جو کچھ ہوا وہ پہلے ہو چکا اور آگے کچھ نہیں مگر تعجب کہ وہ خدا جو اب تک اس زمانہ میں بھی سُنتا ہے وہ اس زمانہ میں بولنے سے کیوں عاجز ہو گیا ہے؟ کیا ہم اس اعتقاد پر تسلّی پکڑ سکتے ہیں کہ پہلے کسی زمانہ میں وہ بولتا بھی تھا اور سُنتا بھی تھا مگر اب وہ صرف سُنتا ہے مگر بولتا نہیں۔ ایسا خدا کس کام کا جو ایک انسان کی طرح جو بڈھا ہو کر بعض قویٰ اس کے بیکار ہو جاتے ہیں۔ امتداد زمانہ کی وجہ سے بعض قویٰ اس کے بھی بیکار ہو گئے۔ اور نیز ایسا خدا کس کام کا کہ جب تک ٹکٹکی سے باندھ کر اس کو کوڑے نہ لگیں اور اُس کے منہ پر نہ تھوکا جائے اور چند روز اس کو حوالات میں نہ رکھا جائے اور آخر اس کو صلیب پر نہ کھینچا جائے تب تک وہ اپنے بندوں کے گناہ نہیں بخش سکتا ہم تو ایسے خدا سے سخت بیزار ہیں۔ جس پر ایک ذلیل قوم یہودیوں کی جو اپنی حکومت بھی کھو بیٹھی تھی غالب آ گئی۔ ہم اس خدا کو سچا خدا جانتے ہیں جس نے ایک ملّہ کے غریب و بیکس کو اپنا نبی بنا کر اپنی قدرت اور غلبہ کا جلوہ اسی زمانہ میں تمام جہان کو دکھا دیا۔ یہاں تک کہ جب شاہِ ایران نے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی گرفتاری کیلئے اپنے سپاہی بھیجے تو اس قادر خدا نے اپنے رسول کو فرمایا کہ سپاہیوں کو کہہ دے کہ آج رات میرے خدا نے تمہارے خداوند کو قتل کر دیا ہے۔ اب دیکھنا چاہئے کہ ایک طرف ایک شخص خدائی کا دعویٰ کرتا ہے اور اخیر نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ گورنمنٹ رومی کا ایک سپاہی اس کو گرفتار کر کے ایک دو گھنٹہ میں جیل خانہ میں ڈال دیتا ہے اور تمام رات کی دُعائیں بھی قبول نہیں ہوتیں۔ اور دوسری طرف وہ مرد ہے کہ صرف رسالت کا دعویٰ کرتا ہے۔ اور خدا اس کے مقابلہ پر بادشاہوں کو ہلاک کرتا ہے۔ یہ مقولہ طالب حق کے لئے نہایت نافع ہے کہ ”یار غالب شو کہ تا غالب شوی“۔ ہم ایسے مذہب کو کیا کریں جو مُردہ مذہب ہے۔ ہم اس کتاب سے کیا فائدہ اُٹھا سکتے ہیں جو مُردہ کتاب ہے۔ اور ہمیں ایسا خدا کیا فیض پہنچا سکتا ہے جو مُردہ خدا ہے۔ مجھے اس ذات کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ مَیں اپنے خدائے پاک کے یقینی اور قطعی مکالمہ سے مشرف ہوں اور قریباً ہر روز مشرف ہوتا ہوں اور وہ خدا جس کو یسوع مسیح کہتا ہے کہ تُو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا مَیں دیکھتا ہوں کہ اُس نے مجھے نہیں چھوڑا۔ اور مسیح کی طرح میرے پر بھی بہت حملے ہوئے مگر ہر ایک حملہ میں دشمن ناکام رہے۔ اور مجھے پھانسی دینے کیلئے منصوبہ کیا گیا مگر مَیں مسیح کی طرح صلیب پر نہیں چڑھا بلکہ ہر ایک بلا کے وقت میرے خدا نے مجھے بچایا اور میرے لئے اس نے بڑے بڑے معجزات دکھلائے اور بڑے بڑے قوی ہاتھ دکھلائے اور ہزار ہا نشانوں سے اس نے مجھ پر ثابت کر دیا کہ خدا وہی خدا ہے جس نے قرآن کو نازل کیا اور جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیجا۔ اور مَیں عیسیٰ مسیح کو ہرگز ان امور میں اپنے پر کوئی زیادت نہیں دیکھتا۔ یعنی جیسے اس پر خدا کا کلام نازل ہوا۔ ایسا ہی مجھ پر بھی ہوا اور جیسے اس کی نسبت معجزات منسوب کئے جاتے ہیں مَیں یقینی طور پر ان معجزات کا مصداق اپنے نفس کو دیکھتا ہوں۔ بلکہ ان سے زیادہ۔ اور یہ تمام شرف مجھے صرف ایک نبی کی پیروی سے ملا ہے جس کے مدارج اور مراتب سے دنیا بے خبر ہے۔ یعنی سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔ یہ عجیب ظلم ہے کہ جاہل اور نادان لوگ کہتے ہیں کہ عیسیٰؑ آسمان پر زندہ ہے حالانکہ زندہ ہونے کے علامات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود میں پاتا ہوں۔ وہ خدا جس کو دنیا نہیں جانتی ہم نے اس خدا کو اس نبی کے ذریعہ سے دیکھ لیا۔ اور وہ وحی الٰہی کا دروازہ جو دوسری قوموں پر بند ہے۔ ہمارے پر محض اسی نبی کی برکت سے کھولا گیا۔ اور وہ معجزات جو غیر قومیں صرف قصوں اور کہانیوں کے طور پر بیان کرتی ہیں ہم نے اس نبیؐ کے ذریعہ سے وہ معجزات بھی دیکھ لئے۔ اور ہم نے اس نبیؐ کا وہ مرتبہ پایا جس کے آگے کوئی مرتبہ نہیں۔ مگر تعجب کہ دنیا اس سے بے خبر ہے۔ مجھے کہتے ہیں کہ مسیح موعود ہونے کا کیوں دعویٰ کیا۔ مگر مَیں سچ سچ کہتا ہوں کہ اس نبیؐ کی کامل پیروی سے ایک شخص عیسیٰؑ سے بڑھ کر بھی ہوسکتا ہے۔ اندھے کہتے ہیں یہ کفر ہے۔ مَیں کہتا ہوں کہ تم خود ایمان سے بے نصیب ہو پھر کیا جانتے ہو کہ کفر کیا چیز ہے۔ کفر خود تمہارے اندر ہے۔ اگر تم جانتے کہ اس آیت کے کیا معنے ہیں کہ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ (سورۃ الفاتحۃ:7-6) تو ایسا کفر مُنہ پر نہ لاتے۔ خدا تو تمہیں یہ ترغیب دیتا ہے کہ تم اس رسول کی کامل پیروی کی برکت سے تمام رسولوں کے متفرق کمالات اپنے اندر جمع کر سکتے ہو۔ اور تم صرف ایک نبی کے کمالات حاصل کرنا کفر جانتے ہو۔

غرض آپ پر لازم ہے کہ اس راہ کی طرف توجہ کرو کہ کیونکر ایک سچا مذہب جو خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے شناخت ہوسکتا ہے۔ پس یاد رہے کہ وہی سچا مذہب ہے جس کے ذریعہ سے خدا کا پتہ لگتا ہے۔ دوسرے مذاہب میں صرف انسانی کوششیں پیش کی جاتی ہیں۔ گویا انسان کا خدا پر احسان ہے جو اس نے اس کا پتہ دیا۔ مگر اسلام میں خود خدا تعالیٰ ہر ایک زمانہ میں اپنی اَنَا الْمَوْجُوْدُ کی آواز سے اپنی ہستی کا پتہ دیتا ہے۔ جیسا کہ اس زمانہ میں بھی وہ مجھ پر ظاہر ہوا۔ پس اس رسول پر ہزاروں سلام اور برکات جس کے ذریعہ سے ہم نے خدا کو شناخت کیا“۔

(چشمۂ مسیحی روحانی خزائن جلد20 صفحہ 352 تا355 مطبوعہ لندن)

ہم تو ہر دم چڑھ رہے ہیں اک بلندی کی طرف

ایم ٹی اے ترقی کی نئی شاہراہوں پر

شمالی امریکہ کے ناظرین کے لئے ایم ٹی اے انٹرنیشنل کی نئی سروس

اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ (MTA) انٹرنیشنل بتدریج ترقی کی نئی سے نئی منازل طے کر رہا ہے۔ خلافت حقہ اسلامیہ احمدیہ کی خاص دعاؤں اور رہنمائی میں ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے ذریعہ اسلام احمدیت کا زندگی بخش پیغام حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام سے کئے گئے الٰہی وعدوں کے مطابق زمین کے کناروں تک نئے سے نئے رنگ میں پہنچ رہا ہے۔

احباب کو یہ معلوم کر کے خوشی ہوگی کہ امریکہ میں ایم ٹی اے کے سلور سپرنگ ارتھ سٹیشن (Silver Spring Earth Station) پر جدید ترین ٹیکنالوجی سے لیس اپ لِنک (uplink) کی تنصیب کے ساتھ اب شمالی امریکہ کے ناظرین کے لئے ایم ٹی اے کے متعدد نئے چینلز کا اجراء 29 فروری 2008ء سے ہو گیا ہے۔ الحمدللہ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے شرقِ اوسط کے بعد اب شمالی امریکہ کے عرب بھائیوں کے لئے بھی ایم ٹی اے الثالثہ العربیہ کی سروس شروع کر دی گئی ہے۔ اس کے ساتھ شمالی امریکہ کے متعدد ٹائم زونز خاص طور پر ویسٹ کوسٹ کے ناظرین کی سہولت کے لئے ایم ٹی اے الاولیٰ +3 کا اجراء کیا گیا ہے۔ اس چینل پر ایم ٹی اے الاولی کے ہی پروگرام تین گھنٹے کی تاخیر سے نشر ہوں گے۔

نیز اب امریکہ اور کینیڈا کے ناظرین کے لئے الیکٹرانک پروگرام گائیڈ (EPG) کا ایک علیحدہ چینل ایم ٹی اے انفوکاسٹ (MTA INFO CAST) شروع کیا گیا ہے جس پر ناظرین ایم ٹی اے کے پروگراموں کے اوقات اور تفاصیل سے استفادہ کر سکیں گے

اسی طرح ایم ٹی اے کے تمام پروگرام شمالی امریکہ میں چار زبانوں کے ترجمہ کے ساتھ شائع ہوں گے جن میں انگریزی، عربی، بنگلہ اور فرنچ شامل ہیں۔ ہر زبان کے لئے ایک علیحدہ ویڈیو چینل مخصوص کیا گیا ہے لہذا ناظرین کو ترجمہ کے لئے آڈیو چینل تبدیل کرنے کی ضرورت پیش نہیں آئے گی۔

ضمناً احباب کی اطلاع کے لئے تحریر ہے کہ شرق اوسط کے ناظرین کے لئے ایم ٹی اے العربیہ الثالثہ کی سروس Nile Sat سے تبدیل ہو کر زیادہ مقبول سیٹلائٹ (Arab Sat Badr 4) پر ڈال دی گئی ہے۔

قارئین کرام سے درخواستِ دعا ہے کہ وہ ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے تمام کارکنان اور رضا کاران کو اپنی خاص دعاؤں میں یاد رکھیں۔ اللہ تعالیٰ ایم ٹی اے کے فیض کو خلافتِ حقہ اسلامیہ احمدیہ کی دعاؤں اور رہنمائی اور روحانی توجہات کے طفیل ہمیشہ وسیع سے وسیع تر فرماتا چلا جائے اور اسلام احمدیت کے عالمگیر غلبہ کی آسمانی مہم میں ایم ٹی اے کو مؤثر اور مقبول کردار ادا کرنے کی توفیق عطا فرماتا چلا جائے۔ آمین

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفاء کرام کی کتب

صدسالہ جوبلی منصوبہ کے تحت کم از کم پچاس فیصد گھرانوں تک حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفاء کرام کی کتب پہنچانا بھی شامل ہے۔ امراء کرام و مبلغین انچارج اور صدر صاحبان کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اس سلسلہ میں جائزہ لے کر ٹارگٹ کو جلد از جلد حاصل کرنے کی سعی فرمائیں اور اپنی مساعی سے وکالت اشاعت لندن کو بھی مطلع فرمائیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(ایڈیشنل وکیل الاشاعت ۔لندن)

صدسال سجدوں کا سفر

تیری آنکھوں سے ملی ہے دو جہاں کی زندگی
حسن روحانی ہوا غارِ حرا کی روشنی
دل میں دھڑکی ہیں دعائیں منزلیں اپنی قریب
اک جہاں مسرور ہے صد شکر اپنا یہ نصیب
چودھویں کا چاند پھر صد سال سجدوں کا سفر
یاد آتے ہیں مجاہد جو رہے سینہ سپر
وہ اسیرانِ وفا جو چومتے تھے بیڑیاں
تھی دعا برسات سی رحمت کا تھا اک آسماں
پھر سلاسل کو ہے پگھلایا کسی کے اشک نے
وصل ہر موسم میں ہے قربانیوں کے عشق سے
یاد کر گلیاں شہادت کی بلالی آخریں
عشق خود بولا تھا جب ہو جا فدا صد آفریں
اب ثریا ہے زمیں پر ہر کنارے ہیں نشاں
تھام کر اِک ہاتھ کو بدلے گا اب سارا جہاں

——————— (الطاف قدیر۔کینیڈا)

صدسالہ خلافت جوبلی پروگرام کا ایک اہم حصہ

خلافت سے متعلق منتخب کتب کا امتحان

مکرم چوہدری حمیداللہ صاحب صدر مرکزی کمیٹی خلافت احمدیہ صدسالہ جوبلی 2008ء تحریر فرماتے ہیں کہ:

”سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تجویز منظور فرمائی ہے کہ خلافت احمدیہ کی پہلی صدی کے آخری سال احباب جماعت خلافت سے متعلق منتخب کتب کا امتحان دیں جیسا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے 1957ء میں ”خلافت حقہ اسلامیہ“ اور ”نظام آسمانی کی مخالفت اور اس کا پس منظر“ کا امتحان لیا تھا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل پروگرام منظور فرمایا ہے۔

1۔ ممالک بیرونِ ہندوستان اور پاکستان کے احباب جماعت مندرجہ ذیل کتب کا امتحان دیں گے۔

(i)The Will

(ii)Second Chapter of the book "The Truth about the Split"

(iii)Nubuwwat & Khilafat”

2۔ یہ امتحانات سہ ماہی ہوں گے۔

پہلی سہ ماہی یکم جنوری تا 31 مارچ 2008ء

دوسری سہ ماہی یکم اپریل تا 30 جون 2008ء

اور تیسری سہ ماہی یکم جولائی تا 30 ستمبر 2008ء

3۔ اپنے اپنے اراکین کا امتحان ذیلی تنظیمیں الگ الگ لیں گی اور وہی پرچے بنائیں گے۔

4۔ معیار کبیر کے اطفال اور معیار کبیر کی ناصرات کا امتحان بھی لیا جائے گا“۔

امید ہے کہ ذیلی تنظیمیں اس پروگرام کے مطابق اپنے اراکین کا امتحان لینے کی بھرپور تیاری کر رہی ہوں گی۔ احباب کی اطلاع کے لئے تحریر ہے کہ مذکورہ بالا تینوں کتب انگریزی میں وکالت اشاعت لندن کے زیرِ انتظام شائع شدہ ہیں اور دستیاب ہیں۔ احباب اپنے ملک کے شعبہ اشاعت سے یہ کتب حاصل کر سکتے ہیں۔

امراء کرام اور ذیلی تنظیموں کے صدران سے درخواست ہے کہ وہ مزید کتب کے حصول کے لئے آرڈرز وکالت اشاعت لندن کو بھجوائیں۔

مذکورہ کتب اردو زبان میں بھی نظارت نشر و اشاعت قادیان سے شائع شدہ ہیں اور دستیاب ہیں۔ اردو میں مذکورہ کتب کے حصول کے لئے نظارت نشر و اشاعت قادیان سے رابطہ کیا جا سکتا ہے۔

(ایڈیشنل وکیل الاشاعت ۔لندن)

خلافت خامسہ کی عظیم الشان اور بابرکت تحریکات

مرتبہ: حبیب الرحمن زیروی-ربوہ

قسط نمبر2

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جماعت کے نام اپنے پہلے پیغام میں فرمایا:-

''اگر قدرت ثانیہ نہ ہو تو دین حق کبھی ترقی نہیں کرسکتا پس اس قدرت کے ساتھ کامل اطاعت اور محبت اور وفا اور عقیدت کا تعلق رکھیں اور خلافت کی اطاعت کے جذبہ کو دائمی بنائیں اور اس کے ساتھ محبت کے جذبہ کو اس قدر بڑھائیں کہ اس محبت کے بالمقابل دوسرے رشتے کمتر نظر آئیں۔ امام سے وابستگی میں ہی سب برکتیں ہیں اور وہی آپ کے لئے ہر قسم کے فتنوں اور ابتلاؤں کے مقابلہ کے لئے ایک ڈھال ہے۔''

(الفضل انٹرنیشنل 23 مئی 2003ء)

پھر حضور نے فرمایا:-

''خلفاء کی طرف سے مختلف وقتوں میں مختلف تحریکات بھی ہوتی رہتی ہیں۔ روحانی ترقی کے لئے بھی جیسا کہ مساجد کو آباد کرنے کے بارہ میں ہے، نمازوں کے قیام کے بارہ میں ہے، اولاد کی تربیت کے بارہ میں ہے، اپنے اندر اخلاقی قدریں بلند کرنے کے بارہ میں، وسعت حوصلہ پیدا کرنے کے بارہ میں، دعوت الیٰ اللہ کے بارہ میں یا متفرق مالی تحریکات ہیں۔ تو یہی باتیں ہیں جن کی اطاعت کرنا ضروری ہے۔ دوسرے لفظوں میں طاعت درمعروف کے زمرے میں یہی باتیں آتی ہیں تو نبی نے یا کسی خلیفہ نے تمہارے سے خلاف احکام الٰہی اور خلاف عقل تو کام نہیں کروانے۔ یہ تو نہیں کہنا کہ تم آگ میں کود جاؤ اور سمندر میں چھلانگ لگا دو ....تو واضح ہو کہ نبی یا خلیفہ وقت کبھی بھی مذاق میں بھی یہ بات نہیں کرسکتا۔

(خطبات مسرور جلد اول صفحہ 343)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے گزشتہ تین سالوں میں جماعت کی تعلیم وتربیت اور تبلیغ اسلام واحمدیت اور جماعتی ترقی اور خدمت بنی نوع انسان کے سلسلہ میں مختلف اوقات میں جو بابرکت تحریکات فرمائیں بطور یاددھانی ان میں سے بعض کا ذکر کیا جاتا ہے تاکہ احباب جماعت ان تحریکات پر کماحقہٗ عمل کرنے کی کوشش کرکے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بنتے چلے جائیں۔

(21) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے علم کلام سے فائدہ اُٹھائیں

''اس زمانے میں جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا کہ دعاؤں کے ساتھ ساتھ حضرت اقدس مسیح موعود کی تفاسیر اور علم کلام سے فائدہ اُٹھانا چاہیئے اگر قرآن کو سمجھنا ہے یا احادیث کو سمجھنا ہے تو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کی طرف توجہ کرنی چاہیئے۔ یہ تو بڑی نعمت ہے ان لوگوں کے لئے جن کو اردو پڑھنی آتی ہے کہ تمام کتابیں اُردو میں ہیں اکثریت اردو میں ہیں، چند ایک عربی میں بھی ہیں پھر جو پڑھے لکھے نہیں ان کے لئے مسجدوں میں درسوں کا انتظام موجود ہے ان میں بیٹھنا چاہیئے اور درس سننا چاہیئے پھر ایم ٹی اے کے ذریعہ سے اس سے فائدہ اُٹھانا چاہیئے اور ایم ٹی اے والوں کو بھی مختلف ملکوں میں زیادہ سے زیادہ اپنے پروگراموں میں یہ پروگرام بھی شامل کرنے چاہئیں جن میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے اقتباسات کے تراجم بھی ان کی زبانوں میں پیش ہوں۔ جہاں جہاں تو ہو چکے ہیں اور تسلی بخش تراجم ہیں وہ تو بہرحال پیش ہو سکتے ہیں اور اسی طرح اُردو دان طبقہ جو ہے، ملک جو ہیں، وہاں سے اردو کے پروگرام بن کے آنے چاہئیں۔ جس میں زیادہ سے زیادہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس کلام کے معرفت کے نکات دُنیا کو نظر آئیں اور ہماری بھی اور دوسروں کی بھی ہدایت کا موجب بنیں۔''

(خطبہ جمعہ فرمودہ 11 جون۔2004ء)

(22) اجتماعات اور جلسوں سے بھرپور استفادہ کی تلقین

''اس کے لئے پہلے بھی میں کہہ چکا ہوں اجتماعوں اور جلسوں کے وقت، جب اجتماعات یا جلسوں پہ آتے ہیں تو وہاں ان سے پورا پورا فائدہ اُٹھانا چاہیئے اور صرف یہی مقصد ہونا چاہیئے کہ ہم نے یہاں سے اپنی علمی اور روحانی پیاس بجھانی ہے اور جلسوں کا جو مقصد ہے اس کو حاصل کرنے کی کوشش کرنی ہے اگر جلسوں پہ آکے پھر دُنیاوی مجلسیں لگا کر بیٹھنا ہے اور ان سے پورا استفادہ نہیں کرنا تو پھر ان جلسوں پہ آنے کا فائدہ کیا ہے؟ یہ میں پہلے بھی کہہ چکا ہوں کہ آج کل کے زمانے میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کو بھی پڑھنے کی طرف توجہ دینی چاہیئے اور ان سے بھی فائدہ اُٹھانا چاہیئے یہ بھی قرآن کریم کی ایک تشریح وتفسیر ہے جو ہمیں آپؑ کی کتب سے ملتی ہے۔

(23) واقفین نو زبانیں سیکھیں

''اس ضمن میں میں واقفین نو سے بھی کچھ کہنا چاہتا ہوں کہ وہ واقفین نو جو شعور کی عمر کو پہنچ چکے ہیں اور جن کا زبانیں سیکھنے کی طرف رجحان بھی ہے اور صلاحیت بھی ہے خاص طور پر لڑکیاں وہ انگریزی، عربی، اردو اور ملکی زبان جو سیکھ رہی ہیں جب سیکھیں تو اس میں اتنا عبور حاصل کرلیں، (میں نے دیکھا ہے کہ زیادہ تر لڑکیوں میں زبانیں سیکھنے کی صلاحیت ہوتی ہے) کہ جماعت کی کتب اور لٹریچر وغیرہ کا ترجمہ کرنے کے قابل ہوسکیں تبھی ہم ہر جگہ نفوذ کرسکتے ہیں۔''

(خطبہ جمعہ فرمودہ 18۔ جون 2004ء)

(24) اپنی اور اپنی نسلوں کی زندگیوں کو پاک کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے وصیت کے آسمانی نظام میں شامل ہوں

''نظام وصیت کو قائم کئے 2005ء میں انشاء اللہ تعالیٰ ایک سو سال ہو جائیں گے۔ جیسا کہ میں نے پہلے بتایا کہ 1905ء میں آپ نے اسے جاری فرمایا تھا لیکن جیسا کہ متعدد جگہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اس نظام وصیت میں شامل ہونے والوں کو خوشخبریاں دے چکے ہیں۔ آپ نے جماعت پر حسن ظن فرمایا ہے کہ ایسے مومنین ملتے رہیں گے اور ضرور ملتے رہیں گے جو اس طرح اللہ تعالیٰ کی خاطر اپنی مالی قربانیاں پیش کرنے والے ہوں گے لیکن جس رفتار سے جماعت کے افراد کو اس نظام میں شامل ہونا چاہیئے تھا، نہیں ہو رہے۔ جس سے مجھے فکر بھی پیدا ہوئی ہے اور میں نے سوچا ہے کہ آپ کے سامنے اعداد وشمار بھی رکھوں تو آپ بھی پریشان ہو جائیں گے وہ اعداد وشمار یہ ہیں کہ آج ننانوے سال پورے ہونے کے بعد بھی تقریباً 1905ء سے لے کر آج تک صرف اڑتیس ہزار کے قریب احمدیوں نے وصیت کی ہے اگلے سال انشاء اللہ تعالیٰ وصیت کے نظام کو قائم ہوئے سو سال ہو جائیں گے۔ میری یہ خواہش ہے اور میں یہ تحریک کرنا چاہتا ہوں کہ آسمانی نظام میں اپنی زندگیوں کو پاک کرنے کے لئے شامل ہوں آگے آئیں اور اس ایک سال میں کم از کم پندرہ ہزار نئی وصایا ہو جائیں تاکہ کم از کم پچاس ہزار وصایا تو ایسی ہوں کہ جو ہم کہہ سکیں کہ سو سال میں ہوئیں تو ایسے مومن نکلیں کہ کہا جاسکے کہ اُنہوں نے خدا کے مسیح کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے قربانیوں کے اعلیٰ معیار قائم کئے۔

پھر بہت سے لوگوں کی طرف سے یہ تجویزیں بھی آئی ہیں کہ 2008ء میں خلافت کو سَو سال پورے ہو جائیں گے اس وقت خلافت کی بھی سَو سالہ جوبلی منانی چاہیئے تو بہرحال وہ تو ایک کمیٹی کام کر رہی ہے۔ وہ کیا کرتے ہیں، رپورٹس دیں گے تو پتہ لگے گا لیکن میری یہ خواہش ہے کہ 2008ء میں جو خلافت کو قائم ہوئے انشاء اللہ تعالیٰ سَو سال ہو جائیں گے تو دُنیا کے ہر ملک میں، ہر جماعت میں جو کمانے والے افراد ہیں، جو چندہ دہندہ ہیں اُن میں سے کم از کم پچاس فیصد تو ایسے ہوں جو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے اس عظیم الشان نظام میں شامل ہو چکے ہوں اور روحانیت کو بڑھانے کے اور قربانیوں کے یہ اعلیٰ معیار قائم کرنے والے بن چکے ہوں اور یہ بھی جماعت کی طرف سے اللہ تعالیٰ کے حضور ایک حقیر سا نذرانہ ہوگا جو جماعت خلافت کے سَو سال پورے ہونے پر شکرانے کے طور پر اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کر رہی ہو گی۔

(اختتامی خطاب جلسہ سالانہ UK فرمودہ یکم اگست 2004ء)

(25) ''Humanity First'' کی طرف توجہ کریں

''ہیومینیٹی فرسٹ ایک ایسا ادارہ ہے جو باقاعدہ رجسٹرڈ ہے۔ اور اس کی مرکزی انتظامیہ لندن میں ہے۔ لندن سے باقاعدہ مینج (Manage) کیا جاتا ہے۔ افریقہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے مرکزی ادارہ ہے مختلف ممالک نے اس میں بہت کام کیا ہے۔ جرمنی کے علاوہ جرمنی میں یہ اس طرح فعّال نہیں ہے۔ فعّال اس لئے نہیں ہے کہ بعض معاملات میں اُنہوں نے زیادہ آزاد ہونے کی کوشش کی ہے اس لئے میں یہاں امیر صاحب کو اس کا نگران اعلیٰ بناتا ہوں اور وہ اب اپنی نگرانی میں اس کو ری آرگنائز (Re-organize) کریں اور چیئرمین اور تین ممبران کمیٹی بنائیں اور پھر جس طرح باقی ممالک میں انسانیت کی خدمت کر رہے ہیں یہ بھی کریں، لیکن مرکزی ہدایت کے مطابق کیونکہ مرکزی رپورٹ کے مطابق بھی یہاں کی ہیومینیٹی فرسٹ کی انتظامیہ کا تعاون اچھا نہیں تھا۔ بار بار توجہ دلانے پر اب بہتری آئی ہے لیکن مکمل نہیں تو یہ بھی اطاعت کی کمی ہے۔ جیسا کہ میں نے کہا کہ بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ خلیفہ وقت سے براہ راست رابطہ ہو جائے تو باقی نظام سے جو مرضی سلوک کرو کوئی حرج نہیں ہے یہ غلط تأثر ہے ذہنوں سے نکال دیں اگر کوئی دقّت اور مشکل ہو کسی انتظام کو چلانے میں تو آپ خلیفۂ وقت کو بھی خط لکھ سکتے ہیں لیکن بہرحال متعلقہ امیر کو اس کی کاپی جانی چاہیئے لیکن براہ راست کسی قسم کا خود قدم اُٹھانے کی اجازت نہیں ہے۔''

(خطبہ جمعہ فرمودہ 27۔ اگست 2004ء)

(26) بچوں کو اسلام علیکم کہنے کی عادت ڈالنی چاہیئے

''پاکستان میں تو ہمارے سلام کہنے پر پابندی ہے، بہت بڑا جرم ہے۔ بہرحال ایک احمدی کے دل سے نکلی ہوئی سلامتی کی دعائیں اگر یہ لوگ نہیں لینا چاہتے تو نہ لیں اور تبھی تو ان کا حال یہ ہو رہا ہے لیکن جہاں احمدی اکٹھے ہوں وہاں تو سلام کو رواج دیں خاص طور پر ربوہ، قادیان میں اور بعض اور شہروں میں بھی اکٹھی احمدی آبادیاں ہیں اور ایک دوسرے کو سلام کرنے کا رواج دینا چاہیئے۔ میں نے پہلے بھی ایک دفعہ ربوہ کے بچوں کو کہا تھا کہ اگر بچے یاد سے اس کو رواج دیں گے تو بڑوں کو بھی عادت پڑ جائے گی پھر اسی طرح واقفین نو بچے ہیں۔ ہمارے جامعہ نئے کھل رہے ہیں، ان کے طلباء ہیں۔ اگر یہ سب اس کو رواج دینا شروع کریں اور ان کی یہ ایک انفرادیت بن جائے کہ یہ سلام کہنے والے ہیں تو ہر طرف سلام کا رواج بڑی آسانی سے پیدا ہوسکتا ہے اور ڈرنے کی کوئی بات نہیں ہے بعض اور دوسرے شہروں میں کسی دوسرے کو سلام کرکے پاکستان میں قانون ہے کہ مجرم

نہ بن جائیں۔ احمدی کا تو چہرے سے ہی پتہ چل جاتا ہے کہ یہ احمدی ہے اس لئے فکر کی یا ڈرنے کی کوئی بات نہیں ہے اور مولوی ہمارے اندر ویسے ہی پہچانا جاتا ہے۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ 3 دسمبر 2004ء)

(27) تلاوت قرآن کریم اور ترجمہ پڑھنے کی تلقین

(ا) "پس ہر احمدی کو اس بات کی فکر کرنی چاہئے کہ وہ خود بھی اور اس کے بیوی بچے بھی قرآن کریم پڑھنے اور اس کی تلاوت کرنے کی طرف توجہ دیں پھر ترجمہ پڑھیں پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تفسیر پڑھیں یہ تفسیر بھی تفسیر کی صورت میں تو نہیں لیکن بہرحال ایک کام ہوا ہے کہ مختلف کتب اور خطابات سے، ملفوظات سے حوالے اکٹھے کر کے ایک جگہ کر دیئے گئے ہیں اور یہ بہت بڑا علم کا خزانہ ہے اگر ہم قرآن کریم کو اس طرح نہیں پڑھتے تو فکر کرنی چاہئے اور ہر ایک کو اپنے بارے میں سوچنا چاہئے کہ کیا وہ احمدی کہلانے کے بعد ان باتوں پر عمل نہ کر کے احمدیت سے دور تو نہیں جا رہا۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ 24 ستمبر 2004ء)

(ب) "بہرحال ایک احمدی کو خاص طور پر یاد رکھنا چاہئے کہ اس نے قرآن کریم پڑھنا ہے، سمجھنا ہے، غور کرنا ہے اور جہاں سمجھ نہ آئے وہاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وضاحتوں سے یا پھر انہیں اصولوں پر چلتے ہوئے مزید وضاحت کرتے ہوئے خلفاء نے جو وضاحتیں کی ہیں ان کو ان کے مطابق سمجھنا چاہئے اور پھر اس پر عمل کرنا ہے۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ 24 ستمبر 2004ء)

(ج) "پس ایک احمدی کو باریکی میں جا کر اپنی اصلاح کی کوشش کرنی چاہئے اگر آپ یہ کر لیں گے تو ان ملکوں میں بھی اور دنیا میں ہر جگہ جہاں احمدیوں کے چھوٹی چھوٹی باتوں پر جھگڑے ہوتے ہیں، رنجشیں پیدا ہوتی ہیں، دلوں میں بغض اور کینے پلتے بڑھتے ہیں ان کی اصلاح ہو جائے گی۔ پس اپنی اصلاح کے لئے قرآن کریم کو غور سے پڑھیں اور اس کے احکامات کو زندگیوں کا حصہ بنائیں ورنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس انذار کے نیچے بھی آ سکتے ہیں۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ 16 ستمبر 2005)

(28) رشتہ ناطہ کے مسائل کے حل کی طرف توجہ کریں

"آجکل شادی بیاہ کے بہت سے مسائل سامنے آئے ہیں روزانہ خطوں میں ان کا ذکر ہوتا ہے...... بیواؤں کے رشتوں کے مسائل ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف سے ایک اعلان تھا اسی کے تحت اب یہ شعبہ رشتہ ناطہ مرکز میں بھی قائم ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے رشتے قائم ہوتے ہیں پھر بھی مشکلات ہیں۔ اللہ تعالیٰ وہ بھی دور فرمائے۔

والدین کے علاوہ لڑکوں کو بھی اس طرف توجہ دینی چاہئے کہ ایک تو جماعت کے اندر لڑکیوں کا رشتہ طے کرنے کی کوشش کریں اور اگر اپنے عزیز رشتہ داروں میں نہیں ملتا تو جماعتی نظام کے تحت طے کرنے کی کوشش کریں اور پھر بعض لوگ خاندانوں اور ذاتوں اور شکلوں وغیرہ کے مسئلوں میں اُلجھ جاتے ہیں تھوڑا سا میں نے پہلے بھی بتایا تھا اور پھر انکار کر دیتے ہیں پھر ان مسئلوں میں اس طرح الجھتے ہیں تو پھر لڑکیوں کے رشتے طے کرنے میں دقت پیش آتی ہے۔ تو یہ ذاتیں وغیرہ بھی اب چھوڑنی چاہئیں۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 24۔دسمبر 2004ء)

(29) یہ عہد کریں کہ اگر خدا تعالیٰ توفیق دے تو خلافت خامسہ کے اس دور میں ہم جرمنی کے ہر شہر میں مسجد بنائیں گے

(ا) "یہاں جرمنی میں 100 مساجد کی تعمیر کا معاملہ ہے۔ کچھ شکوہ ہے کہ بعض بڑی بڑی عمارات خریدی گئی ہیں اگر وہ نہ خریدی جاتیں تو اور چھوٹی چھوٹی کئی مساجد بن سکتی تھیں پھر یہ کہ جو بنی بنائی عمارات خریدی گئی ہیں وہ 100 مساجد کے زمرے میں نہیں ہیں۔ بعض لوگ خط لکھتے ہیں رہتے ہیں کہ ہم آپ کو حقیقت حال سے آگاہ کرنا چاہتے ہیں یہاں یوں ہو رہا ہے اور یوں ہو رہا ہے۔ ایک تو ان سب لکھنے والوں کی اطلاع کے لئے مَیں بتا دوں کہ گزشتہ سال یا اس سے بہت پہلے میں اس کا جائزہ لے چکا ہوں اور مجھے پتہ ہے کہ کون سی عمارات خریدی گئی ہیں اور کن کن کو 100 مساجد کے زمرے میں شامل کرنا ہے یا نہیں کرنا۔ اس لئے آپ بے فکر رہیں۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ 27۔اگست 2004ء)

(ب) "دوسرے انہوں نے کہا ہے کہ اس خلافت کے دور میں سو مساجد کا وہ وعدہ جو خلافت رابعہ کے دور میں کیا تھا اس کو پورا کرنے والے ہوں۔ میں تو کہتا ہوں کہ آپ یہ عہد کریں کہ سو مساجد کیا وہ تو ہم چند سالوں میں بنالیں گے اگر خدا تعالیٰ توفیق دے تو خلافت خامسہ کے اس دور میں تو ہم جرمنی کے ہر شہر میں مسجد بنائیں گے۔ تو یہ عہد آپ کریں تو اللہ تعالیٰ، انشاء اللہ تعالیٰ آپ کی مدد بھی کرے گا اور اللہ تو کہتا ہے کوشش کرو اور مجھ سے مانگو اور مَیں دوں گا۔

امید ہے انشاء اللہ اپنے حوصلے بھی بڑھائیں گے، اپنے ٹیلنٹ بھی بڑھائیں گے اور اپنی کوشش بھی بڑھائیں گے۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو توفیق دے۔ جزاک اللہ۔"

(الفضل انٹرنیشنل 8/اکتوبر 2004ء)

(30) احمدیت کا پیغام دُنیا کے کناروں تک پہنچائیں

"پس جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا ہے کہ گذشتہ کوتاہیوں پر خدا تعالیٰ سے معافی مانگیں اور مغفرت طلب کریں اور آئندہ ایک جوش اور ایک ولولے اور جذبے کے ساتھ احمدیت کے پیغام کو دُنیا میں پھیلانے کے لئے آگے بڑھیں۔ ابھی دُنیا کے بلکہ اس صوبے کے، سکاٹ لینڈ کے بہت سے حصے ایسے ہیں جہاں احمدیت کا پیغام نہیں پہنچا، کسی کو احمدیت کے بارے میں پتہ ہی نہیں ہے۔ پس بہت زیادہ کوششوں کی ضرورت ہے، دعاؤں کی بھی ضرورت ہے تبھی ہم اس دعوے میں سچے ہو سکتے ہیں کہ ہم تمام دُنیا کو آنحضرت ﷺ کے جھنڈے تلے لے کر آئیں گے انشاء اللہ اور اسی لئے ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت کی ہے اور آپ کی بیعت میں شامل ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ 8۔اکتوبر 2004ء)

(31) تحریک جدید دفتر پنجم کا اجراء

"1966ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے نئے آنے والوں کے لئے دفتر سوم کا اجراء فرمایا اور فرمایا کہ کیونکہ یہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے دور میں شروع ہونا چاہئے تھا اس لئے میں اس کو یکم نومبر 1965ء سے شروع کرتا ہوں۔ تو اس طرح سے یہ دفتر حضرت مصلح موعودؓ کے دور خلافت سے منسوب ہو جائے گا۔ کیونکہ حضرت مصلح موعودؓ کی وفات 9 نومبر 1965ء کو ہوئی تھی لیکن حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے فرمایا کہ کیونکہ اعلان مَیں کر رہا ہوں اس لئے اس کا ثواب مجھے بھی مل جائے گا۔ تو بہرحال اس دفتر سوم کا اعلان خلافت ثالثہ میں ہوا تھا اور پھر دفتر چہارم کا آغاز 19 سال بعد 1985ء میں خلافت رابعہ میں ہوا اور اس اصول کے تحت کہ (وہ جو حضرت مصلح موعودؓ نے اصول رکھا تھا کہ 19 سالہ دور ہوگا) آج 19 سال پورے ہو گئے ہیں اس لئے آج سے دفتر پنجم کا آغاز ہوتا ہے انشاء اللہ تعالیٰ اب آئندہ سے جتنے بھی نئے مجاہدین تحریک جدید کی مالی قربانی میں شامل ہوں گے وہ دفتر پنجم میں شامل ہوں گے۔

ایک تو جیسا کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا تھا کہ نئے بیعت میں شامل ہونے والوں کو احمدیت میں شامل ہونے والوں کو مالی قربانی کی عادت ڈالنی چاہئے۔ ایسے تمام لوگوں کو، اب مَیں اس ذریعہ سے دفتر کو ہدایت کر رہا ہوں کہ چاہے جو گزشتہ سالوں میں احمدی ہوئے ہیں لیکن تحریک جدید میں شامل نہیں ہوئے ان سب کو اب تحریک جدید میں شامل کرنے کی کوشش کریں اور ان کا شمار اب دفتر پنجم میں ہوگا۔ جیسا کہ مَیں نے پہلے کہا اگر ان کو بتایا جائے کہ مالی قربانی دینی ضروری ہے اور ان کو بتائیں کہ تمہارے پاس جو یہ احمدیت کا پیغام پہنچا ہے یہ تحریک جدید میں مالی قربانی کرنے والوں کی وجہ سے ہی پہنچا ہے اس لئے اس میں شامل ہوں تا کہ تم اپنی زندگیوں کو بھی سنوارنے والے بنو اور اس پیغام کو آگے پہنچانے والوں میں بھی شامل ہو جاؤ حصہ دار بن جاؤ اور جیسا کہ مَیں نے کہا ہے میرے علم میں ہے کہ ہندوستان میں بھی اور افریقہ میں بھی بہت بڑی تعداد ایسی ہے جن کو مالی قربانی میں شامل نہیں کیا گیا ان کو مالی قربانی میں شامل کریں پھر اس دفتر پنجم میں نئے پیدا ہونے والے بھی یعنی جواب احمدی بچے پیدا ہوں گے وہ دفتر پنجم میں شامل ہوں گے۔

(الفضل انٹرنیشنل 19 نومبر 2004ء)

(32) تحریک جدید دفتر اوّل کے کھاتوں کو زندہ کرنے کی تحریک

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ بھی فرمایا تھا کہ جن بزرگوں کے کھاتے کوئی زندہ نہیں کرتا ان کے حساب میں کوئی چندہ نہیں دیتا، ان کے اس وقت کے مطابق جو چند روپوں میں ادائیگی ہوتی تھی، (پانچ دس روپے میں) یا ویسے بھی ان کا نام زندہ رکھنے کے لئے ٹوکن کی صورت میں ہو سکتی ہے۔ فرمایا تھا کہ پانچ روپے کے حساب سے ایک ہزار کی میں ذمہ واری اُٹھاتا ہوں۔ میں اپنے ذمہ لیتا ہوں اگر ان کی اولادیں ان کے نام کے ساتھ چندہ نہیں دے سکتیں آپ نے یہ بھی فرمایا تھا کہ اور اس طرح لوگ آگے آئیں اور ذمہ واری اُٹھائیں اور اپنے بارے میں یہ فرمایا کہ میرے بعد میری اولاد اُمید کرتا ہوں اس کام کو جاری رکھے گی تو بہرحال آپ کو بھی دفتر نے توجہ نہیں دلائی یا ریکارڈ درست نہیں رکھا، ہو سکتا ہے کہ اپنے چندوں میں شامل کر کے آپ ان لوگوں کے لئے چندے دیتے رہے ہوں لیکن بہرحال ریکارڈ میں یہ بات نظر نہیں آ رہی کہ آپ کا وعدہ تھا۔ اس لئے ان کی اس خواہش کی تکمیل میں ان کو جو کیس سالہ دور خلافت تھا جس حساب سے بھی حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے فرمایا تھا، اپنے خطبے میں ذکر کیا تھا اب دفتر تحریک جدید کو مَیں کہتا ہوں کہ یہ حساب مجھے بھجوادیں مجھے اُمید ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ ان کی اولاد اس کی ادائیگی کر دے گی جو بھی ان کا حساب بنتا ہے، ان ایک ہزار بزرگوں کا۔ بہرحال اگر اولاد نہیں بھی کرے گی تو میں ذمہ واری لیتا ہوں انشاء اللہ تعالیٰ ادا کر دوں گا اور اسی حساب سے دفتر ایسے تمام لوگوں کے کھاتوں کے بارے میں مجھے بتائے جن کے کھاتے ابھی تک جاری نہیں ہوئے تا کہ ان کی اولادوں کو توجہ دلائی جاتی رہے۔ لیکن جب تک ان کی اولادوں کی اس طرف توجہ پیدا نہیں ہوتی، اسی حساب سے جو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا تھا کہ کھاتے ٹوکن کے طور پر زندہ رکھنے چاہئیں، ان لوگوں کی ادائیگی مَیں اپنے ذمے لیتا ہوں، انشاء اللہ تعالیٰ مَیں ادا کروں گا اور جب تک زندگی ہے اللہ تعالیٰ توفیق دے ادا کرتا رہوں گا اس کے بعد اللہ میری اولاد کو توفیق دے لیکن یہ لوگ جن کی قربانیوں کے ہم پھل کھا رہے ہیں ان کے نام بہرحال زندہ رہنے چاہئیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کی اولادوں کی توفیق دے۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ 5۔نومبر 2004ء)

(33) مسجد ہارٹلے پول اور بریڈفورڈ کے لئے چندہ کی تحریک

فرمایا:- "اب میں یو۔کے کی جماعت کے لئے چند باتیں مختصراً کہنا چاہتا ہوں گزشتہ دنوں میں مَیں نے چند شہروں کا دورہ کیا تھا جس میں برمنگھم کی مسجد کا افتتاح بھی ہوا۔ بریڈفورڈ کی مسجد کا سنگ بنیاد رکھا گیا، یہ پلاٹ اُنہوں نے بڑی اچھی جگہ لیا ہے پہاڑی کی چوٹی پہ ہے، نیچے سارا شہر نظر آتا ہے۔ پلاٹ اتنا بڑا نہیں ہے لیکن اُمید ہے تعمیر کے بعد اس میں کافی نمازیوں کی گنجائش ہو جائے گی۔ Covered ایریا یہ زیادہ کر لیں گے پھر ہارٹلے پول کی مسجد کا سنگ بنیاد رکھا، یہ بھی اچھی خوبصورت جگہ ہے لیکن یہاں جماعت چھوٹی ہے اور اب کچھ تعداد میں اضافہ ہوا ہے۔

مجھے امیر صاحب نے سفر میں بتایا کہ کسی وقت میں انصار اللہ یو کے نے (یاداشت سے ہی بتایا تھا کوئی معین

باقی صفحہ 9 پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

اللہ تعالیٰ نے تزکیہ نفس کے لئے، برائیوں سے بچنے کے لئے، نماز کو ایک بہت بڑا ذریعہ قرار دیا ہے

ہر احمدی کی اپنی ذات کے بارے میں بھی اور بحیثیت نگران اپنے بیوی بچوں کے بارے میں بھی یہ ذمہ داری ہے کہ اس تزکیہ کی طرف توجہ دے۔

پانچ نمازیں تو نیکی کا وہ بیج ہے جس نے پھلدار درخت بننا ہے۔ نمازیں روحانی حالت کے سنوارنے کے لئے ایک بنیادی چیز ہیں جس کے بغیر انسان کا مقصد پیدائش پورا نہیں ہوتا۔

ہر احمدی کو کوشش کرنی چاہئے کہ اپنی نمازوں کو وقت پر ادا کرے اور اس کے لئے بھرپور کوشش کرے کیونکہ ایک مومن پر ان کا وقت پر ادا کرنا بھی فرض ہے جو اللہ تعالیٰ نے قرار دیا ہے

ڈنمارک کے ایک اخبار میں آنحضرت ﷺ کی طرف منسوب کر کے توہین آمیز اور ظالمانہ کارٹونوں کی اشاعت پر ایک زبردست انذار

ایک اصولی بات اللہ تعالیٰ نے بتائی ہے کہ جو بار بار ایک جرم کرنے والے ہوں اور باز نہ آتے ہوں پھر وہ ان سے انتقام بھی لے سکتا ہے۔ ان کے لئے جو اس قسم کے گھناؤنے فعل کرنے والے ہیں، غلط حرکات کرنے والے ہیں ان کے لئے تو وہ کافی ہے۔ کس طرح اس نے پکڑنا ہے وہ خدا بہتر جانتا ہے۔ ہمارا کام انہیں سمجھانا تھا، اتمام حجت کرنا تھی جو ہم نے کر دی اور خوب اچھی طرح کر دی۔ مضمون بھی لکھے، اخباروں میں خط بھی لکھے، ان لوگوں کو ملے بھی، ان سے میٹنگز بھی کیں۔ تب بھی اگر ان لوگوں نے باز نہیں آنا تو ہمیں اب معاملہ خدا تعالیٰ پہ چھوڑنا چاہئے۔ ہمارا کام یہ ہے کہ خدا کے آگے جھکیں اور پہلے سے بڑھ کر اس رسولؐ کے پاک اسوہ کو قائم کرنے کی اور اپنی زندگیوں پر لاگو کرنے کی کوشش کریں جو ہمارے لئے آنحضرت ﷺ نے قائم فرمایا

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفة المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز- فرمودہ 15 فروری 2008ء بمطابق 15 تبلیغ 1387 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ ۔

اُتْلُ مَآ اُوْحِيَ اِلَيْكَ مِنَ الْكِتٰبِ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ۔ اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ۔ وَلَذِكْرُاللّٰهِ اَكْبَرُ۔ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَاتَصْنَعُوْنَ (العنکبوت:46)

جیسا کہ ہر احمدی جانتا ہے کہ چودھویں صدی میں آنحضرت ﷺ کے ایک غلام صادق کا ظہور ہونا تھا جس نے ایک لمبے اندھیرے زمانے کے بعد اللہ تعالیٰ کے وعدے کے مطابق آنحضرت ﷺ کی لائی ہوئی تعلیم کو دوبارہ دنیا میں قائم کرنا تھا۔ اس عاشق صادق اور مسیح و مہدی کا ظہور ہوا اور ہم ان خوش قسمتوں میں سے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے توفیق دی کہ اس مسیح و مہدی کی بیعت میں آ کر اس کی جماعت میں شامل ہو جائیں۔ لیکن کیا ہم اس بیعت میں آنے سے وہ مقصد پورا کرنے والے بن جاتے ہیں جس کے لئے آپؑ مبعوث ہوئے تھے یا جو یہ بیعت ہم پر ذمہ داری ڈالتی ہے۔ وہ ذمہ داریاں جن کو ہمارے آقا و مطاع حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ سے ملنے والے، آپ کے حلقہء بیعت میں آنے والے، آپ کی امت بننے والے پہلوں نے نبھایا تھا؟ یقیناً ہر احمدی کا یہ جواب ہوگا کہ ہاں اس مسیح و مہدی کی بیعت کرنے والے، آپؑ کی جماعت میں شامل ہونے والوں پر بھی وہی ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں جو اولین کی ذمہ داریاں تھیں جنہیں ان لوگوں نے نبھایا اور خوب نبھایا۔ جنہوں نے آیات کو بھی سنا اور اپنا تزکیہ بھی کیا اور جب تزکیہ ہوا تو انہیں وہ مقام عطا ہوا جو انہیں باخدا انسان بنا گیا۔ جنہوں نے پھر آگے لاکھوں لوگوں کو پاک کیا۔ اگر ہماری یہ سوچ نہیں تو ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کام اور مقام کو سمجھنے والے نہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

" وَآخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ (الجمعة:4) یعنی نبی کریم ﷺ اپنی امت کے آخَرِيْنَ کا اپنی باطنی توجہات کے ذریعہ اسی طرح تزکیہ فرمائیں گے جیسا کہ آپ ﷺ اپنے صحابہ کا تزکیہ فرمایا کرتے تھے۔"

(عربی عبارت کا اردو ترجمہ از حمامة البشریٰ، روحانی خزائن جلد نمبر 7 صفحہ 244 مطبوعہ لندن)

پس یہ باطنی توجہات اس عاشق صادق کے ذریعہ سے، اس مسیح و مہدی کے ذریعہ سے ظاہر ہونی تھیں جس نے ایک جماعت قائم کرنی تھی اور اس آخَرِيْنَ کی جماعت کو پہلوں سے ملانا تھا۔ سو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی میں لاکھوں کا تزکیہ ہوا۔ اور ان تزکیہ شدوں نے پھر آگے ایک جماعت بنائی اور ان کی جماعت بڑھتی چلی گئی۔

اللہ تعالیٰ کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے جماعت کی ترقیات کا وعدہ ہے اور وہ سچے وعدوں والا خدا ہے اور اس کے وعدے پورے ہوتے ہوئے ہم نے ماضی میں بھی دیکھے، آج بھی دیکھ رہے ہیں اور آئندہ بھی انشاء اللہ دیکھیں گے۔ لیکن ہر فرد جماعت کو ہمیشہ یہ ذہن میں رکھنا چاہئے کہ اس کی ذات وعدوں کے پورا ہونے کی مصداق تب بنے گی جب اپنے تزکیہ کی طرف توجہ دے گا۔ پس ہر احمدی کی اپنی ذات کے بارے میں بھی اور بحیثیت نگران اپنے بیوی بچوں کے بارے میں بھی یہ ذمہ داری ہے کہ اس تزکیہ کی طرف توجہ دے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام آخَرِيْنَ مِنْهُمْ کے الفاظ کے متعلق کہ کیوں یہاں جمع کا لفظ استعمال کیا گیا ہے، وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

" اس آیت میں اس تفہیم کی غرض سے بھی یہ لفظ اختیار کیا گیا ہے کہ تا ظاہر کیا جائے کہ وہ آنے والا ایک نہیں رہے گا بلکہ وہ ایک جماعت ہو جائے گی جن کو خدا تعالیٰ پر سچا ایمان ہوگا اور وہ اس ایمان کے رنگ و بو پائے گی جو صحابہؓ کا ایمان تھا۔"

(آئینہ کمالات اسلام، روحانی خزائن جلد نمبر 5 صفحہ نمبر 220 مطبوعہ لندن)

پس یہ وہ معیار ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت میں شامل ہونے والوں کا

اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا اور آپؐ نے اس کی وضاحت فرمائی۔ جس کے حصول کے لئے، جس کے قائم رکھنے کے لئے اور نہ صرف اپنے اندر قائم رکھنے کے لئے بلکہ اپنے بیوی بچوں اور اپنے ماحول میں بھی قائم رکھنے کے لئے ہر احمدی کو کوشش کرنی چاہئے۔ اور اس کے حصول کے لئے وہ طریق اپنانے ہوں گے جن کے بارے میں قرآن کریم نے ہمیں بتایا ہے۔ اس کو سمجھنے کے لئے وہ اسلوب سیکھنے ہوں گے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں سکھائے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے تزکیہ نفس کے لئے، برائیوں سے بچنے کے لئے نماز کو ایک بہت بڑا ذریعہ قرار دیا ہے جیسا کہ جو آیت میں نے ابھی تلاوت کی ہے اس میں وہ فرماتا ہے کہ اُتْلُ مَآ اُوْحِیَ اِلَیْکَ مِنَ الْکِتٰبِ کہ جو کتاب میں سے تیری طرف وحی کیا جاتا ہے اسے پڑھ۔ اور نہ صرف پڑھ بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ اُتْلُ مَآ اُوْحِیَ اِلَیْکَ مِنَ الْکِتٰبِ جو کتاب میں سے تیری طرف وحی کیا جاتا ہے اسے پڑھ اور پڑھ کر سنا۔ وَاَقِمِ الصَّلٰوۃَ اور نماز کو قائم کر۔ اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ یقیناً نماز بے حیائی اور ہر ناپسندیدہ بات سے روکتی ہے وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ۔ اور اللہ کا ذکر یقیناً سب ذکروں سے بڑا ہے۔ وَاللّٰہُ یَعْلَمُ مَا تَصْنَعُوْنَ اور اللہ جانتا ہے جو تم کرتے ہو۔

اس آیت میں جیسا کہ ہم نے ترجمہ میں دیکھا کہ جہاں تلاوت کرنے کا حکم ہے، اس پیغام کو پہنچانے کا حکم ہے وہاں ساتھ ہی فرمایا ہے اَقِمِ الصَّلٰوۃَ کہ نماز قائم کر کیونکہ اس کو تمام لوازمات کے ساتھ قائم کرنا اور خالص ہو کر پڑھنا، پاک کرنے کا ذریعہ بنے گا۔ یہ قرآن جو تزکیہ کرنے کی تعلیم سے پُر ہے اس پر عمل کرنے کی توفیق خدا کی مدد سے ملے گی۔ پس جب ایک مومن بندہ خالص ہو کر اس کے آگے جھکے گا اور اس پر اس تعلیم کا اثر ہوگا اور برائیوں سے بچتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل پیرا ہوگا اور پھر خالص ہو کر ادا کی گئی نمازیں بعد میں بھی اللہ تعالیٰ کے ذکر سے زبانوں کو تر رکھنے کی طرف توجہ دلائیں گی تو ایسا شخص یقیناً اپنے نفس کا تزکیہ کرنے والا ہوگا۔

پس نماز کی طرف توجہ ہر احمدی کی بنیادی ذمہ داری ہے۔ لیکن کس طرح؟ کیا صرف ایک دو نمازیں؟ نہیں، بلکہ پانچ وقت کی نمازیں۔ اگر یہ نہیں تو عبادت کے معیار حاصل کرنے کا ابھی بہت لمبا سفر طے کرنا ہے۔ پھلوں سے ملنے کے لئے ابھی بہت محنت کی ضرورت ہے۔ پانچ فرض نمازیں تو وہ سنگِ میل ہے جہاں سے معیاروں کے حصول کا سفر شروع ہونا ہے۔ پانچ نمازیں تو نیکی کا وہ بیج ہے۔ جس نے پھلدار درخت بننا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

''تم پنجوقتہ نماز اور اخلاقی حالت سے شناخت کئے جاؤ گے، اور جس میں بدی کا بیج ہے وہ اس نصیحت پر قائم نہیں رہ سکے گا''۔ (تبلیغ رسالت جلد ہفتم۔ بحوالہ مرزا غلام احمد اپنی تحریروں کی رُو سے جلد اول صفحہ 143)

جیسا کہ میں نے پہلے بیان کیا کہ نمازیں نیکی کا بیج ہیں پس نیکی کے اس بیج کو ہمیں اپنے دلوں میں اس حفاظت سے لگانا ہوگا اور اس کی پرورش کرنی ہوگی کہ کوئی موسمی اثر اس کو ضائع نہ کر سکے۔ اگر ان نمازوں کی حفاظت نہ کی تو جس طرح کھیت کی جڑی بوٹیاں فصل کو دبا دیتی ہیں یہ بدیاں بھی پھر نیکیوں کو دبا دیں گی۔ پس ہمارا کام یہ ہے کہ اپنی نمازوں کی اس طرح حفاظت کریں اور انہیں مضبوط جڑوں پر قائم کر دیں کہ پھر یہ شجر سایہ دار بن کر، ایسا درخت بن کر جو سایہ دار بھی ہو اور پھل پھول بھی دیتا ہو، ہر برائی سے ہماری حفاظت کرے۔ پس پہلے نمازوں کے قیام کی کوشش ہوگی۔ پھر نمازیں ہمیں نیکیوں پر قائم کرنے کا ذریعہ بنیں گی۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک احمدی کی شناخت یہی بتائی ہے۔

پس ہر احمدی خود اپنے جائزے لے، اپنے گھروں کے جائزے لے کہ کیا ہم اپنی اس شناخت کو قائم رکھنے کی کوشش کر رہے ہیں؟ کیا ہم اس طرح پہچانے جاتے ہیں کہ عابد بھی ہیں اور اعلیٰ اخلاق بھی اپنے اندر رکھے ہوئے ہیں اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کو پورا کرنے والے ہیں۔ یہ جائزے جو ہم لیں گے تو یہ جائزے یقیناً ہمارے تزکیہ کے معیار کو اونچا کرنے والے ہوں گے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نماز کی اہمیت بیان کرتے ہوئے مزید فرماتے ہیں کہ:

''نماز ہی ایک ایسی نیکی ہے جس کے بجا لانے سے شیطانی کمزوری دور ہوتی ہے اور اسی کا نام دعا ہے۔ شیطان چاہتا ہے کہ انسان اس میں کمزور رہے کیونکہ وہ جانتا ہے کہ جس قدر اصلاح اپنی کرے گا وہ اسی ذریعہ سے کرے گا۔ پس اس کے واسطے پاک صاف ہونا شرط ہے۔ ...... جب تک گندگی انسان میں ہوتی ہے اُس وقت تک شیطان اس سے محبت کرتا ہے''۔ (البدر جلد 2 نمبر 4 مورخہ 13 فروری 1903ء صفحہ 27)

پھر فرماتے ہیں:

''اپنے دلوں میں خدا تعالیٰ کی محبت وعظمت کا سلسلہ جاری رکھیں اور اس کے لئے نماز سے بڑھ کر کوئی شئی نہیں ہے کیونکہ روزے تو ایک سال کے بعد آتے ہیں اور زکوٰۃ صاحبِ مال کو دینی پڑتی ہے مگر نماز ہے کہ ہر ایک (حیثیت کے آدمی کو) پانچوں وقت ادا کرنی پڑتی ہے۔ اسے ہرگز ضائع نہ کریں۔ اسے بار بار پڑھو اور اس خیال سے پڑھو کہ میں ایسی طاقت والے کے سامنے کھڑا ہوں کہ اگر اس کا ارادہ ہو تو ابھی قبول کر لیوے اسی حالت میں بلکہ اسی ساعت میں بلکہ اسی سیکنڈ میں۔ کیونکہ دوسرے دنیوی حاکم تو خزانوں کے محتاج ہیں اور ان کو فکر ہوتی ہے کہ خزانہ خالی نہ ہو جاوے اور ناداری کا ان کو فکر لگا رہتا ہے مگر خدا تعالیٰ کا خزانہ ہر وقت بھرا بھرایا ہے۔ جب اس کے سامنے کھڑا ہوتا ہے تو صرف یقین کی حاجت ہوتی ہے کہ اسے اس امر پر یقین ہو کہ میں ایک سمیع، علیم اور خبیر اور قادر ہستی کے سامنے کھڑا ہوا ہوں۔ اگر اسے لہر آ جاوے تو ابھی دے دیوے۔ بڑی تضرع سے دعا کرے۔ نا امید اور بدظن ہرگز نہ ہووے۔ اور اگر اس طرح کرے تو (اس راحت کو) جلدی دیکھ لے گا اور خدا تعالیٰ کے اَور اَور فضل بھی شامل حال ہوں گے اور خود خدا بھی ملے گا۔ تو یہ طریق ہے جس پر کاربند ہونا چاہئے۔ مگر ظالم فاسق کی دعا قبول نہیں ہوا کرتی کیونکہ وہ خدا تعالیٰ سے لاپرواہ ہے اور خدا تعالیٰ بھی اس سے لاپرواہ ہے۔ ایک بیٹا اگر باپ کی پرواہ نہ کرے اور ناخلف ہو تو باپ کو بھی پرواہ نہیں ہوتی تو خدا کو کیوں ہو''۔

(البدر جلد 2 نمبر 4 مورخہ 13 فروری 1903ء صفحہ 28)

پس جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا شیطان کے خلاف جنگ کرنے کے لئے جس ہتھیار کی ضرورت ہے وہ نماز ہے۔ اور شیطان ہمیشہ اس کوشش میں رہے گا کہ یہ ہتھیار مومن سے چھن جائے۔ پس جس طرح ایک اچھا سپاہی کبھی اپنا ہتھیار دشمن کے ہاتھ لگنے نہیں دیتا۔ ایک حقیقی مومن بھی کبھی اپنے اس ہتھیار کی حفاظت سے غافل نہیں ہوتا۔ انسانی فطرت ہے کہ برائیوں کی طرف بار بار توجہ جاتی ہے اس لئے اس کی حفاظت بھی ایک مستقل عمل چاہتی ہے اور اس کی مستقل حفاظت کے لئے، اس مستقل عمل کو جاری رکھنے کے لئے خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ نمازوں کی حفاظت کرو۔ فرمایا ہے حٰفِظُوْا عَلَی الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوۃِ الْوُسْطٰی۔ وَقُوْمُوْا لِلّٰہِ قٰنِتِیْنَ (البقرۃ:239)۔ کہ اپنی نمازوں کی حفاظت کرو، بالخصوص مرکزی نماز کی اور اللہ کے حضور فرمانبرداری کرتے ہوئے کھڑے ہو جاؤ۔ تو یہ ایک اصولی بات بتا دی کہ نمازوں کی حفاظت کرو اور خاص طور پر درمیانی نماز کا خیال کرو۔ مختلف مفسرین نے درمیانی نماز کی اپنے اپنے ذوق یا علم کے مطابق تفسیر کی ہے۔ کسی نے تہجد کی نماز، کسی نے فجر کی نماز، کسی نے ظہر و عصر کی نماز مراد لی ہے۔ بہرحال یہاں ایک اصولی ہدایت آ گئی کہ صَلٰوۃُ الْوُسْطٰی کی حفاظت کرو اور ہر ایک کے حالات کے لحاظ سے درمیانی نماز وہ ہے جس میں دنیاداری یا سستی اسے نماز قائم کرنے سے روکتی ہے یا نماز سے غافل کرتی ہے، جب شیطان اس کی توجہ نماز کی بجائے اور دوسری چیزوں کی طرف کروا رہا ہوتا ہے۔ پس اس وقت اگر ہم شیطان سے بچ گئے اور اس کو اپنے اوپر حاوی نہ ہونے دیا تو سمجھو کہ ہم نمازوں کی حفاظت کرنے والے ہیں اور جب یہ صورت ہوگی تو جیسا کہ پہلے ذکر ہو چکا ہے پھر نماز ہماری حفاظت کرے گی۔ فرضوں کی حفاظت سنتیں کریں گی اور سنتوں کی حفاظت نوافل کریں گے اور یہی ایک مومن کی پہچان ہے۔ اور جب یہ حالت ہوگی تو پھر شیطان کا دور دور تک پتہ نہیں چلے گا۔ ایسے لوگوں کے قریب بھی شیطان پھٹکا نہیں کرتا۔ پس یہ ایک مسلسل عمل ہے اور یہی حالت ہے جو حقیقی فرمانبرداری کی حالت ہے اور یہی حالت ہے جو بیعت کرنے کے بعد پاک تبدیلیاں پیدا کرنے والی حالت ہے۔

پس اپنی نمازوں کی حفاظت ہر احمدی مسلمان پر خاص طور پر فرض ہے کیونکہ اس نے اپنے اس عہد کی تجدید کی ہے کہ میں اپنی پرانی بیماریوں کو دور کرنے کے لئے مسیح موعود کی جماعت میں شامل ہوتا ہوں۔ جب یہ عہد باندھا ہے تو اس عہد کو مضبوط تر کرنے کے لئے، فرمانبرداری کے کامل نمونے دکھانے کے لئے ان راستوں پر بھی چلنے کی کوشش کرنی ہوگی جن سے یہ عہد بیعت مضبوط سے مضبوط تر ہوتا ہے اور جس سے شیطان سے جنگ کرنے کی قوت ملتی ہے۔ جس سے نیکیوں میں آگے بڑھنے کے راستے دکھائی دیتے ہیں۔ جس سے ایمان کی جڑیں مضبوط ہوتی ہیں اور جس سے ایک مومن فَرْعُھَا فِی السَّمَآءِ کے نظارے دیکھتے ہوئے اپنی دعاؤں کو عرش تک پہنچتے ہوئے دیکھتا ہے۔ جس سے ایک مومن نیکیوں کے معیار بلند ہوتے ہوئے دیکھتا ہے۔ جس سے قبولیت دعا کے نشان مومن پر ظاہر ہوتے ہیں۔ پس جبکہ یہ معیار حاصل کرنے کے لئے ہر احمدی اپنے دل میں شدید خواہش اور تڑپ رکھتا ہے تو پھر نمازوں کے معیار بلند کرنے کی بھی ایک تڑپ کے ساتھ ضرورت ہے۔ یعنی ہماری نمازوں کے معیار بھی بلند ہوں اس کے لئے بھی ایک تڑپ پیدا کرنی ہوگی۔ آج کی دنیا میں مصروفیت کے نام پر بعض نمازیں جمع کر لی جاتی ہیں۔ بعض جائز مجبوریاں ہوں تو ٹھیک ہے لیکن بغیر مجبوری کے بھی بعض لوگوں کا معمول ہوتا ہے کہ نمازیں جمع کر لیں۔ جبکہ اللہ تعالیٰ نے ہر نماز کا وقت مقرر فرمایا ہے اور دن کی پانچ نمازیں مقرر فرمائی ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِدُلُوْکِ الشَّمْسِ اِلٰی غَسَقِ الَّیْلِ وَقُرْاٰنَ الْفَجْرِ۔ اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ کَانَ مَشْھُوْدًا (بنی اسرائیل:79) کہ سورج کے ڈھلنے سے شروع ہو کر رات کے چھا جانے تک نماز کو قائم

کرا ور فجر کی تلاوت کو بھی اہمیت دے یقیناً فجر کے وقت قرآن پڑھنا ایسا ہے کہ اس کی گواہی دی جاتی ہے۔

اس آیت میں صلوٰۃ کے مختلف اوقات کا ذکر ہے۔ ظہر کی نماز سے شروع کیا گیا ہے اور فجر تک کے اوقات بیان فرما دیئے ہیں اور نماز کے یہ پانچ اوقات رکھنے کی حکمت کیا ہے؟ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس بارے میں وضاحت فرمائی ہے۔ آپؑ فرماتے ہیں کہ:

''خدا نے اپنے قانون قدرت میں مصائب کو پانچ قسم پر منقسم کیا ہے یعنی آثار مصیبت کے جو خوف دلاتے ہیں۔ اور پھر مصیبت کے اندر قدم رکھنا''۔ پہلی بات یہ یعنی آثار مصیبت کے جو خوف دلاتے ہیں اور پھر مصیبت کے اندر قدم رکھنا۔'' اور پھر ایسی حالت جب نومیدی...... پیدا ہوتی ہے اور پھر زمانہ تاریک مصیبت کا۔ اور پھر صبح رحمت الٰہی کی یہ پانچ وقت ہیں جن کا نمونہ پانچ نمازیں ہیں''۔

(براہین احمدیہ حصہ پنجم (یادداشتیں صفحہ 7) روحانی خزائن جلد نمبر 21 صفحہ نمبر 422 مطبوعہ لندن)

پھر آپؑ فرماتے ہیں کہ:

''یاد رکھو کہ یہ جو پانچ وقت نماز کے لئے مقرر ہیں۔ یہ کوئی تحکّم اور جبر کے طور پر نہیں''۔ جبر نہیں کیا گیا کہ ضرور پڑھو۔'' بلکہ اگر غور کرو تو یہ دراصل روحانی حالتوں کی ایک عکسی تصویر ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِدُلُوْکِ الشَّمْس یعنی قائم کرو نماز کو دُلُوکِ الشَّمْس سے۔ اب دیکھو اللہ تعالیٰ نے یہاں قیام صلوٰۃ کو دُلُوکِ شَمْس سے لیا ہے۔ دُلُوک کے معنوں میں گو اختلاف ہے۔ لیکن دوپہر کے ڈھلنے کے وقت کا نام دُلُوک ہے۔ اب دُلُوک سے لے کر پانچ نمازیں رکھ دیں۔ اس میں حکمت اور سر کیا ہے؟ قانون قدرت دکھاتا ہے کہ روحانی تذلل اور انکسار کے مراتب بھی دُلُوک ہی سے شروع ہوتے ہیں۔ اور پانچ ہی حالتیں آتی ہیں۔ پس یہ طبعی نماز بھی اس وقت سے شروع ہوتی ہے جب حزن اور ہم و غم کے آثار شروع ہوتے ہیں۔ اس وقت جبکہ انسان پہ کوئی آفت یا مصیبت آتی ہے تو کس قدر تذلل اور انکساری کرتا ہے۔ اب اس وقت اگر زلزلہ آوے تو تم سمجھ سکتے ہو کہ طبیعت میں کیسی رقت اور انکساری پیدا ہو جاتی ہے۔ اسی طرح پر سوچو کہ اگر مثلاً کسی شخص پر نالش ہو''۔ کوئی کیس ہو جائے'' تو سمن یا وارنٹ آنے پر اس کو معلوم ہوگا کہ فلاں دفعہ فوجداری یا دیوانی میں نالش ہوئی ہے۔ اب بعد مطالعہ وارنٹ اس کی حالت میں گویا نصف النہار کے بعد زوال شروع ہوا۔ کیونکہ وارنٹ یا سمن تک تو اسے کچھ معلوم نہ تھا۔ اب خیال پیدا ہوا کہ خدا جانے ادھر وکیل ہو یا کیا ہو اس قسم کے تردّدات اور تفکرات سے جو زوال پیدا ہوتا ہے یہ وہی حالت دُلُوک ہے۔ اور یہ پہلی حالت ہے جو نماز ظہر کے قائم مقام ہے اور اس کی عکسی حالت نماز ظہر ہے۔ اب دوسری حالت اس پر وہ آتی ہے جبکہ وہ کمرہ عدالت میں کھڑا ہو۔ فریق مخالف اور عدالت کی طرف سے سوالات جرح ہو رہے ہیں اور وہ ایک عجیب حالت ہوتی ہے۔ یہ وہ حالت اور وقت ہے جو نماز عصر کا نمونہ ہے۔ کیونکہ عصر گھوٹنے اور نچوڑنے کو کہتے ہیں۔ جب حالت اور بھی نازک ہو جاتی ہے اور فرد قرارداد جرم لگ جاتی ہے تو یاس اور ناامیدی بڑھتی ہے کیونکہ اب خیال ہوتا ہے کہ سزا مل جاوے گی۔ یہ وہ وقت ہے جو مغرب کی نماز کا عکس ہے۔ پھر جب حکم سنایا گیا اور کنسٹبل یا کورٹ انسپکٹر کے حوالہ کیا گیا تو وہ روحانی طور پر نماز عشاء کی عکسی تصویر ہے۔ یہاں تک کہ نماز کی صبح صادق ظاہر ہوئی۔ اور اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا کے حالات کا وقت آ گیا تو روحانی نماز فجر کا وقت آ گیا اور فجر کی نماز اس کی عکسی تصویر ہے''۔

(رپورٹ جلسہ سالانہ 1897ء صفحہ 167-166)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا جو اقتباس میں نے پڑھا اس میں انسان کی دنیاوی حالت کو سامنے رکھتے ہوئے مثال دے کر آپؑ نے سمجھایا کہ دُلُوک کے مختلف معانی ہیں۔ دُلُوک کے تین معانی لغت میں ملتے ہیں۔ بعض لغات ان تینوں کو تسلیم بھی کرتی ہیں۔ اس کے ایک معنی یہ ہیں کہ سورج کا زوال۔ دوسرے اس کے معنی یہ ہیں جب سورج پر زردی آنی شروع ہوتی ہے۔ اس وقت کو بھی دُلُوک کہتے ہیں۔ اور اس کے تیسرے معنی سورج کے غروب ہونے کے بھی ہیں۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کو سامنے رکھتے ہوئے بیان فرمایا ہے کہ دُلُوک یعنی سورج کا سایہ بڑھنے سے شروع کر کے نماز کے اوقات رکھے گئے ہیں۔ اور اس میں کیا حکمت ہے اور کیا وجہ ہے؟ پہلی بات یہ بیان فرمائی کہ اگر دنیاوی مثال سے اس کو دیکھا جائے تو ایک انسان پر جب کوئی مصیبت آتی ہے تو اس کی کیسی عاجزی اور پریشانی کی حالت ہوتی ہے مثلاً کسی کے خلاف کوئی مقدمہ ہو جائے تو اسے بہت سی فکریں دامنگیر ہو جاتی ہیں۔ وکیل کرنے کی فکر ہوتی ہے پھر پتہ نہیں لگتا کہ وکیل ملے یا نہ ملے۔ اگر ملے تو کیا ہو؟ مقدمہ بھی صحیح طریقے پر لڑ سکے یا نہ لڑ سکے۔ پھر فیصلہ کیا ہو۔ تو اس کی ایک عجیب حالت ہوتی ہے۔ عجیب مایوسی کی حالت پیدا ہوتی ہے اور اس میں پھر وہ بے چین ہو کر اس حالت سے بچنے کی کوشش کرتا ہے۔ ہاتھ پیر مارتا ہے۔ جو جو خیالات آتے ہیں ان کے حل کی تلاش کی کوشش کرتا ہے۔ تو سورج کے زوال کے ساتھ اس دنیاوی مثال کے مقابلے پر ظہر کی نماز ہے جس میں ایک انسان کو اپنی روحانی حالت پر غور کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے آگے جھکنا چاہئے اور اس سے مدد مانگنی چاہئے۔ پھر دنیاوی مقدمات میں وارنٹ آنے کے بعد اسے کمرہ عدالت میں کھڑا ہونا پڑتا ہے۔ کورٹ کے سامنے پیش ہوتا ہے جہاں جج اس کا مقدمہ سنتا ہے، جہاں اسے سوال جواب ہوتے ہیں، جرح ہوتی ہے، اپنی بے گناہی ثابت کرنے کی ایک انسان کوشش کرتا ہے یا معافی مانگ رہا ہوتا ہے۔ پس عصر کی نماز کی یہ حالت ہے کہ اللہ تعالیٰ کو یاد کرے کہ اللہ تعالیٰ غلطیوں، کوتاہیوں اور گناہوں سے بچائے اور معاف فرمائے۔ سارے دن میں جو شام تک غلطیاں ہوئی ہیں ان سے معاف فرمائے۔ روحانی حالت کو قائم رکھے۔ پھر مثال دی کہ عدالت میں فرد جرم لگ گئی ہے۔ عدالت نے اس کے خلاف فیصلہ کر دیا ہے۔ تو اس وقت میں یہ خیال آ جاتا ہے کہ جب خلاف فیصلہ کر دیا تو اب سزا ملے گی۔ بے چینی اور مایوسی بڑھ جاتی ہے۔ پس مغرب کی نماز اس کے مقابلے پر رکھی ہے کہ ایک مومن جب اپنے دن کو دیکھتا ہے تو کچھ نظر نہیں آتا۔ اپنے اعمال کو دیکھتا ہے تو کچھ نہیں لگتے۔ پھر اللہ تعالیٰ کے آگے جھکتا ہے اور اس کی مغفرت اور پناہ کا طلبگار ہوتا ہے۔ تو یہ مغرب کی نماز ہے۔ پھر فرمایا آخر فرد جرم لگنے کے بعد عدالت ثابت کر دیتی ہے کہ ہاں تم ملزم ہو تو پولیس کے حوالے کر دیتی ہے۔ سزا شروع ہو جاتی ہے تو اس کے مقابلے پر عشاء کا وقت ہے۔ رات اندھیری ہے۔ اس کو اب کچھ نظر نہیں آ رہا ہوتا۔ کال کوٹھڑی میں ایک ملزم ڈال دیا جاتا ہے۔ تو سارے دن کے اعمال ایک مومن کی نظروں کے سامنے گھومنے چاہئیں۔ اس کی ایسی حالت میں جو عشاء کی نماز پڑھ رہا ہے۔ جس طرح جیل کی کوٹھڑی میں بند ایک مجرم بے چین ہو ہو کر اپنی رہائی اور رحم مانگ رہا ہوتا ہے۔ رات کو ایک مومن کو بھی یہ احساس دلانا چاہئے کہ یہ جو راتیں ظاہری طور پر آ رہی ہیں۔ کہیں ایسی راتیں میری روحانی زندگی پر نہ آ جائیں۔ کہیں یہ راتیں لمبی نہ ہو جائیں۔ میرے پنہانی گناہ اور ظلم کہیں مجھے شیطان کی گود میں مستقل نہ پھینک دیں۔ وہ بے چین ہو کر اللہ تعالیٰ کے حضور جھکتا ہے اور گریہ وزاری کرتا ہے کہ اے اللہ! اس ظاہری اندھیرے کی طرح میری روحانی زندگی بھی کہیں مستقل اندھیروں کی نظر نہ ہو جائے۔ مجھے اپنی پناہ میں لے لے اور مجھ پر ہمیشہ وہ سورج طلوع رکھ جو میری روحانی زندگی پر نہ کبھی زوال آنے دے، نہ اندھیروں میں بھٹکوں۔ پس اس کے لئے عشاء کی نماز ہے۔ اس میں وہ یہ دعائیں کرتا ہے اور آخر کو جس طرح قیدی آزاد ہو کر باہر کی دنیا کو دیکھ کر خوش ہوتا ہے۔ ایک مومن فجر کی نماز کو دیکھ کر اسی طرح خوشی کا اظہار کرتا ہے کہ اے اللہ! جس طرح یہ دن چڑھ رہا ہے میری روحانی زندگی پر بھی ہمیشہ دن چڑھا رہے اور کبھی اندھیروں میں نہ بھٹکوں۔

پس نماز کے پانچ اوقات روحانی حالت کا جائزہ ایک مومن کے سامنے رکھتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو یہ فرمایا کہ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا کی حالت کا وقت آ گیا تو اس سے مراد یہ ہے کہ ایک مومن کو فجر کی نماز میں سست نہیں ہونا چاہئے۔ یہ یُسر اور آسانی پیدا کرنے کا وقت ہے۔ پس اس سے فائدہ اٹھاؤ اور اپنے بستروں کو اپنی آرام کی جگہ نہ سمجھو۔ اب اگر آرام دیکھنا ہے، اپنی روحانی حالت سنوارنی ہے، اللہ تعالیٰ کے پیار کو جذب کرنا ہے تو فجر کی نماز کی بھی حفاظت کرو اور جب ہر دن کا سفر اسی سوچ کے ساتھ شروع ہوگا اور اسی سوچ پہ ختم ہوگا تو پھر وہ حالت ہوگی جب ہر صبح یہ گواہی دے گی کہ تقویٰ سے رات بسر کی اور ہر شام یہ گواہی دے گی کہ ڈرتے ڈرتے دن بسر کیا۔ اور یہی حالت ہے جو ایک مومن میں انقلاب لانے کا باعث بنتی ہے۔

پس اس بات کو ہمیں کبھی نہیں بھولنا چاہئے کہ نمازیں روحانی حالت کے سنوارنے کے لئے ایک بنیادی چیز ہیں جس کے بغیر انسان کا مقصد پیدائش پورا نہیں ہوتا۔ پس ہر احمدی کو کوشش کرنی چاہئے کہ اپنی نمازوں کو وقت پر ادا کرے اور اس کے لئے بھرپور کوشش کرے کیونکہ ایک مومن پر ان کا وقت پر ادا کرنا بھی فرض ہے جو اللہ تعالیٰ نے قرار دیا ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اِنَّ الصَّلٰوۃَ کَانَتْ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ کِتَابًا مَّوْقُوْتًا (النساء:104) کہ یقیناً نماز مومنوں پر ایک وقت مقررہ کی پابندی کے ساتھ فرض ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم اس اہم رکن کی ادائیگی کا صحیح حق ادا کرنے والے ہوں۔ آنحضرت ﷺ کے جس کام کو جاری کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام آئے اس کو پورا کرنے میں آپ کا ہاتھ بٹانے والے ہوں۔ اور ہم آپ کے مددگار اور ہاتھ بٹانے والے اس وقت تک نہیں بن سکتے جب تک ہم اپنا تزکیہ کرنے والے نہیں ہوں گے۔ اور تزکیہ نہیں ہو سکتا جب تک ہم اپنی نمازوں کی حفاظت کرنے والے اور انہیں وقت پر ادا کرنے والے نہیں بنیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق دے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک جگہ بڑے درد کے ساتھ نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

''نماز خدا کا حق ہے اسے خوب ادا کرو اور خدا کے دشمن سے مداہنہ کی زندگی نہ برتو۔ وفا اور صدق کا خیال رکھو۔ اگر سارا گھر غارت ہوتا ہو تو ہونے دو مگر نماز کو ترک مت کرو۔ وہ کافر اور منافق ہیں جو کہ نماز کو منحوس کہتے ہیں اور کہا کرتے ہیں کہ نماز کے شروع کرنے سے ہمارا فلاں فلاں نقصان ہوا ہے۔ نماز ہرگز خدا کے غضب کا ذریعہ نہیں ہے۔ جو اسے منحوس کہتے ہیں ان کے اندر خود زہر ہے۔ جیسے بیمار کو شرینی کڑوی

لگتی ہے ویسے ہی ان کو نماز کا مزا نہیں آتا۔ یہ دین کو درست کرتی ہے۔ اخلاق کو درست کرتی ہے۔ دنیا کو درست کرتی ہے۔ نماز کا مزا دنیا کے ہر ایک مزے پر غالب ہے اور لذات جسمانی کے لئے ہزاروں خرچ ہوتے ہیں اور پھر ان کا نتیجہ بیماریاں ہوتی ہیں اور یہ مفت کا بہشت ہے جو اسے ملتا ہے۔ قرآن شریف میں دو جنتوں کا ذکر ہے۔ ایک ان میں سے دنیا کی جنت ہے اور وہ نماز کی لذت ہے۔ نماز خواہ نخواہ کا ٹیکس نہیں ہے بلکہ عبودیت کو ربوبیت سے ایک ابدی تعلق اور کشش ہے۔ اس رشتہ کو قائم رکھنے کے لئے خدا تعالیٰ نے نماز بنائی ہے‘‘۔ کہ ایک بندے کا اور خدا کا جو ہمیشہ کا تعلق ہے اس کو قائم رکھنے کے لئے نماز بنائی ہے۔’’ اور اس میں ایک لذت رکھ دی ہے۔ جس سے یہ تعلق قائم رہتا ہے۔ جیسے لڑکے اور لڑکی کی جب شادی ہوتی ہے اگر ان کے ملاپ میں ایک لذت نہ ہو تو فساد ہوتا ہے۔ ایسا ہی اگر نماز میں لذت نہ ہو تو رشتہ ٹوٹ جاتا ہے۔ دروازہ بند کر کے دعا کرنی چاہئے کہ وہ رشتہ قائم رہے اور لذت پیدا ہو جو تعلق عبودیت کا ربوبیت سے ہے وہ بہت گہرا اور انوار سے پُر ہے جس کی تفصیل نہیں ہو سکتی۔ جب وہ نہیں ہے تب تک انسان بہائم ہے‘‘۔

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 592-591 جدید ایڈیشن)

یعنی اگر بندے اور رب کا تعلق نہیں ہے تو انسان اور جانوروں میں کوئی فرق نہیں ہے۔

دوسری بات، یہ افسوسناک خبر بھی ہر احمدی کے علم میں ہے جو ہمارے دلوں کو زخمی کرنے والی بھی ہے۔ اکثر نے سنی ہوگی، اخباروں میں بھی پڑھی ہوگی۔ ڈنمارک کی اخبار نے ایک ظالمانہ اور گھٹیا سوچ کا پھر مظاہرہ کیا ہے۔ اپنے دل کا گند اور اندرونی کینے اور بغض کا پھر اظہار کیا ہے اور بہانہ یہ کیا کہ ہم یہ بدلے لے رہے ہیں کہ پولیس نے ان تین لوگوں کو گرفتار کیا ہے جو ایک کارٹون بنانے والے کو مارنا چاہتے تھے جنہوں نے آنحضرت ﷺ کی طرف منسوب کر کے جو عجیب شکلیں بنائی تھیں۔ جب پولیس نے پکڑ لیا ہے، اگر یہ الزام صحیح ہے تو پھر قانون سزا دے رہا ہے۔ پھر ان کا کیا جواز ہے کہ باقی مسلمان امت کا بھی دل دکھائیں، دوسرے مسلمانوں کا بھی دل دکھائیں؟ کہتے ہیں کہ ہم بڑے انصاف کے علمبردار ہیں۔ کیا یہ انصاف ہے کہ جرم کوئی کرے اور سزا دوسروں کو دی جائے؟ اگر ان کا یہی انصاف ہے تو پھر ایک منصف احکم الحاکمین آسمان پر بھی بیٹھا ہے جو اس کائنات کا مالک ہے۔ وہ بھی پھر اپنا انصاف کرے گا جو غالب بھی ہے، ذوانتقام بھی ہے۔ یہ ایک اصولی بات اللہ تعالیٰ نے بتائی ہے کہ جو بار بار ایک جرم کرنے والے ہوں اور باز نہ آتے ہوں پھر وہ ان سے انتقام بھی لے سکتا ہے۔۔ ان کے لئے جو اس قسم کے گھناؤنے فعل کرنے والے ہیں، غلط حرکات کرنے والے ہیں ان کے لئے تو وہ کافی ہے۔ کس طرح اس نے پکڑنا ہے وہ خدا بہتر جانتا ہے۔ ہمارا کام انہیں سمجھانا تھا۔ اتمام حجت کرنا تھی جو ہم نے کر دی اور خوب اچھی طرح کر دی۔ مضمون بھی لکھے۔ اخباروں میں خط بھی لکھے، ان لوگوں کو ملے بھی۔ ان سے میٹنگز بھی کیں۔ تب بھی اگر ان لوگوں نے باز نہیں آنا تو ہمیں اب معاملہ خدا تعالیٰ پہ چھوڑنا چاہئے۔ ہمارا کام یہ ہے کہ خدا کے آگے جھکیں اور پہلے سے بڑھ کر اس رسولؐ کے پاک اسوہ کو قائم کرنے کی اور اپنی زندگیوں پر لاگو کرنے کی کوشش کریں جو ہمارے لئے آنحضرت ﷺ نے قائم فرمایا۔ ہمارا ایک مولیٰ ہے وہ مولیٰ جس کی پہچان ہمیں آنحضرت ﷺ نے کروائی ہے۔ وہ مولیٰ جس کو سب سے زیادہ آنحضرت ﷺ پیارے ہیں۔ وہ سب قدرتوں والا ہے۔ وہ خود اپنی قدرت دکھائے گا انشاء اللہ۔ ہمارا کام اپنے دل کے زخم اس کے حضور پیش کرنا ہے۔ اس کے آگے گڑ گڑانا ہے، اس کے آگے جھکنا ہے۔ پہلے سے بڑھ کر آنحضرت ﷺ پر درود بھیجنا ہے۔ اور یہ ہمیں پہلے سے بڑھ کر کرنا چاہئے اور ہر احمدی کی اب مزید ذمہ داری بڑھ جاتی ہے لیکن جب ایسے حالات پیدا ہوں تو پہلے سے بڑھ کر اس پر قائم ہو جائیں۔ پہلے سے بڑھ کر دعاؤں کی طرف توجہ دیں، پہلے سے بڑھ کر اپنا تزکیہ نفس کرنے کی کوشش کریں۔ پہلے سے بڑھ کر آنحضرت ﷺ پر درود بھیجیں اور یہی چیزیں ہیں جو انشاء اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو ناکامی دکھانے والی بنیں گی اور ہماری فتح ہوگی۔

اپنے جذبات کے اظہار کے لئے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک اقتباس پیش کرتا ہوں۔ آپؑ فرماتے ہیں:۔

’’مسلمان وہ قوم ہے جو اپنے نبی کریمؐ کی عزت کے لئے جان دیتے ہیں اور وہ اس بے عزتی سے مرنا بہتر سمجھتے ہیں کہ ایسے شخصوں سے دلی صفائی کریں اور ان کے دوست بن جائیں جن کا کام دن رات یہ ہے کہ وہ ان کے رسول کریم ﷺ کو گالیاں دیتے ہیں اور اپنے رسالوں اور کتابوں اور اشتہاروں میں نہایت توہین سے ان کا نام لیتے ہیں اور نہایت گندے الفاظ میں ان کو یاد کرتے ہیں۔ آپ یاد رکھیں کہ ایسے لوگ اپنی قوم کے بھی خیر خواہ نہیں ہیں کیونکہ وہ ان کی راہ میں کانٹے بوتے ہیں۔ اور میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اگر ہم جنگل کے سانپوں اور بیابانوں کے درندوں سے صلح کر لیں تو یہ ممکن ہے مگر ہم ایسے لوگوں سے صلح نہیں کر سکتے جو خدا کے پاک نبیوں کی شان میں بدگوئی سے باز نہیں آتے۔ وہ سمجھتے ہیں کہ گالی اور بدزبانی میں ہی فتح ہے مگر ہر ایک فتح آسمان سے آتی ہے‘‘۔ (مضمون جلسہ لاہور منسلکہ چشمۂ معرفت صفحہ 14)

پھر آپؑ فرماتے ہیں:

’’اور اس قدر بدگوئی اور اہانت اور دشنام دہی کی کتابیں نبی کریم ﷺ کے حق میں چھاپی گئیں اور شائع کی گئیں کہ جن کے سننے سے بدن پر لرزہ پڑتا ہے۔ اور دل رو رو کر یہ گواہی دیتا ہے کہ اگر یہ لوگ ہمارے بچوں کو ہماری آنکھوں کے سامنے قتل کرتے اور ہمارے جانی اور دلی عزیزوں کو جو دنیا کے عزیز ہیں ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالتے اور ہمیں بڑی ذلت سے جان سے مارتے اور ہمارے تمام اموال پر قبضہ کر لیتے تو واللہ ثم واللہ ہمیں رنج نہ ہوتا اور اس قدر کبھی دل نہ دکھتا جو ان گالیوں اور اس توہین سے جو ہمارے رسول کریمؐ کی گئی، دکھا‘‘۔

(آئینہ کمالاتِ اسلام، روحانی خزائن جلد نمبر 5 صفحہ 52-51)

اے اللہ! یہ جو اپنی طاقت کے زعم میں ہمارے دل دکھا رہے ہیں تُو اس کا مداوا کر کیونکہ تو سب طاقتوروں سے زیادہ طاقتور ہے۔

بقیہ گیمبیا میں جلسوں کا انعقاد از صفحہ16

Busam bala , Old yundam ,new yundam , yaram bam ba state کی جماعتیں شامل ہوئیں۔ مقامی معلم استاد عبداللہ نجائی نے خلافت کے بعض خاص واقعات بیان کئے۔ مکرم Kemo Sonko سابق صدر خدام الاحمدیہ نے خلافت ثالثہ کا تفصیل سے ذکر کیا۔ خاکسار نے خلافت احمدیہ کی دوسری صدی اور ہماری ذمہ داریوں کے عنوان پر تقریر کی۔ مکرم امیر صاحب نے خلافت جوبلی کی دعاؤں کی اہمیت بیان کی اور بتایا کہ استحکام خلافت کے لئے دعا سب سے ضروری بات ہے۔ دعا کے ساتھ یہ بابرکت پروگرام ختم ہوا۔

Taba Koto

مورخہ 24 جنوری کو Willinra, sinchu, sinchu alaji, sinchu balia, nema konko کا مشترکہ جلسہ ٹباکوٹو میں ہوا۔ مکرم Alaji Bah نیشنل سیکرٹری تعلیم نے خلافت کے موضوع پر اظہار خیال کیا۔ انہوں نے بتایا کہ اس زمانہ میں اللہ نے دوبارہ امت کو یہ نعمت عطا کی ہے اس لئے اس کی قدر کریں۔ دوسرے مقررین نے بھی خلافت کی اہمیت پر زور دیا۔ خاکسار نے ’’خلافت کے سو سالوں پر اجمالی نظر‘‘ کے عنوان کے تحت خلافت احمدیہ کی تاریخ بیان کی اور بتایا کہ آیت استخلاف کے سارے وعدے اللہ تعالیٰ نے خلافت کے ذریعہ سے بار بار پورے فرمائے ہیں۔ مکرم امیر صاحب نے دعاؤں پر زور دینے کی طرف توجہ دلائی اور بتایا کہ یہ نصیحت ہمارے امام کی ہے اس لئے ہم سب کو چاہیے کہ روزانہ خلافت کے دوام اور استحکام اور اس کی برکات سے حصہ پانے کے لئے دعائیں کرتے رہیں۔

Sinchu Willingra

مورخہ 25 جنوری کو بانجل ایریا کی دیہاتی جماعت جو تمام کی تمام نومبائعین پر مشتمل ہے میں جلسہ یوم خلافت منایا گیا۔ گاؤں کے الکالو احمدی جو بڑے بارسوخ ہیں ان کی کوششوں سے ان کے تمام خاندان نے احمدیت قبول کر لی ہے۔ مکرم محمد کنڈے صاحب (الکالو) جو صدر جماعت بھی ہیں نے اپنے خطاب میں بتایا کہ خلافت کا نظام ہی ہے جو احمدیت کی بقا کا باعث ہے۔ دوسرے مقررین نے بھی خلافت کے مضمون کے مختلف پہلوؤں پر تقاریر کیں۔ خاکسار نے اپنی تقریر میں بتایا کہ صرف خلافت ہی اتحاد عالم کا ذریعہ ہے اور آج سارے عالم اسلام میں یہ امتیازی شان صرف احمدیت ہی کو حاصل ہے کہ وہ خلافت کے نظام سے وابستہ ہے۔

Galoya

گالویا کے مقام پر Konkoig jatya, maqumbaya اور Galoya کی جماعتوں کا جلسہ ہوا۔ یہ جماعتیں 2006-07 میں قائم ہوئیں تھیں۔ اس لئے اس علاقہ میں احمدیت کا یہ پہلا بڑا اجتماع تھا۔ گاؤں کے امام اور بزرگ بھی جلسہ میں شریک تھے بہت سارے مہمان بھی دیکھا دیکھی شامل ہونا شروع ہو گئے۔ بعض مہمانوں کے لئے یہ بات عجیب تھی کہ صرف جماعت احمدیہ کے پاس خلافت کا نظام ہے جس کی پیشگوئی سرکار دو جہاں ﷺ نے فرمائی تھی کہ امام مہدی کی وفات کے بعد اس کا سلسلہ خلافت چلے گا۔ اور اب الحمدللہ کہ جماعت خلافت کے سو سال پورے ہونے کا جشن منا رہی ہے۔ خاکسار نے خلافت کے سو سال پر اجمالی نظر ڈالتے ہوئے تمام خلفائے احمدیت کا مختصر تعارف کروایا۔ گاؤں کے امام نے بھی تقریر کرتے ہوئے کہا کہ صرف جماعت امن اور محبت کے ساتھ اسلام کو پھیلا رہی ہے۔ دعا کے ساتھ یہ پروگرام ختم ہوا۔

Banjul

مورخہ 31 جنوری کو بانجل میں خلافت جوبلی پروگرام کا آخری مقامی جلسہ ہوا۔ جلسہ میں ان تین احمدی ممبران کو خطاب کا موقعہ دیا گیا جو ابتدائی احمدی تھے جنہوں نے 1960ء کی دہائی میں احمدیت قبول کی۔ ان تینوں مقررین نے بتایا کہ خلافت کی برکت سے اللہ نے جماعت کو کیسے نوازا۔ کجا وہ وقت کہ ہمارے رئیس التبلیغ سر پر یا سائیکل پر لٹریچر رکھ کر قریہ بہ قریہ احمدیت کا پیغام پہنچا رہے تھے اور کجا اب کہ اللہ نے سہولتوں کے انبار لگا دئے ہیں۔ اب یہ حال ہے کہ ملک کی صدر ہمارے بک سٹال میں آنا باعث فخر سمجھتی ہے اور ہر طرف جماعت کا نام عزت و وقار کا نشان ہے۔ اب سو سال کے پورا ہونے پر ہم دیکھ رہے ہیں کہ اللہ نے اس پودہ کو اتنا تناور درخت بنا دیا ہے کہ حاسدین دیکھ کر جل سکتے ہیں لیکن کچھ کر نہیں سکتے۔ خاکسار نے بھی خلافت اور نئی صدی کے حوالے سے کچھ عرض کیا اور بتایا کہ خلافت کی اگلی صدی ہماری راہ تک رہی ہے لیکن ہم ذمہ داریوں کو ادا کئے بنا اس میں داخل نہیں ہو سکتے۔ خاص طور پر وہ پیغام جو ابتدائی احمدیوں نے دیا ہے انتہائی اہم ہے۔ اس لئے پوری اطاعت کرتے ہوئے اور خلافت سے وابستہ رہ کر اگلی صدی میں داخل ہوں تا کہ ہماری نسلیں ہمارے نمونوں کو دیکھ کر اگلی صدی گزاریں۔ دعا کے ساتھ یہ کامیاب پروگرام اختتام پذیر ہوا۔

بقیہ 'خلافت خامسہ کی عظیم الشان اور بابرکت تحریکات' از صفحہ 4

نہیں تھا۔ اب پتہ نہیں ابھی تک معین کیا ہے کہ نہیں) حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ سے یہ وعدہ کیا تھا کہ ہارٹلے پول میں ہم انصاراللہ مسجد بنائیں گے اگر کیا تھا تو ٹھیک ہے اس کو پورا کریں اور اگر نہیں بھی کیا تو اب میں یہ کام انصاراللہ یو۔کے کے سپرد کر رہا ہوں کہ اُنہوں نے وہاں انشاءاللہ مقامی لوگوں کی جس حد تک مدد ہو سکے کرنی ہے اور یہ جو اصل بنیادی نقشہ ہے اس کے مطابق مسجد بنانی ہے۔ اس مسجد پہ تقریباً پانچ لاکھ پونڈ کا اندازہ خرچ ہے۔ تو انصاراللہ نے کس طرح پورا کرنا ہے وہ اپنا پلان کر لیں اور کمر ہمت کس لیں بہرحال ان کو مدد کرنی ہوگی وہاں جماعت بہت چھوٹی سی ہے۔

بریڈفورڈ میں تقریباً جوان کا اندازہ ہے 1.6 ملین یا 16 لاکھ پوؤنڈ کا (اگر میں صحیح ہوں اور یادداشت ٹھیک ہے) تو وہاں کافی بڑی مسجد بن جائے گی گو کہ وہاں کاروباری لوگ کافی ہیں اور مجھے اُمید ہے وہ اپنے ذرائع سے کافی حد تک جلدی اکٹھے کر کے مسجد مکمل کر لیں گے لیکن ہو سکتا ہے کہ کچھ سستی ہو جائے۔ بعض وعدے کرتے ہیں پورے نہیں کر سکتے بعض مجبوریاں پیدا ہو جاتی ہیں تو ان کی مدد کے لئے خدام الاحمدیہ اور لجنہ اماءاللہ یو۔کے کے ذمہ میں ڈالتا ہوں کہ یہ بھی ان کی مدد کریں اور یہ اس علاقے میں ایک بڑا اچھا وسیع جماعت کا منصوبہ ہے جو مجھے اُمید ہے جماعت کی وسعت کا باعث بنے گا وہاں اس کے لئے وہ بھی ان میں کچھ حصہ ڈالیں گے اور لجنہ ہمیشہ قربانیاں کرتی رہی ہے یہاں بیت الفضل ہے اس کے لئے بھی لجنہ نے ہی رقم اکٹھی کی تھی جو پہلے برلن مسجد کے لئے تھی پھر بعد میں بیت الفضل میں استعمال ہوئی تو یو۔کے۔ کی لجنہ کو اس بارے میں کوشش کرنی چاہئے کیونکہ میری خواہش ہے کہ یہ دونوں مساجد ایک سال کے اندر اندر مکمل ہو جائیں انشاء اللہ۔ اللہ تعالیٰ توفیق دے تو اس رمضان میں دعاؤں اور قربانی کے جذبے کے ساتھ اس طرف بھی توجہ دیں اور کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ سب کو توفیق دے۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 15 اکتوبر 2004ء)

(34) سپین میں Valencia کے مقام پر ایک اور مسجد بنانے کی عظیم الشان تحریک

فرمایا:- ''میرے دل میں بڑی شدت سے یہ خیال پیدا ہوا کہ پانچ سو سال بعد اس ملک میں مذہبی آزادی ملتے ہی جماعت احمدیہ نے مسجد بنائی اور اب اس کو بنے بھی تقریباً 25 سال ہونے لگے ہیں اب وقت ہے کہ سپین میں مسیح محمدی کے ماننے والوں کی مساجد کے روشن مینار اور جگہوں پہ بھی نظر آئیں۔ جماعت اب مختلف شہروں میں قائم ہے جب یہ مسجد بنائی گئی تو اس وقت یہاں شاید چند لوگ تھے اب کم از کم سینکڑوں میں تو ہیں پاکستانیوں کے علاوہ بھی ہیں جماعت کے وسائل کے مطابق عبادت کرنے والوں کے لئے، نہ کہ نام و نمود کے لئے اللہ کے اور گھر بھی بنائے جائیں تو اس کے لئے میرا انتخاب جو مَیں نے سوچا اور جائزہ لیا تو ویلنسیا (Valencia) کے شہر کی طرف توجہ ہوئی یہاں بھی ایک چھوٹی سی جماعت ہے اور یہ شہر ملک کے مشرق میں واقع ہے آپ کو تو پتہ ہے دوسروں کو بتانے کے لئے بتا رہا ہوں اور آبادی کے لحاظ سے بھی تیسرا بڑا شہر ہے اور یہاں بھی ابتداء میں ہی 711ء میں مسلمان آ گئے تھے مسلمانوں کی تاریخ بھی اس علاقے میں ملتی ہے، ابھی تک ملتی ہے زرعی لحاظ سے بھی اس جگہ کو مسلمانوں نے ڈیویلپ (Develop) کیا ہے۔ بہت سے احمدی جو وہاں کام کرتے ہیں۔ مالٹوں کے باغات میں بہت سے لوگ کام کرتے ہیں یہ مالٹوں کے باغات کو رواج دینا بھی مسلمانوں کے زمانے سے ہی چلا آ رہا ہے تو بہرحال ہم نے بھی یہاں مسجد بنانی ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ اور اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی توفیق سے جلد بنانی ہے۔

سپین میں جماعت کی تعداد تو چند سو ہے اور یہ بھی مجھے پتہ ہے کہ آپ لوگوں کے وسائل اتنے زیادہ نہیں ہیں زمینیں بھی کافی مہنگی ہیں۔ امیر صاحب کو جب مَیں نے کہا وہ ایک دم بڑے پریشان ہو گئے تھے کہ کس طرح بنائیں گے تو مَیں نے انہیں کہا تھا کہ آپ چھوٹا سا، دو تین ہزار مربع میٹر کا پلاٹ تلاش کریں اور اپنی کوشش کریں۔ اور جماعت سپین زیادہ سے زیادہ کتنا حصہ ڈال سکتی ہے یہ بتائیں کون احمدی ہے جو نہیں چاہے گا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خواہش کو پورا کرنے والا نہ بنے؟ کون ہے جو نہیں چاہے گا کہ جنگ میں اپنا گھر بنائے؟۔ پس آپ لوگ اپنی کوشش کریں باقی اللہ تعالیٰ خود اپنے فضل سے انتظام کر دے گا۔ یہی ہمیشہ اللہ تعالیٰ کا جماعت سے سلوک رہا ہے اور انشاء اللہ آئندہ بھی رہے گا اور وہ خود انتظام فرما دے گا۔ بہرحال بعد میں امیر صاحب نے لکھا کہ مجھ سے غلطی ہو گئی تھی یا غلط فہمی ہو گئی تھی کہ مَیں نے مایوسی کا اظہار کر دیا، بات سمجھا نہیں شاید تو ہم انشاء اللہ مسجد بنائیں گے اور دوسرے شہروں میں بھی بنائیں گے تو بہرحال عزم، ہمت اور حوصلہ ہونا چاہئے اور پھر ساتھ ہی سب سے ضروری چیز اللہ تعالیٰ کے آگے جھکتے ہوئے اس سے دُعائیں مانگتے ہوئے، اس سے مدد چاہتے ہوئے کام شروع کیا جائے تو انشاء اللہ تعالیٰ برکت پڑتی ہے اور پڑے گی۔ تو بہرحال مجھے پتہ ہے کہ فوری طور پر شاید سپین کی جماعت کی حالت ایسی نہیں کہ انتظام کر سکے کہ سال دو سال کے اندر مسجد مکمل ہو۔ لیکن ہم نے انشاء اللہ تعالیٰ، اللہ تعالیٰ کا نام لے کر فوری طور پر اس کام کو شروع کرنا ہے اس لئے زمین کی تلاش فوری شروع ہو جانی چاہئے۔ چاہے سپین جماعت کو کچھ گرانٹ اور قرض دے کر ہی کچھ کام شروع کروایا جائے اور بعد میں ادائیگی ہو جائے تو یہ کام بہرحال انشاءاللہ شروع ہوگا اور جماعت کے جو مرکزی ادارے ہیں یا دوسرے صاحبِ حیثیت افراد ہیں اگر خوشی سے کوئی اس مسجد کے لئے دینا چاہے گا تو دے دیں اس میں روک کوئی نہیں ہے لیکن تمام دُنیا کی جماعت کو یا احمدیوں کو مَیں عمومی تحریک نہیں کر رہا کہ اس کیلئے ضرور دیں۔ انشاءاللہ تعالیٰ یہ مسجد بن جائے گی چاہے مرکزی طور پر فنڈ مہیا کر کے بنائی جائے یا جس طرح بھی بنائی جائے اور بعد میں پھر سپین والے اس قرض کو واپس بھی کر دیں گے جس حد تک قرض ہے۔ تو بہرحال یہ کام جلد شروع ہو جانا چاہئے اور اس میں اب مزید انتظار نہیں کرنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اس کی توفیق دے۔ کیونکہ اب تک جو سرسری اندازہ لگایا ہے اس کے مطابق دو تین سو نمازیوں کی گنجائش کی مسجد انشاءاللہ خیال ہے کہ 5-6 لاکھ یورو (Euro) میں بن جائے گی۔ یہاں بھی اور جگہوں پر بھی مسجد بنانے کا عزم کیا ہے تو پھر بنائیں انشاءاللہ شروع کریں یہ کام ارادہ جب کر لیا ہے تو وعدے کریں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس میں برکت ڈالے گا جلسے کے دنوں میں جو وزارت انصاف کے شاید ڈائریکٹر جو آئے ہوئے تھے بڑے پڑھے لکھے اور کھلے دل کے آدمی ہیں مجھے کہنے لگے کہ جماعت کے وسائل کم ہیں وہ تو دُنیاداری کی نظر سے دیکھتے ہیں کہنے لگے کہ حکومت مسلمان تنظیموں کو بعض سہولتیں دیتی ہے اب قرطبہ میں بھی اُنہوں نے مسجد بنائی ہے تو اس طرح اور سہولتیں ہیں لیکن آپ کو (جماعت احمدیہ کو) وہ مسلمان اپنے میں شامل نہیں کرنا چاہتے۔ اس لئے جو حکومت کا مدد دینے کا طریق کار ہے اس سے آپ کو حصہ نہیں ملتا کیا ایسا نہیں ہو سکتا آپ ان مسلمانوں کی کچھ باتیں مان جائیں اور حکومت سے مالی فائدہ اُٹھا لیا کریں باقی ان کی باتوں میں شامل نہ ہوں تو مَیں نے ان کو جواب دیا تھا کہ اگر باقی مسلمان تنظیمیں راضی بھی ہو جائیں تو پھر بھی ہم یہ نہیں کر سکتے کیونکہ کل کو پھر آپ نے ہی یہ کہنا ہے کہ تمہارا امن پسندی کا دعویٰ یونہی ہے، اندر سے تم بھی ان لوگوں کے ساتھ شامل ہو جو شدت پسند ہیں اور دوسرے سب سے بڑی بات یہ ہے کہ جب اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق اللہ تعالیٰ نے ایسے سامان کر دیئے ہیں کہ ہم باقی مسلمانوں سے الگ ہو کر جو ان کے عمل ہیں، جو اسلامی تعلیم کے خلاف ہیں، اس سے بچ کر صحیح اسلامی تعلیم کے مطابق اپنی پہنچان کر سکیں۔ اللہ تعالیٰ نے ایسے سامان مہیا فرما دیئے ہیں، پیشگوئی پوری ہو چکی ہے کہ ہماری علیحدہ ایک پہچان ہے تو چند پیسوں کے لئے یا تھوڑے سے مفاد کے لئے ہم اللہ کے رسول کی سچی پیشگوئی اور اللہ کے فضلوں کو غلط ثابت کرنے کی کوشش کریں یہ نہیں ہو سکتا احمدی اللہ تعالیٰ کے فضل سے اللہ اور اس کے رسول کے لئے بڑی غیرت رکھتا ہے ہر احمدی کے دل میں اللہ اور اس کے رسول کے نام کی بڑی غیرت ہے اگر حکومت احمدیوں کا حق سمجھ کر ہمیں فائدہ دے سکتی ہے تو ہمیں قبول ہے، ورنہ جماعت احمدیہ میں ہر شخص قربانی کرنا جانتا ہے وہ اپنا پیٹ کاٹ کر بھی مساجد کی تعمیر کر لئے پلاٹ خرید سکتا ہے رقم مہیا کر سکتا ہے، یا جماعت کے دوسرے اخراجات برداشت کر سکتا ہے۔

(الفضل انٹرنیشنل 28 جنوری 2005ء)

(35) آنحضرت ﷺ پر اعتراضات کے جواب دینے کے لئے ٹیمیں تیار کریں

''آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر بیہودہ اعتراضات کرنے والوں کے جواب دینے کے لئے خدام الاحمدیہ اور لجنہ اماء اللہ کو خصوصی ٹیمیں تیار کرنے کی تحریک۔'' (خطبہ جمعہ 18 فروری 2005ء)

(36) لجنہ اماءاللہ، خدام الاحمدیہ اور انصاراللہ کے شعبہ خدمت خلق کو مریضوں کی عیادت کے پروگرام بنانے کی نصیحت

''مریضوں کی عیادت کرنا بھی خداتعالیٰ کے قرب کو پانے کا ہی ایک ذریعہ ہے۔ ہمیں اس طرف توجہ دینی چاہئے خاص طور پر جو ذیلی تنظیمیں ہیں ان کو میں ہمیشہ کہتا ہوں۔ خدمت خلق کے جو اُن کے شعبے ہیں لجنہ کے، خدام کے، انصار کے ایسے پروگرام بنایا کریں کہ مریضوں کی عیادت کیا کریں، ہسپتالوں میں جایا کریں۔ اپنوں اور غیروں کی سب کی عیادت کرنی چاہئے اس میں کوئی حرج نہیں، بلکہ یہ بھی ایک سنت کے مطابق ہے اور ہمیشہ اس کوشش میں رہنا چاہئے کہ زیادہ سے زیادہ اللہ تعالیٰ کے قرب پانے کے ذریعے ہم اختیار کریں۔''

(خطبہ جمعہ فرمودہ 15۔ اپریل 2005ء)

(باقی آئندہ)

خلافت احمدیہ صدسالہ جوبلی شکرانہ فنڈ

اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ 2008ء میں جماعت خلافت احمدیہ کی صدسالہ جوبلی کو عالمگیر سطح پر منانے کی تیاریاں کر رہی ہے۔ مرکزی کمیٹی خلافت احمدیہ صدسالہ جوبلی نے اس مبارک موقع پر شکرانہ کے طور پر دس لاکھ پاؤنڈ سٹرلنگ کی رقم حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کی خدمت میں پیش کرنے کی تجویز دی تھی جسے حضور ایدہ اللہ نے منظور فرمایا تھا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے خلافت حقہ اسلامیہ احمدیہ سے وابستہ افراد جماعت احمدیہ عالمگیر کو خلافت کی عظیم الشان نعمت کا بھرپور احساس ہے۔ احباب کی یاددہانی کے لئے تحریر ہے کہ وہ انفرادی طور پر بھی اور جماعتی طور پر بھی اس شکرانہ فنڈ میں دلی محبت اور خلوص کے ساتھ حصہ لیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو خلافت کی برکات سے دائمی حصہ عطا فرمائے اور ہمیں اپنے شکرگزار بندوں میں شامل فرمائے۔

Earlsfield Properties

We will manage your property at 0% commission

Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years

Free management Service

Guaranteed vacant possession

175 Merton Road London SW18 5EF

Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

جماعت احمدیہ ہالینڈ کی مختلف تبلیغی وتربیتی سرگرمیاں

حامد محمود کریم۔مبلغ سلسلہ ہالینڈ

ہالینڈ میں جماعت احمدیہ کی 16 لوکل جماعتیں ہیں۔الحمدللہ۔خلافت جوبلی سال کا آغاز یکم جنوری کو تمام جماعتوں میں اجتماعی نمازِ تہجد سے ہوا جو 16 نماز سنٹرز پر ادا کی گئی۔

خلافت جوبلی پروگرامز کے تحت دوسرا پروگرام ''اجتماعی وقارعمل'' کا تھا۔یہ پروگرام یکم اور 2 جنوری کو ہوا جس میں مختلف شہروں میں 8 جماعتوں Arnhem, Nunspeet,Drunen,Leeawarden, Den Haag, A'dam, A'dam Zuidaost اور Amsterlveen نے حصہ لیا۔شہروں کی لوکل muncipalities نے بھرپور تعاون کیا۔اس وقارعمل کی خبریں لوکل اخبارات میں بھی آئیں اور پبلک کی طرف سے بھی بہت سراہا گیا اور نہایت اچھا اثر ہوا۔وقارعمل کا ایسا ہی ایک پروگرام 15۔مارچ کو ہوگا۔(انشاءاللہ)

6 مختلف لوکل جماعتوں کی طرف سے ڈچ لوگوں کے لئے New Year Receptions کا اہتمام کیا گیا جن میں 108 ڈچ مہمانوں نے شرکت کی۔ان مہمانوں میں مختلف پولیٹیکل پارٹیز کے ممبران شامل ہیں۔ان پروگرامز کی خبریں بھی لوکل اخبارات نے شائع کیں۔ایسا ہی ایک پروگرام 26۔جنوری بروز ہفتہ جماعت Leiden کی طرف سے منعقد کیا گیا۔اس پروگرام میں 43 ڈچ مہمانوں نے شرکت کی۔مہمانوں میں لوکل میونسپلٹی اور میڈیا کے افراد بھی شامل تھے۔محترم امیر صاحب نے Beamer کی مدد سے جماعت کا تعارف کروایا۔ایک ڈچ فیملی نے بعد میں صدر جماعت کو بتایا کہ وہ مذہب اور خاص طور پر اسلام کے مخالفوں میں سے تھے مگر اب اس پروگرام میں اسلام کی جو تصویر آپ لوگوں نے پیش کی ہے اس نے ہمارے خیالات کو بدل دیا ہے۔

جماعت زوتر میر میں بھی New Year Receptions کا اہتمام کیا گیا جس میں 4 ڈچ مہمان تشریف لائے۔اس موقعہ پر دو مشہور اخباروں کے نمائندگان بھی آئے۔ایک اخبار نے تصویر کے ساتھ خبر شائع کی۔لوکل چرچ کے نمائندے نے بھی اس موقعہ پر شرکت کی اور کاروائی ریکارڈ کی۔

ماہ جنوری میں ایک ریجنل ٹی وی پر محترم امیر صاحب اور ان کی اہلیہ کا ایک انٹرویو دکھایا گیا۔مکرم امیر صاحب نے Eispeet شہر میں ایک سیمینار میں شرکت کی جو ڈچ گورنمنٹ اور دوسری تنظیموں نے مل کر منعقد کیا تھا۔یہ پروگرام صبح 11 بجے سے 6 بجے شام تک جاری رہا جس میں مختلف طبقات کے 810 افراد شامل ہوئے۔

جنوری ہی کے مہینے میں ایک نیشنل، ایک ریجنل اور چار لوکل اخبارات نے جماعت کے ردعمل کو شائع کیا جو ایک ممبر پارلیمنٹ کی طرف سے قرآن اور اسلام کے خلاف ایک وڈیو فلم ریلیز کئے جانے کے سلسلہ میں تھا۔جماعت کے اس مؤقف کی مختلف حلقوں کی طرف سے پذیرائی کی گئی۔

لجنہ اماء اللہ کے تحت ہونے والے ایک پروگرام میں 17 ڈچ عورتوں نے شرکت کی اور اسلام احمدیت کے متعلق مختلف سوالات کئے جن کے تسلی بخش جوابات دیئے گئے۔

مجلس خدام الاحمدیہ ہالینڈ کی طرف سے خلافت جوبلی کے سلسلہ میں نن سپیٹ میں ایک پروگرام منعقد کیا گیا جس میں Beamer کی مدد سے خلفائے احمدیت کا تعارف اور ان کے حالات زندگی پر روشنی ڈالی گئی۔محترم امیر صاحب نے خلافت راشدہ اور خلفائے راشدین کے حالات پیش کئے۔اس موقعہ پر خلافت جوبلی کے سلسلہ میں منعقد ہونے والے پروگرامز کی بابت بھی بتایا گیا کہ مختلف شہروں میں 34 جلسے ہوں گے نیز ان پروگرامز کی کامیابی کے لئے دعا اور کوشش کی طرف توجہ دلائی گئی۔ اسی تقریب میں A'dam میں ایک جگہ کے حصول کے لئے احباب جماعت کو ادائیگیوں کی طرف بھی توجہ دلائی گئی۔دس ہزار مربع میٹر رقبے پر مشتمل یہ جگہ انشاءاللہ اپریل 2008ء میں جماعت کے حوالے کی جائے گی۔اس پروگرام کی کل حاضری 105 رہی جس میں سے 68 خدام تھے۔

جنوری کے آخری ہفتے میں سکول کے بچوں کے دو گروپس مسجد مبارک ہیگ دیکھنے آئے۔محترم مبلغ انچارج صاحب نے انہیں جماعت کا تعارف کروایا اور مختلف سوالوں کے تسلی بخش جوابات دیئے۔ان گروپس کے بچوں اور اساتذہ کی کل تعداد 60 تھی۔گروپس کے تمام ممبران کو ڈچ زبان میں مختلف جماعتی فولڈرز دیئے گئے جبکہ اساتذہ کو ڈچ زبان میں ''اسلامی اصول کی فلاسفی'' بھی تحفۃً دی گئی۔آخر پر سب کی مہمان نوازی کی گئی۔

فروری کے پہلے ہفتے میں ایک اور گروپ بھی مسجد دیکھنے آیا۔28 افراد پر مشتمل یہ گروپ جس میں جوان اور ادھیڑ عمر کے افراد شامل تھے انہیں بھی جماعت کا تعارف کروایا گیا اور ان کے سوالات کے جوابات دیئے۔ہمارے جوابات سے مہمان کافی مطمئن نظر آئے۔انہیں بعد میں کافی اور چائے پیش کی گئی۔

رپورٹ وقف عارضی طلباء جامعہ احمدیہ گھانا

حمیداللہ ظفر۔پرنسپل جامعہ احمدیہ گھانا

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے امسال 3 دسمبر تا 22 دسمبر 2007ء جامعہ احمدیہ گھانا کے طلباء نے وقف عارضی کی۔وقف عارضی کا مختصر جائزہ احباب جماعت کی خدمت میں بغرض دعا پیش ہے۔

کل 55 طلباء کو مختلف ریجنز میں وقف عارضی کے لئے بھجوایا گیا۔وقف عارضی کے دوران 561 درس قرآن کریم، 488 درس حدیث پیش کئے گئے۔600 سے زائد افراد کا مسجد سے تعلق قائم کیا گیا۔324 افراد سے رابطہ قائم کیا گیا جو جماعتی سرگرمیوں میں حصہ نہیں لیتے تھے۔مختلف دینی و جماعتی موضوعات پر جلسے منعقد کئے گئے جن میں سیرت النبیؐ ، سیرت حضرت مسیح موعودؑ۔خلافت کی برکات واہمیت۔جماعت کے عقائد اور دیگر مذاہب سے موازنہ وغیرہ امور پر تقاریر ہوئیں۔ایسے 21 جلسوں میں 815 احمدی احباب اور 63 غیر از جماعت مہمانوں نے شرکت کی۔

وقف عارضی کرنے والے طلباء میں سے 20 طلباء کو شعبہ تعلیم القرآن کے تحت یہ کام سپرد کیا گیا تھا کہ پورے ملک میں تعلیم القرآن کلاسز کا اجراء کروایا جائے۔چنانچہ ملک بھر کی 138 جماعتوں میں تعلیم القرآن کلاسز کا اجراء کروایا گیا۔169 احباب نے رضا کارانہ طور پر محض للہ بطور استاد ان کلاسوں کو جاری رکھنے کی ذمہ داری لی ہے۔وقف عارضی کے دوران 1800 سے زائد افراد کو قرآن کریم ناظرہ شروع کروایا گیا۔ان سیکھنے والوں میں 530 اطفال، 355 خدام، 205 انصار، 333 لجنات اور 378 ناصرات شامل ہیں۔

اس کے علاوہ مختلف مقامات پر احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی تبلیغ کی گئی۔جماعت کے عقائد، فقہی مسائل لوگوں کو سکھائے گئے۔سوال و جواب کی مجالس منعقد کی گئیں۔خدا کے فضل سے 14 سعید روحوں کو جماعت احمدیہ میں شمولیت کی توفیق ملی۔فالحمدللہ۔

ان ایام میں جماعتوں کو خلافت جوبلی کی دعائیں یاد کروانے، حضور انور کی طرف سے بیان فرمودہ اوراد کرنے اور عبادات بجالانے کی طرف خصوصی توجہ دلائی گئی۔

اس وقف عارضی میں احباب جماعت کی تربیت کے ساتھ ساتھ طلباء کی ٹریننگ بھی مدنظر تھی۔طلباء نے ان ایام میں باقاعدگی کے ساتھ نماز تہجد کی ادائیگی کی توفیق پائی۔اکثر طلباء نے وقف عارضی کے دوران آنے والی عیدالاضحیہ بھی جماعتوں میں منائی۔

الغرض وقف عارضی کا یہ پروگرام بہت مفید ثابت ہوا۔جماعتوں میں بیداری کی روح پیدا ہوئی اور طلباء کو بھی تربیتی، علمی اور روحانی لحاظ سے بھرپور فائدہ ہوا۔احباب جماعت کی خدمت میں تمام اساتذہ، طلباء جامعہ احمدیہ نیز کارکنان کے لیے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو مقبول خدمت دین کی توفیق دے اور ہماری حقیر کوششوں کو شرف قبولیت بخشتے ہوئے ہماری کمزوریوں کی پردہ پوشی فرمائے۔آمین

خلافت جوبلی کے سلسلہ میں DZOMBO ممباسہ ریجن کینیا میں منعقدہ فری میڈیکل کیمپ

مرتبہ: ناصر محمود طاہر۔مبلغ سلسلہ کینیا

مورخہ 27 جنوری 2008ء کو جماعت احمدیہ ممباسہ ریجن کو خلافت جوبلی کے سلسلہ میں خدمت خلق میڈیکل کیمپ منعقد کرنے کی توفیق ملی۔یہ کیمپ انتظامیہ سے باقاعدہ اجازت حاصل کرکے لگایا گیا اور کیمپ کے انعقاد سے پہلے علاقہ کے سکولوں اور پبلک مقامات پر اس کی تشہیر کی گئی تاکہ زیادہ سے زیادہ افراد اس سے استفادہ کرسکیں۔

کیمپ کے لئے ممباسہ سے سو کلومیٹر دور ایک مقام کا انتخاب کیا گیا جہاں ایک پرائمری سکول کی عمارت اس مقصد کے لئے استعمال کی گئی۔صبح 9 بجے کیمپ کے ضروری انتظامات کرنے کے بعد مریضوں کا باقاعدہ معائنہ شروع کیا گیا۔کیمپ لگانے کے وقت کافی مریض جمع ہو چکے تھے اور وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ مریضوں کی تعداد میں بتدریج اضافہ ہوتا گیا۔دوپہر کو نمازوں کی ادائیگی اور کھانے کے لئے وقفہ کیا گیا۔نماز ظہر وعصر جمع کی گئیں اور کھانے وغیرہ سے فارغ ہوکر دوبارہ مریضوں کا معائنہ وعلاج شروع کیا گیا۔یہ کیمپ سہ پہر ساڑھے چار بجے تک جاری رہا۔اس کیمپ میں 263 مریضوں کا مفت علاج کیا گیا۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے میڈیکل کیمپ بہت مفید اور کامیاب ثابت ہوا۔کیمپ کے اختتام پر مقامی معززین نے جماعت کی اس کاوش کی تعریف کی اور اسے بھرپور رنگ میں سراہا۔اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہماری کوششوں میں برکت ڈالے۔آئندہ بھی ایسے مفید پروگرام منعقد کرنے اور بنی نوع انسان کی خدمت کی توفیق دے اور زیادہ سے زیادہ دکھی انسانیت کو شفا اور صحت عطا فرمائے۔آمین

MOT
CLASS IV: £45
CLASS VII: £53
Servicing, Tyres & Exhausts.
Mechanical Repairs
All Makes & Models
Rutlish Auto Care Centre
Rutlish Road
Wimbledon - London
Tel: 020 8542 3269

THOMPSON & CO SOLICITORS
Consult us for your legal requirements such as Immigration & Nationality, Conveyancing & Employment, Welfare Benefits, Personal Injury, Family & Ancillary Proceedings,, Wills & Probate, Criminal Litigation .
Contact:
Anas A.Khan, John Thompson Solicitors
1st floor 48 Tooting High Street
London SW17 0RG
Tel: 020 8333 0921+020 8767 5005
Mobile: 0780-3298065 Fax: 020 8871 9398

ہزار سالہ خلافتِ احمدیہ کے لئے مقدّر
مستقبل کی سب سے بڑی اور جدید جوبلی کا پُر کیف منظر

دوست محمد شاہد مؤرخ احمدیت کے قلم سے

مدینہ کا چاند آئینہ مہدی میں

سیدنا و امامنا ومرشدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے محبوب آقا حضرت خاتم الرسل ﷺ کے مثیل کامل، مظہر اتم، عکس جمیل اور فانی فی الرسول کے آخری نقطہ کمال تک پہنچے ہوئے تھے۔ یہ ربّانی صداقت آپ کے فارسی کلام سے بھی پوری طرح عیاں ہوتی ہے۔فرماتے ہیں۔ ؎

وارث مصطفیٰ شدم بہ یقیں
شدہ رنگیں برنگ یار حسیں
لیک آئینہ ام ز ربّ غنی
از صورت مہِ مدنی

یعنی میں یقیناً مصطفیٰ ؐ کا وارث ہوں اور اُس حسین محبوب کے رنگ میں رنگین ہوں۔ میں ربّ غنی کی طرف سے مدینہ کے چاند کو دکھلانے کے لئے آئینہ کی مانند ہوں۔ (نزول المسیح)

حضرت اقدس نے ''سرّ الخلافہ'' میں اس حقیقت کو بے نقاب فرمایا کہ میں مجدّد آخر الزمان ہوں جو عیسیٰ کے نام پر ظاہر ہوا۔ میں ہی مہدیِ موعود، امام معہود اور خلیفۃ اللہ ربّ العالمین ہوں۔

(روحانی خزائن جلد 8 صفحہ 364)

صحابہ رسولؐ عربی کی رجعت آخرین میں

شہنشاہ نبوت حضرت خاتم النبین، خاتم المومنین، خاتم العارفین کی نسبت آپ کے عدیم المثال عاشق مسیح موعودؑ تحریر فرماتے ہیں:

'' آنحضرت ﷺ کی جماعت نے رسول مقبول کی راہ میں ایسا اتحاد اور ایسی روحانی یگانگت پیدا کرلی تھی کہ اسلامی اخوت کی رو سے سچ مچ عضو واحد کی طرح ہوگئی تھی اور ان کے روزانہ برتاؤ اور زندگی اور ظاہر و باطن میں انوار نبوت ایسے رچ گئے تھے کہ گویا وہ سب آنحضرت ﷺ کی عکسی تصویریں تھیں''

(فتح اسلام طبع اوّل صفحہ 37-35 اشاعت جنوری 1891ء)

حضرت اقدس نے عربی قصیدہ مناقب صحابہ رسولؐ پر سپرد قلم کیا جس میں ان لاکھوں قدّوسیوں کا نہایت پُرکیف الفاظ میں تذکرہ کیا گیا ہے۔فرماتے ہیں۔ ؎

ان الصحابۃ کلّھم کذکاء
قد نوّر واوجہ الوری بضیاء
ترکوا اقاربھم و حبّ عیالھم
جاء و رسول اللہ کالفقراء
قوم کرام لا نفرق بینھم
کانوا لخیرالرسل کالاعضاء

(سرّ الخلافہ)

یقیناً صحابہ سب کے سب سورج کی مانند ہیں انہوں نے مخلوقات کا چہرہ اپنی روشنی سے منور کر دیا۔ انہوں نے اپنے اقارب کو اور عیال کی محبت کو بھی چھوڑ دیا اور رسول اللہ کے حضور میں فقراء کی طرح حاضر ہو گئے۔ وہ بزرگ قوم ہیں ہم ان کے درمیان کوئی تفریق نہیں کرتے ۔ وہ سب خیر الرسل کے گویا اعضاء تھے۔آنحضرت ﷺ کی قوت قدسی کا دائرہ مکان و زمان بلکہ پورے آفاق پر محیط ہے اسی لئے آپ کی برکت سے آخرین کو سورہ جمعہ میں صحابہ قرار دیا گیا۔خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔ ؎

مسیح وقت اب دنیا میں آیا
خدا نے عہد کا دن ہے دکھایا
صحابہ سے ملا جب مجھ کو پایا
وہی مے ان کو ساقی نے پلا دی

اسی لئے حضور نے 1891ء میں اپنے عشّاق کو ''اے مرے عزیزو، میرے پیارو، میرے درخت وجود کی سرسبز شاخو '' کے قابل صد افتخار خطابات والقابات سے نوازا۔(فتح اسلام صفحہ 57 طبع اوّل)

علاوہ ازیں 1891ء ہی میں مستقبل میں افق احمدیت پر طلوع کرنے والے چاندوں یعنی خلفاء کی نسبت خبر دی کہ وہ حقیقی رنگ میں فنا فی المھدی کے عالی پایہ منصب سے سرفراز ہوں گے۔ نیز پیشگوئی فرمائی:

'' جب بعض متبعین فنا فی الشیخ کی حالت اختیار کر کے ہمارا ہی روپ لے لیں اور خدا تعالیٰ انہیں وہ مرتبہ ظلّی طور پر بخش دیوے جو ہمیں بخشا تو اس صورت میں بلا شبہ اُن کا ساختہ پرداختہ ہمارا ساختہ پرداختہ ہے کیونکہ جو ہماری راہ پر چلتا ہے وہ ہم سے جدا نہیں اور جو ہمارے مقاصد کو ہم میں ہوکر پورا کرتا ہے وہ درحقیقت ہمارے ہی وجود میں داخل ہے اس لئے وہ جُز اور شاخ ہونے کی وجہ سے مسیح موعود کی پیشگوئی میں بھی شریک ہے کیونکہ وہ کوئی جدا شخص نہیں پس اگر ظلّی طور پر وہ بھی خدا تعالیٰ کی طرف سے مثیل مسیح کا نام پاوے اور موعود میں بھی داخل ہو تو کچھ حرج نہیں کیونکہ گو مسیح موعود ایک ہی ہے مگر اس ایک میں ہوکر سب موعود ہی ہیں کیونکہ وہ ایک ہی درخت کی شاخیں اور ایک ہی مقصد موعود کی روحانی یگانگت کی راہ سے متمم و مکمل ہیں۔ اور ان کو ان کے پھلوں سے شناخت کرو گے''۔

پھر ارشاد فرمایا:

'' ایک مامور من اللہ کی نسبت جن جن فتوحات اور امور عظیمہ کا تذکرہ پیشگوئی کے لباس میں ہوتا ہے اس میں یہ ہرگز ضروری نہیں سمجھا جاتا کہ وہ سب کچھ اُسی کے ذریعہ پورا بھی ہو جائے بلکہ ان کے خالص متبعین اس کے ہاتھوں اور پیروں کی طرح سمجھے جاتے ہیں اور ان کی تمام کارروائیاں اُس کی طرف منسوب ہوتی ہیں''۔

پھر اپنی پیشگوئیوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے واشگاف لفظوں میں خبر دی۔:

'' وہ پیشگوئیاں ضرور پوری ہونگی اور ایسے لوگوں کے ہاتھ سے اُن کی تکمیل کرائی جائے گی جو پورے طور پر پیروی کی راہوں میں فانی ہونے کی وجہ سے نیز آسمانی روح کے لینے کے باعث اس عاجز کے وجود کے ہی حکم میں ہونگے''۔

(ازالہ اوہام طبع اوّل 418-417)

زمانہ مسیح موعود کی پہلی ''جوبلی''

اب مجھے حضرت مسیح موعود کے الہام اور سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود کی پُرمعارف تصریحات کی روشنی میں اس گم گشتہ فردوس اور فراموش شدہ حقیقت کو بے نقاب کرنا ہے کہ حضرت مسیح موعود کی بعثت پہلی عید تھی جو آنحضرت ﷺ کی روحانی تاثیرات و افاضات کی برکت سے عہد حاضر میں ظاہر ہوئی اور عربی کی تمام جدید مستند لغات سے ثابت ہے کہ اہل عرب جوبلی کو عید ہی کا مترادف قرار دیتے ہیں۔ملاحظہ ہو :

اوّل۔ قاموس العصری (انگریزی وعربی) تالیف انطون الیاس۔ ادوارا الیاس ، اشاعت اوّل 1913ء بیسویں اشاعت 1975ء صفحہ 379 مطبوعہ قاہرہ مصر

دوم۔ English Persian Dictionary تالیف A.N. WOLLASTON صفحہ 169 ناشر سنگ میل پبلیکیشنز لاہور 2001ء

عجیب بات ہے کہ خدا تعالیٰ کے تصرف خاص سے خود سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود نے جوبلی کا لفظ عید کے لئے استعمال فرمایا ہے۔:

چنانچہ حضور کے ''تحفہ قیصریہ'' میں شامل عربی قصیدہ کا مطلع ہی یہ ہے:

اجد الانام ببھجۃ مستکثرۃ
عید اتیٰ او جوبلی القیصرۃ

(روحانی خزائن جلد 12 صفحہ 292)

ترجمہ: میں لوگوں کو بہت مسرور پاتا ہوں یہ عید کا جشن ہے یا قیصرہ کی جوبلی۔

اللہ جلّشانہٗ نے آج سے ایک صدی قبل اپنے مقدس مسیح پر 7-6 نومبر 1907ء کو یہ الہام فرمایا۔:

'' آمدن عید مبارک بادت۔عید تو ہے چاہے کرو یا نہ کرو'' اسی روز یہ پُر اسرار وحی ہوئی '' دیکھ میں ایک نہایت چھپی ہوئی بات پیش کرتا ہوں'' (بدر و الحکم 10 نومبر 1907ء)اس راز سربستہ کا انکشاف حضرت مصلح موعودؓ نے اپنی زبان سے اپنے خطبہ عید(13 مارچ 1929ء) میں درج ذیل انقلاب آفریں الفاظ میں فرمایا۔ یہ خطبہ سیدنا محمود نے حضرت مسیح موعودؑ کے مقدس باغ کے مقدس اجتماع میں دیا تھا:

'' انبیاء کی وحی اپنے اندر کئی معانی رکھتی ہے اور مختلف مطالب پر اس سے روشنی پڑتی ہے ۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ کا ایک الہام ہے جو عید سے تعلق رکھتا ہے۔ایک تو اس الہام کے وقتی معانی تھے کہ اس دن شبہ تھا کہ آیا عید ہے یا نہیں۔اللہ تعالیٰ نے اس شبہ کو دور فرما دیا اور بتایا کہ عید تو ہے چاہے کرو یا نہ کرو۔لیکن میرے نزدیک اس وحی کا صرف یہی مفہوم نہیں۔کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ''چاہے کرو یا نہ کرو'' اور جس کام کے متعلق خود اللہ تعالیٰ فرمائے ''چاہے کرو یا نہ کرو'' صرف اسی کے لئے خصوصیت سے الہام کرنا کوئی وجہ نہیں رکھتا۔میرے نزدیک علاوہ اس مفہوم کے ایک اور لطیف نکتہ بھی اس میں بیان فرمایا گیا ہے اور وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی بعثت کی طرف اشارہ ہے۔انبیاء کی بعثت بھی ایک عید ہوا کرتی ہے۔یعنی ان کی بعثت سے اللہ تعالیٰ کے فضل پھر دنیا پر نازل ہوتے ہیں اور دنیا میں ترقیات کا بیج ان کے ذریعہ بویا جاتا ہے وہ ایسا بیج ہوتے ہیں جو آہستہ آہستہ ترقی کر کے ایک اتنا بڑا درخت بن جاتا ہے جس کے پھلوں اور سایہ سے اہل دنیا مستفید ہوتے ہیں۔لیکن اکثر لوگوں کو وہ عید نظر نہیں آیا کرتی۔لوگ عام طور پر اس سے منہ پھیر لیتے ہیں۔اس عید کے لئے شوق سے روزے رکھتے ہیں اور بعض دفعہ چاند نظر نہیں آتا تو دوسرے لوگوں کے کہنے پر ہی عید کر لیتے ہیں۔ایک دوست نے سنایا ایک شہر میں سات سال تک ایک گاؤں کے لوگ آکر قسمیں کھاتے رہے کہ ہم نے چاند دیکھ لیا ہے اور ان کی قسموں پر اعتبار کر کے وہاں عید کر لی جاتی رہی۔آخر جب یہ سوال پیدا ہوا کہ کیا وجہ ہے۔ ہر سال اسی گاؤں کے رہنے والوں کو چاند نظر آتا ہے۔ کیا باقی سب لوگ اندھے ہو جاتے ہیں کہ انہیں دکھائی نہیں دیتا۔تو ان لوگوں نے اقرار کرلیا کہ ہم عید کرنے کی خوشی میں جھوٹ بولتے رہے ہیں۔اس سے ظاہر ہے کہ اس عید کا تو نام سن کر ہی لوگ عید کر لیتے ہیں۔ لیکن اس عید کی طرف جو انبیاء کی آمد سے ہوتی ہے بہت کم توجہ کرتے ہیں۔

یہ فقرہ کہ'' عید تو ہے چاہے کرو یا نہ کرو''۔اس میں عید کی طرف اشارہ ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام کی بعثت کی عید ہے۔اور اس کا یہ مطلب نہیں کہ چاہے یہ کرو یا نہ کرو ایک ہی بات ہے۔بلکہ یہ اسی طرح کہا گیا ہے جیسے کہتے ہیں، ہے تو سچا چاہے مانو یا نہ مانو۔یعنی اس سے فائدہ اٹھانا نہ اٹھانا تمہارا کام ہے۔ہم نے چیز مہیا کر دی ہے۔تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی عید ہیں۔خدا تعالیٰ نے آپؑ کے ذریعہ مسلمانوں کی ترقی کے سامان پیدا کر دیے ۔ اب یہ ان کی مرضی ہے ان ذرائع اور سامانوں کو استعمال کر کے فائدہ اُٹھائیں، ترقی کریں اور عزت حاصل کریں۔ یا نہ اٹھائیں اور اپنی ذلّت و نکبت میں بڑھتے چلے جائیں۔تو انبیاء بے شک عید ہوتے ہیں ۔ مگر خدا تعالیٰ عید لوگوں سے جبراً نہیں منواتا۔ بلکہ ان کی مرضی پر چھوڑ دیتا ہے۔اگر کوئی شخص عید منائے تو وہ خوشی اور مسرت حاصل کرتا ہے لیکن اگر نہ منائے اور سوگ ہی رکھے تو یہ بھی اس کی مرضی ہے۔اس میں کوئی جبر نہیں......انبیاء کے آنے پر کچھ لوگ تو ان کا بالکل ہی انکار کر دیتے ہیں ۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں بھی ایسا ہی ہوا۔اکثر مخالفین کہا کرتے تھے بلکہ مجھے اچھی طرح یاد ہے ایک شخص نے پیسہ اخبار میں مضمون لکھا کہ یہ اچھا نبی آیا ہے کہ دنیا پر مصائب ہی مصائب نازل ہو رہے ہیں۔کہیں طاعون ہے کہیں قحط ہے۔لیکن بات تو وہی ہے کہ ''عید تو ہے چاہے کرو یا نہ کرو''۔خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھیج کر عید کا موقعہ پیدا کر دیا۔ اب اگر تم دروازے بند کر کے رونے پیٹنے میں لگے رہو تو تمہارے لئے وہ کسی خوشی کا موجب نہیں ہوسکتی۔

خدا تعالیٰ کے مامور دو دھاری تلوار کی طرح

ہوتے ہیں۔جس کا ایک سرا اس کے ماننے والوں کے لئے ہوتا ہے جو اُن کے ہر قسم کے رنج وغم کا ٹا چلا جاتا ہے۔ایک نہ ماننے والوں کے لئے ہوتا ہے۔جو اُن کی خوشی اور راحت کو کاٹتا ہے۔وہ ایک بشارت کا اعلان ہوتے ہیں تو دوسری طرف تباہی و بربادی کا۔اُن کے آنے سے عالم قیامت برپا ہو جاتا ہے۔وہ بشیر ونذیر ہوتے ہیں۔ **وہ اپنی ذات میں تو عید ہی ہوتے ہیں لیکن دوسروں کے لئے ان کی دو حیثیتیں ہوتی ہیں۔جو قبول کر لیتے ہیں ان کے لئے عید ہو جاتی ہے۔لیکن جو نہیں مانتے ان کا اس عید کے** موقعہ پر بھی روزہ ہی ہوتا ہے۔رسول کریم ﷺ نے فرمایا ہے۔عید کے دن روزہ رکھنا شیطان کا کام ہے''۔

حضور نے اپنے بصیرت افروز خطاب کے آخر میں فرمایا:

''یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ بغیر سچی قربانی کے عید بھی نہیں ہوسکتی۔جیسے وہ شخص جو روزہ کو چٹّی سمجھتا ہے اور اس کے لئے اپنے اندر کوئی خواہش نہیں پاتا اس کے لئے کوئی عید نہیں۔اسی طرح جو شخص دین کے لئے قربانی کرنے کی سچی خواہش نہیں رکھتا بلکہ اسے چٹّی سمجھتا ہے اس کے لئے بھی عید نہیں ہوسکتی۔پس دین کی خدمت اسی شوق اور خواہش سے کرنی چاہیے جس طرح ایک ماں اپنے بچے کی پرورش کرتی ہے۔وہ اسے چٹّی نہیں سمجھتی بلکہ اس میں لذّت محسوس کرتی ہے۔بعض لوگ بچوں کو کھلانے کے لئے نوکر رکھتے ہیں۔لیکن بچے نوکر کے پاس جا کر روتے ہیں اور ماں کے پاس ہی رہنا چاہتے ہیں۔کیونکہ نوکر بچہ کو کھلانا چٹّی سمجھتے ہیں مگر ماں دلی محبت سے کھلاتی ہے۔اس وجہ سے بچہ ماں کے پاس رہنا چاہتا ہے نوکر کے پاس نہیں جاتا۔تو جو لوگ اللہ تعالیٰ کے دین کی خدمت میں لذّت محسوس نہیں کرتے ان کے پاس خدا تعالیٰ کبھی نہیں آتا۔**آج مسلمانوں کے لئے خدا تعالیٰ نے اتنی بڑی عید کا سامان مہیّا کر دیا ہے کہ حضرت نوحؑ سے لے کر آنحضرت ﷺ تک کوئی ایسا نبی نہیں گزرا جس نے اس عید کی بشارت نہ دی ہو۔اب یہ ہمارے اختیار میں ہے چاہے عید کریں یا نہ کریں۔پس چاہئے کہ ہم ان قربانیوں کو جو خدا تعالیٰ کے دین کی خاطر کرنی پڑیں چٹّی نہ سمجھیں بلکہ ان میں لذّت محسوس کریں۔تا پیشتر اس کے کہ عید کا دن آئے جبکہ خدا تعالیٰ کا نور تمام دنیا میں پھیل جائے۔ہمیں عید ہی عید نظر آتی رہے''۔**

(خطبات محمود جلد اوّل صفحہ 117-112 ناشر فضل عمر فاؤنڈیشن)

دورِ خلافت احمدیہ کے لئے مقدر دوسری جوبلی کی الہامی بشارت

اوائل 1907ء کو یہ منفرد خصوصیت حاصل ہے کہ اس میں جہاں حضرت مرزا شریف احمد صاحب کے پگڑی پہننے اور بادشاہ ہونے کی بذریعہ رویا خبر دی گئی (بدر و الحکم 10 جنوری 1907ء) وہاں بذریعہ الہام یہ بھی حیرت انگیز بشارت دی گئی'' العید الآخر تنال منه فتحاً عظیما ''ایک اور عید (جوبلی) ہے جس میں تو فتح عظیم پائے گا۔حضرت امام عالی مقام عربی قصیدہ میں بھی فرماتے ہیں:

الا ایھا الاخوان بشوا و ابشروا
ھنیئا لکم عید جدید اکبر

(حمامۃ البشریٰ)

اے بھائیو خوش ہو جاؤ مبارک ہو ایک جدید اور سب سے بڑی عید (جوبلی) مقدر ہے۔

یہ دوسری عید تا روز قیامت قائم رہنے والی خلافت احمدیہ پر ممتدّ ہے اور سیدنا مصلح موعودؓ کے عہد مبارک میں پچاس سالہ خلافت جوبلی حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے دور میں منائی جانے والی جماعت احمدیہ کی صد سالہ جوبلی، نشان خسوف وکسوف کی جوبلی، جلسہ اعظم مذاہب کے علمی معجزہ کی جوبلی اور'' ریویو آف ریلجنز'' کی جوبلی اس سلسلہ کی ابتدائی کڑیاں ہیں۔اسی طرح ہمارے محبوب قافلہ سالار سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کے انقلابی دور خلافت میں بھی'' الوصیت'' اور مدرسہ احمدیہ کی جوبلی منائی گئی اور اس سال خلافت احمدیہ کا صد سالہ جشن جوبلی زبردست ولولۂ ذوق وشوق سے انعقاد پذیر ہو رہا ہے۔حضرت مسیح موعودؑ کیا خوب فرماتے ہیں:

تجھے حمد و ثنا زیبا ہے پیارے
کہ تو نے کام سب میرے سنوارے
ترے احساں مرے سر پر ہیں بھارے
چمکتے ہیں وہ سب جیسے ستارے
گڑھے میں تو نے سب دشمن اتارے
ہمارے کر دیئے اونچے منارے
مقابل میں مرے یہ لوگ ہارے
کہاں مرتے تھے پر تو نے ہی مارے
شریروں پر پڑے ان کے شرارے
نہ اُن سے رک سکے مقصد ہمارے
انہیں ماتم ہمارے گھر میں شادی
فَسُبْحَانَ الَّذِیْ اَخْزَی الْاَعَادِیْ

مسیح محمدی کی بصیرت کی آنکھ سے سب سے بڑی جوبلی کا پُرکیف منظر

بالآخر سیدنا حضرت اقدس مسیح موعودؑ ہی کے مقدس الفاظ میں یہ بتانا ضروری ہے کہ خلافت احمدیہ کے ہزار سالہ دور میں مستقبل کی جوئ اور سب سے بڑی جوبلی ازل سے مقدر ہے اس کا پُرکیف منظر کیا ہو گا؟ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے 14 جنوری 1897ء کو'' الاشتھار مستیقناً بوحی الله القھار'' کے عنوان سے ایک پُرشوکت اور جلالی اشتہار دیا جس میں تحریر فرمایا:

''دوستو اک نظر خُدا کیلئے سیّد الخلق مصطفیٰ کیلئے

میں ہر دم اس فکر میں ہوں کہ ہمارا اور نصاریٰ کا کسی طرح فیصلہ ہو جائے۔میرا دل مردہ پرستی کے فتنہ سے خون ہوتا جاتا ہے اور میری جان عجیب تنگی میں ہے اور اس سے بڑھ کر اور کونسا درد کا مقام ہوگا کہ ایک عاجز انسان کو خدا بنایا گیا ہے اور ایک مشت خاک کو ربّ العالمین سمجھا گیا ہے۔میں کبھی کا اس غم سے فنا ہو جاتا اگر میرا مولی اور میرا قادر مجھے تسلی نہ دیتا کہ آخر توحید کی فتح ہے۔غیر معبود ہلاک ہوں گے اور جھوٹے خدا اپنی خدائی کے وجود سے منقطع کئے جائیں گے مریم کی معبودانہ زندگی پر موت آئے گی اور نیز اُس کا بیٹا اب ضرور مرے گا۔خدا قادر فرماتا ہے کہ اگر میں چاہوں تو مریم اور اُس کے بیٹے عیسیٰ اور تمام زمین کے باشندوں کو ہلاک کروں۔سو اب اُس نے چاہا ہے کہ ان دونوں کی جھوٹی معبودانہ زندگی کو موت کا مزہ چکھا دے۔سو اب دونو مریں گے کوئی ان کو بچا نہیں سکتا۔اور وہ تمام خراب استعدادیں بھی مریں گی جو جھوٹے خداؤں کو قبول کر لیتی تھیں۔نئی زمین ہوگی اور نیا آسمان ہوگا۔اب وہ دن نزدیک آتے ہیں کہ جو سچائی کا آفتاب مغرب کی طرف سے چڑھے گا اور یورپ کو سچّے خدا کا پتہ لگے گا اور بعد اس کے توبہ کا دروازہ بند ہو گا۔کیونکہ داخل ہونے والے بڑے زور سے داخل ہو جائیں گے اور وہی باقی رہ جائیں گے جن کے دل پر فطرت سے دروازے بند ہیں اور نُور سے نہیں بلکہ تاریکی سے محبت رکھتے ہیں۔قریب ہے کہ سب ملتیں ہلاک ہوں گی مگر اسلام۔سب حربے ٹوٹ جائیں گے مگر اسلام کا آسمانی حربہ کہ وہ نہ ٹوٹے گا نہ کُند ہوگا جب تک دجالیت کو پاش پاش نہ کر دے۔وہ وقت قریب ہے کہ خدا کی سچّی توحید جس کو بیابانوں کے رہنے والے اور تمام تعلیموں سے غافل بھی اپنے اندر محسوس کرتے ہیں، ملکوں میں پھیلے گی۔اس دن نہ کوئی مصنوعی کفّارہ باقی رہے گا اور نہ کوئی مصنوعی خدا۔اور خدا کا ایک ہی ہاتھ کفر کی سب تدبیروں کو باطل کر دے گا لیکن نہ کسی تلوار سے اور نہ کسی بندوق سے بلکہ مستعد رُوحوں کو روشنی عطا کرنے سے اور پاک دلوں پر ایک نور اُتارنے سے۔تب یہ باتیں جو میں کہتا ہوں سمجھ میں آئیں گی۔''

نیز فرمایا:''اندھے مخلوق پرستوں نے اُس بزرگ رسولؐ کو شناخت نہیں کیا جس نے ہزاروں نمونے سچّی ہمدردی کے دکھلائے۔لیکن اب میں دیکھتا ہوں کہ وہ وقت پہنچ گیا ہے کہ یہ پاک رسول شناخت کیا جائے۔چاہو تو میری بات کو لکھ رکھو کہ اب کے بعد مُردہ پرستی روز بروز کم ہوگی یہانتک کہ نابود ہو جائے گی۔کیا انسان خدا کا مقابلہ کرے گا۔کیا ناچیز قطرہ خدا کے ارادوں کو رد کر دے گا۔کیا فانی آدم زاد کے منصوبے الٰہی حکموں کو ذلیل کر دیں گے۔اے سننے والو سُنو اور اے سوچنے والو سوچو اور یاد رکھو کہ حق ظاہر ہوگا اور وہ جو سچّا نور ہے چمکے گا''۔

(مجموعہ اشتہارات جلد دوم صفحہ 307-305)

مشرقی اور مغربی دنیا کو آسمانی دعوت

حضرت نے اشتہار کے آخر میں زندہ مذہب اسلام اور زندہ نبی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی دنیا بھر میں منادی کرتے ہوئے مشرقی اور مغربی دنیا کو دعوت دی:

''اے حق کے طالبو۔مُردہ پرستی کے مذہب کو جلد چھوڑو کہ عیسائیوں کے ہاتھ میں ایک مُردہ ہے۔کیا اُس مُردہ میں طاقت ہے کہ میرے مقابلہ میں اپنے کسی پرستار کو طاقت بخشے۔نہیں ہرگز نہیں۔تمام مُردے خدا میرے پیروں کے نیچے ہیں یعنی قبروں میں۔اور زندہ خدا میرے سر پر ہے۔کوئی ہے۔پھر میں کہتا ہوں کوئی ہے کہ اس آزمائش میں میرے مقابل پر آوے۔مُردہ پرست کبھی نہیں آئیں گے۔مُردار کھائیں گے مگر سچّائی کا پھل کبھی نہیں کھائیں گے۔دیکھو زندہ مذہب میں یہ طاقت ہے کہ اس کے پابند آسمانی رُوح اپنے اندر رکھتے ہیں۔مُردوں کو جانے دو زندوں کے ساتھ ہو جاؤ۔''

(ایضاً صفحہ 313)

سنو اب وقت توحید اتم ہے
ستم اب مائل ملک عدم ہے
خدا نے روک ظلمت کی اٹھا دی
فَسُبْحَانَ الَّذِیْ اَخْزَی الْاَعَادِیْ

❁❁❁❁❁❁

بقیہ حاصل مطالعہ از صفحہ16

چنانچہ کل کے دن ہی ایک ہندو میرے ہاتھ پر مشرف باسلام ہوا جس کا نام محمد اقبال رکھا گیا''۔

(تجلیات الٰہیہ صفحہ 5۔یہ وسط مارچ 1906ء کا واقعہ ہے)

رب العرش کی جلوہ نمائی

خدائے ذوالعرش کی قدرت نمائی کا عالمگیر جلوہ دیکھو کہ اب جبکہ خلافتِ اسلامیہ احمدیہ کی صد سالہ جوبلی منائی جارہی ہے حقیقی مسلمانوں کی تعداد لاکھوں سے بڑھ کر کروڑوں تک پہنچ رہی ہے اور'' لَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ'' کا منظر پندرہ صدیوں کے بعد بین الاقوامی سطح پر صاف نظر آرہا ہے جیسا کہ حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے 1983ء کے تاریخی جلسہ سالانہ پر خبر دی

یہ صدائے فقیرانہ حق آشنا
پھیلتی جائے گی شش جہت میں سدا
تیری آواز اے دشمنِ بد نوا
دو قدم دُور دو تین پل جائے گی

سلسلہ احمدیہ کے برگزیدہ بزرگوں کی لازوال آسمانی بادشاہت

حضرت مسیح موعودؑ کو نومبر 1906ء کی شب عالم رؤیا میں دکھلایا گیا:

''رات کے وقت مَیں ایک جگہ بیٹھا ہوں اور ایک شخص میرے پاس ہے تب میں نے آسمان کی طرف دیکھا تو مجھے نظر آیا کہ بہت سے ستارے آسمان پر ایک جگہ جمع ہیں۔تب میں نے اُن ستاروں کو دیکھ کر اور انہیں کی طرف اشارہ کر کے کہا:

آسمانی بادشاہت

پھر معلوم ہوا کہ کوئی شخص دروازہ پر ہے اور کھٹکھٹاتا ہے۔جب میں نے دروازہ کھولا تو معلوم ہوا کہ ایک سودائی ہے جس کا نام میراں بخش ہے۔اُس نے مجھ سے مصافحہ کیا اور اندر آ گیا۔اس کے ساتھ بھی ایک شخص ہے مگر اس نے مصافحہ نہیں کیا اور نہ وہ اندر آیا۔

اس کی تعبیر میں نے یہ کی کہ آسمانی بادشاہت سے مراد ہمارے سلسلہ کے برگزیدہ لوگ ہیں جن کو خدا زمین پر پھیلا دے گا۔اور اس دیوانہ سے مراد کوئی متکبر، مغرور، متموّل یا تعصب کی وجہ سے کوئی دیوانہ ہے۔خدا اس کو توفیقِ بیعت دے گا۔پھر الہام ہوا:۔

لَاتَخَفْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا

گویا میں کسی دوسرے کو تسلی دیتا ہوں کہ تو مت ڈر خدا ہمارے ساتھ ہے''۔

(بدر جلد 2 نمبر 45 مورخہ 8 نومبر 1906ء صفحہ 3۔الحکم جلد 10 نمبر 38 مورخہ 10۔نومبر 1906ء صفحہ 1)

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم ودلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیر انتظام شائع کئے جاتے ہیں۔ خط وکتابت کیلئے ہمارا پتہ یہ ہے:

AL-FAZL DIGEST, 22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TLU.K.

''الفضل ڈائجسٹ'' کی ویب سائٹ کا پتہ یہ ہے:-

http://www.alislam.org/alfazal/d/

محترم مرزا عبدالحق صاحب

مجلس انصاراللہ کینیڈا کے رسالہ ''نحن انصاراللّٰہ'' جولائی تا ستمبر 2006ء میں مکرم چودھری رشیدالدین صاحب کا ایک تفصیلی مضمون محترم مرزا عبدالحق صاحب کی سیرۃ وسوانح پر مشتمل شائع ہوا ہے۔ قبل ازیں حضرت مرزا صاحب کا ایک انٹرویو ''الفضل انٹرنیشنل'' 18/اکتوبر 2002ء کے ''الفضل ڈائجسٹ'' کی زینت بن چکا ہے۔ نیز حضرت مصلح موعودؓ کی یادوں پر مشتمل آپ کے مضامین بھی 10/جنوری 1997ء، 21/اگست 1998ء اور 25/فروری 2002ء کے شماروں کے اسی کالم میں شائع ہوچکے ہیں۔

محترم مرزا عبدالحق صاحب کا آبائی وطن جالندھر تھا۔ یہیں جنوری 1900ء میں آپ کی پیدائش ہوئی۔ آپ کے والد قادر بخش شاد صاحب ایک دیندار اور پڑھے لکھے شخص تھے اور شعر بھی کہتے تھے۔ لیکن وہ احمدیت سے محروم رہے۔ تاہم آپ کے بھائی بابو عبدالرحمٰن صاحب (جو آپ سے بائیس برس بڑے تھے) اور چچا محترم بابو محمد یوسف صاحب کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بابرکت زمانہ میں ہی بیعت کی توفیق مل گئی۔ یہ دونوں بزرگ شملہ میں ملازم تھے۔ 1914ء میں بدقسمتی سے آپ کے بھائی غیر مبایعین میں شامل ہوگئے اور اسی حالت میں 1952ء میں راولپنڈی میں وفات پائی۔ لیکن آپ کے چچا پورے اخلاص کے ساتھ خلافت سے وابستہ رہے، وہ قادیان میں فوت ہوئے اور بہشتی مقبرہ میں دفن ہوئے۔

اڑھائی سال کی عمر میں (1903ء) آپ کے والد فوت ہوگئے اور سات سال کی عمر میں والدہ بھی داغ مفارقت دے گئیں۔ پھر آپ کے بڑے بھائی بابو عبدالرحمٰن صاحب نے اپنے پاس شملہ میں رکھ کر آپ کی پرورش بڑی محبت اور شفقت سے کی۔

1914ء میں آپ آٹھویں جماعت میں پڑھتے تھے۔ جب جماعت میں اختلافی بحث سنتے سنتے دَسویں میں پہنچے تو آپ کا دل پورے طور پر خلافت کی طرف مائل ہوگیا اور آپ نے خاموشی سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی خدمت میں بیعت کا خط لکھ دیا۔

جب کالج میں داخلہ لینے کے لئے آپ لاہور آئے تو ابتداءً اپنے بھائی کی ہدایت کے مطابق مولوی صدردین صاحب ہیڈ ماسٹر مسلم ہائی اسکول لاہور (جو بعد میں امیر جماعت غیر مبایعین ہوئے) کے ہاں رہائش رکھی۔ ایک دن آپ کو ایک جگہ احمدیہ ہوسٹل کا بورڈ نظر آیا۔ چنانچہ آپ ہوسٹل کے اندر چلے گئے۔ وہاں مُقیم لڑکے بہت محبت اور اخلاق سے پیش آئے۔ اکثر لڑکوں نے اڑھیاں رکھی ہوئی تھیں اور وہ دِیندار اور مُخلص نظر آتے تھے۔ آپ کو یہ دِینی ماحول بہت پسند آیا۔ آپ اُسی روز اپنا سامان وہاں لے آئے۔ پھر دسمبر میں قادیان جاکر جلسہ سالانہ میں شامل ہوئے۔ آئندہ سال گرمیوں کی چُھٹیوں میں جب آپ اپنے بھائی کے پاس شِملہ گئے تو اُس وَقت تک اُنہیں آپ کی بیعت کا علم ہوچکا تھا۔ اُنہوں نے تبادلہ خیالات کے ذریعہ آپ کی رائے بدلنے کی کوشش کی لیکن آپ ثابت قدم رہے۔ مہینہ بھر کی بحث کے بعد بھی جب وہ اپنے مقصد میں کامیاب نہ ہوسکے تو انہوں نے ناراضگی کا بَرملا اِظہار کیا اور دَباؤ ڈَالنے کی کوشش کی، لیکن آپ پر اُس کا کچھ اثر نہ ہوا اور آپ نے اِرادہ کرلیا کہ کالج کی تعلیم چھوڑ کر ملازمت حاصل کرلیں تاکہ بڑے بھائی صاحب کے زیرِ احسان نہ رہیں۔ آپ کے اس اِرادہ کا علم جب حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کو ہوا تو حضورؓ نے آپ کو ہدایت نے فرمائی کہ کالج کی تعلیم جاری رکھیں، آپ کے اخراجات کا میں خود ذِمہ دار ہوں گا۔ کچھ عرصہ بعد بھائی نے آپ کی ثابت قدمی دیکھتے ہوئے آپ سے صلح کرلی اور تعلیمی اخراجات مہیا کرنا شروع کردیئے۔ 1921ء میں B.A. کرکے آپ شِملہ میں ملازم ہوگئے۔ آپ کو سیکرٹری مال بھی مقرر کردیا گیا۔ 1922ء میں جماعت احمدیہ کی پہلی مجلس مشاورت قادیان میں منعقد ہوئی تو آپ شِملہ کی جماعت کی طرف سے بطور نمائندہ شامل ہوئے۔

1922ء میں آپ نے ملازمت سے استعفیٰ دیدیا اور لاء کالج لاہور میں داخل ہوگئے۔ لیکن آپ کا اکثر وقت قرآن مجید اور دینی کتب کے مطالعہ میں صرف ہوتا۔ اس دور میں آپ دُنیا سے بے نیاز اور خداتعالیٰ کے عِشق میں مگن نظر آتے۔ حضرت مسیح موعودؑ کا یہ فارسی شعر ہمیشہ پیش نظر رکھتے: (ترجمہ)

''اے خدا! پہلے تو تُو اپنے بندہ کو اپنی محبت میں دیوانہ بنادیتا ہے اور پھر اُسے دونوں جہان بخش دیتا ہے۔ لیکن جو بندہ آپ کے عشق میں دیوانہ ہوجائے اسے دُنیا جہاں کی نعمتوں میں کچھ دلچسپی باقی نہیں رہتی۔ وہ انہیں کیا کرے گا۔ اُس کا مقصود ومطلوب تو صرف تیری چاہت اور الفت ہی رہ جاتی ہے۔''

آپ اپنی اسی حالت میں مگن تھے اور پڑھائی کی طرف توجہ نہ تھی، چنانچہ دوسرے سال کے امتحان میں فیل ہوگئے اور دِل برداشتہ ہوکر شملہ جاکر پھر ملازمت اختیار کرلی۔ لیکن اب حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی ایسی محبت غالب آئی کہ آخر آپ نے ملازمت اور دیگر سب تعلقات کو تیاگ کر قادیان کے لئے رختِ سفر باندھ لیا۔ وہاں جلد ہی آپ کو احمدیہ اسکول میں انگریزی ٹیچر کے طور پر ملازمت مل گئی۔ قادیان پہنچ کر گو آپ مطمئن ہوگئے لیکن حضورؓ آپ کو ایل ایل بی کرنے کی طرف توجہ دلاتے رہے۔ مجبوراً آپ نے 1925ء میں یہ امتحان پاس کرلیا۔ گو طبیعت پریکٹس کی طرف مائل نہ تھی اور آپ زِندگی وَقف کرنا چاہتے تھے۔ لیکن حضور کے ارشاد فرمانے پر آپ نے 2 جنوری 1926ء کو گورداسپور میں وکالت شروع کردی۔ ظاہری حالات کے برعکس آغاز سے ہی اچھی آمد شروع ہوگئی۔ 1926ء میں ہی حضورؓ نے آپ کو مجلس مشاورت کے لئے نمائندہ خصوصی مقرر فرمایا۔ اُس کے بعد آپ ہمیشہ مجلس مشاورت میں شامل ہوتے رہے اور کئی دفعہ حضورؓ کی معاونت کی توفیق پائی۔ گورداسپور میں پہلے صدر جماعت پھر امیر جماعت اور پھر امیر ضلع رہے۔ اس دوران بھی ہر ہفتہ اٹھارہ میل کا فاصلہ سائیکل پر طے کرکے قادیان جایا کرتے۔ حضورؓ اگر قادیان سے باہر ہوتے تو آپ وہاں پہنچ جاتے۔ آپ کا ایک بستر دفتر پرائیویٹ سیکرٹری میں بندھا پڑا رہتا اور حضورؓ جہاں تشریف لے جاتے، تو دوسرے سامان کے ساتھ آپ کا بستر بھی چلا جاتا۔ 1926ء میں ہی حضورؓ نے ایک رؤیا دیکھا جو آپ کے حضورؓ کے ساتھ تعلق کو مزید بڑھانے کا موجب ہوا۔ حضورؓ نے دیکھا: ''میں مسجد مبارک کے اس حصہ میں کھڑا ہوں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا بنایا ہوا ہے۔ محموداللہ شاہ صاحب اور ایک اور شخص جو یاد نہیں رہے وہاں کھڑے ہوئے ہیں اور ہم اس قدر پاس کھڑے ہیں کہ قریباً قریباً بغلگیر ہونے کی حالت ہے۔ میں نے سید محموداللہ شاہ صاحب کے کندھے پر ہاتھ رکھا ہوا ہے انہوں نے دوسرے آدمی کے۔ اس تیسرے آدمی اور میرے درمیان جگہ خالی ہے۔ اتنے میں آپ آکر اس جگہ کھڑے ہوگئے ہیں اور اس قدر قریب ہوکر اس حلقہ میں داخل ہوکر میرا بازو یا سینہ اس طرح چھونا شروع کیا ہے جس طرح کوئی محبت سے چھوتا ہے۔ اس پر میں نے بھی محبت سے اپنا ہاتھ اُٹھا کر آپ کے دائیں کان کا گوشت ہاتھ میں پکڑ کر اس طرح ملنا شروع کیا ہے جس طرح پیار اور سرزنش دونوں مدنظر ہوتے ہیں اور باپ اپنے بچہ کو محبت سے تنبیہ کرتا ہے۔ اس پر آپ بھی مسکرا پڑے ہیں اور میں بھی مسکرا رہا ہوں۔''

1927ء میں آپ ڈلہوزی میں تھے جب حضورؓ بھی وہاں تشریف لائے۔ آپ کو دیکھا تو ارشاد فرمایا کہ ہمیں جو کوٹھی ملی ہے وہ اچھی بڑی ہے، آپ بھی وہاں آجائیں۔ چنانچہ آپ کو بیس دن تک حضورؓ کی پاکیزہ صحبت میں رہنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ ایسی ہی پدرانہ شفقت کے کئی واقعات پیش آئے۔

ایک مرتبہ حضورؓ مالیر کوٹلہ تشریف لے جارہے تھے۔ رستہ میں حضورؓ نے بیاس ریلوے ریسٹ ہاؤس میں کچھ دیر قیام فرمانا تھا۔ مرزا عبدالحق صاحب سے یہ پروگرام طے تھا کہ وہ گورداسپور سے سیدھے وہاں پہنچ کر حضورؓ کے قافلہ میں شامل ہوجائیں۔ آپ کسی وجہ سے مقررہ وقت سے تین گھنٹہ بعد عشاء کے وقت وہاں پہنچے۔ یہ تمام وقت حضورؓ نے صرف آپ کے اِنتظار میں کاٹا اور پھر شفقت اور احسان کا یہ کمال کہ ذرہ بھر ملال کا اظہار نہ فرمایا۔ آرام سے آپ کو کھانا کھلایا گیا۔ رات گہری ہوچکی تھی تاہم حضورؓ سفر پر روانہ ہوگئے۔ حضورؓ نے کار میں آپ کو اپنے ساتھ بٹھالیا۔

حضور اپنے خدام سے بے تکلّف بھی تھے۔ ایک دفعہ کشمیر میں حضورؓ کا قیام ہاؤس بوٹ میں تھا جبکہ آپ حضرت خلیفہ نورالدینؓ (جمونی) کے ہاں قیام پذیر تھے۔ ایک دن حضورؓ نے آپ دونوں کو کھانے پر بلایا۔ جب یہ گئے تو حضورؓ ایک قالین پر تشریف فرما تھے۔ یہ ذرا ہٹ کر بیٹھ گئے۔ حضورؓ نے فرمایا کہ آپ میرے ساتھ قالین پر بیٹھ جائیں۔ مرزا صاحب تو خاموش بیٹھے رہے جبکہ خلیفہ نورالدینؓ صاحب نے جواباً کہا: ''حضور! ایک مسند پر ایک خلیفہ ہی سجتا ہے''۔ اس جواب پر حضورؓ بہت محفوظ ہوئے۔

محترم مرزا عبدالحق صاحب کا یہ اصول تھا کہ جتنا وقت دُنیوی کام میں صَرف ہو اس سے دُوگنا وقت دِین کے کاموں میں صَرف کیا جائے۔ آپ عمر بھر اس اصول پر قائم رہے۔ آپ کی وصیت تو 1/10 حصہ کی تھی لیکن عملاً 1/3 ادا کرتے تھے۔ آپ کو پس انداز کرنے کی عادت نہ تھی۔ ماہ بماہ آمد سے ہی گزراوقات ہوتی تھی۔ تقسیمِ ملک کے وقت حالات مخدوش ہونے کی وجہ سے کام بند ہوگیا تو آمد بھی بند ہوگئی۔ اِن دِنوں پہلے تو آپ حضورؓ کے حکم کے مطابق مسلمانوں کو پاکستان بھجوانے میں مدد دیتے رہے پھر حضورؓ کے ارشاد پر قادیان میں تین ماہ تک خدمات سلسلہ بجالاتے رہے اور حضورؓ کے ارشاد کی تعمیل میں آخری قافلہ کے ساتھ 16 نومبر 1947ء کو پاکستان آئے۔ فرماتے ہیں کہ ان دنوں میرا کوئی ذریعہ آمد نہ تھا لیکن اللہ تعالیٰ نے اس عرصہ کیلئے پہلے سے انتظام کر رکھا تھا۔ اور وہ یوں کہ میں نے قادیان میں مکان کیلئے کچھ زمین خرید رکھی تھی۔ 1946ء میں اس میں سے ایک کنال چار ہزار روپے میں فروخت کردی کہ اس میں کچھ اور رقم ملاکر بقیہ زمین پر مکان تعمیر کرلیں گے۔ تقسیم ملک کے وقت چار پانچ ماہ کی بیکاری کے عرصہ میں یہ روپیہ میرے کام آیا۔

ابھی آپ قادیان میں ہی تھے کہ حضور نے آپ کو تحریر فرمایا کہ پاکستان آنے پر آپ سرگودھا یا جھنگ میں پریکٹس کریں۔ ہمارا مرکز تو جھنگ کے ضلع میں ہوگا تاہم یہ جگہ سرگودھا کے زیادہ قریب ہوگی۔ لاہور آکر آپ نے سرگودھا میں کام شروع کرنے کا ارادہ کرلیا۔ آپ کو خدشہ تھا کہ اس اجنبی علاقہ میں شاید پریکٹس کامیاب نہ ہو۔ پھر یہ کہ کام چلنے کے لئے کچھ وقت چاہئے اور مالی لحاظ سے انتظار کی گنجائش نہ تھی۔ اسی فکر میں تھے کہ آپ کی ملاقات جسٹس کیانی صاحب سے ہوئی وہ کچھ عرصہ گورداسپور میں ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج رہ چکے تھے اور مرزا صاحب سے دوستانہ مراسم رکھتے تھے۔ پاکستان بننے پر ابتداء وہ لیگل ریمبرنسر لگ گئے تھے۔ حالات معلوم ہونے پر انہوں نے کوشش کرکے آپ کو سرگودھا میں سرکاری وکیل مقرر کروادیا۔ چنانچہ جنوری 1948ء آپ نے چارج لے لیا اور کچھ وقت بعد، ساتھ ہی دیوانی کام بھی شروع کردیا۔

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 5/مارچ 2007ء کی زینت حضرت مرزا عبدالحق صاحب کی یاد میں کہی گئی مکرم رائے فخراللہ منگلا صاحب کی نظم سے انتخاب ہدیۂ قارئین ہے:

ان کی باتوں میں فقط درس وفا ہوتا تھا
اور ہر لفظ محبت سے بھرا ہوتا تھا
وہ سدا دوسرے انسان کا غم کرتے تھے
اپنے بارے میں تو وہ بات ہی کم کرتے تھے
کاش پھر ان کی محبت کی گھنی چھاؤں میں
وہ قضا سجدے پھر اک بار ادا ہو سکتے
کاش ہم ان کیلئے کوئی وفا کر سکتے
ان کی خوشیوں کو کسی طور سوا کر سکتے

جریدہ ’’نحن انصاراللّٰہ‘‘ جولائی تا ستمبر 2006ء میں مکرم مرزا نوید احمد صاحب اپنے دادا حضرت مرزا عبدالحق صاحب کے بارہ میں لکھتے ہیں:

☆ شروع سے ہی آپ صرف چار گھنٹے وکالت کے کام کو دیتے تھے اور باقی سارا وقت جماعتی خدمت کو دیتے تھے اور اللہ تعالیٰ نے ان چار گھنٹوں میں اتنی برکت ڈالی تھی کہ ساری بار کونسل میں سب سے زیادہ ٹیکس آپ دیتے تھے۔

☆ نوجوانی میں تہجد پڑھنی شروع کی اور پھر ساری زندگی باقاعدگی سے اُس پر قائم رہے۔ اگر کہیں کوئی عزیز ان کو دعا کے لئے کہتا تو یہ کہتے کہ تہجد پڑھنی شروع کرو تمام مسئلے حل ہو جائیں گے۔ وہ کہتے تھے کہ دنیا جہان کی دولت کی بھی ایک سجدے کے سامنے وقعت نہیں ہے۔ کبھی بھی مشکلات کے وقت زیادہ پریشان نہیں ہوتے تھے اور فوراً دعا میں لگ جاتے تھے۔ کہتے تھے کہ میری لمبی عمر کا یہ راز بھی ہے کہ میں اپنی تمام پریشانی اللہ تعالیٰ کے حوالہ کر دیتا ہوں اور خود پریشانی نہیں لیتا۔ آپ نے 40 سال کی عمر میں دعا کی کہ یا اللہ اب میں بڑھاپے کی طرف جانے والا ہوں مجھے کبھی کسی کا جسمانی اور مالی لحاظ سے محتاج نہ کرنا۔ اور کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے تسلی دی کہ فکر نہ کرو اور پھر تمام زندگی کسی کا محتاج نہ کیا۔ ابھی اس عمر میں بھی وہ دوسروں کو دیتے ہی تھے۔ یہاں تک کہ سرگودھا میں سب سے زیادہ چندہ وقف جدید بھی آپ دیتے تھے اور عین وقت پر دیتے تھے۔ صحت بھی ہمیشہ اچھی رہی۔ تقریباً 70 سال کی عمر تک Tennis کھیلتے رہے پھر اُس کے بعد 3 سے 5 میل Walk کرنا شروع کی اور اب پچھلے دو تین سال سے صرف ہلکی پھلکی واک کرتے اور کہتے کہ اب تہجّد کی نماز ہی میری ورزش ہے جو میرے لئے کافی ہے۔

☆ سچ سے محبت تھی اور وکالت جیسے پیشہ میں رہتے ہوئے بھی کبھی جھوٹ نہ بولا اور صرف سچے کیسوں کی پیروی کرتے تھے۔ بار کونسل میں اُن کی نیکی کی وجہ سے خاص رعب تھا اور غیر احمدی شرفاء بھی اُن کی بہت عزت کرتے تھے اور دعاؤں وغیرہ کی درخواست کرتے تھے۔

☆ جنرل ضیاء الحق نے ایک بار ڈپٹی کمشنر سرگودھا کے ذریعے آپ کو Advisor to the president for minorities with the role as Central Minister. کا عہدہ قبول کرنے کی پیشکش کی تو آپ نے فرمایا کہ اگر میں کوئی پیشکش قبول کروں گا تو مسلمان کے طور پر ہی قبول کروں گا چنانچہ معذرت کر لی۔ چند دن کے بعد انسپکٹر جنرل کا فون اسلام آباد سے آیا اور کہا کہ کیوں نہ جماعت کو غیر قانونی قرار دے کر آپ کی جائیداد ضبط کر لی جائے۔

☆ 1974ء میں جب وزیر اعلیٰ پنجاب حنیف رامے کی سرگودھا شہر میں موجودگی کے دوران شہر بھر میں احمدیوں کے مکانوں اور دوکانوں کو شرپسندوں اور بلوائیوں نے آگ لگا کر خاکستر کر دیا تو حنیف رامے نے حضرت مرزا صاحب کے پاس رات کی تاریکی میں آ کر اس نقصان پر معذرت کی۔ جس پر آپ نے فرمایا کہ ہمارا معاملہ خدا کی عدالت میں ہے۔ بعد میں جلد ہی حنیف رامے بھی بھٹو کے زیرِ عتاب آ گئے۔ پھر ضیاء دَور میں جب احمدیوں کے سینوں سے کلمہ طیبہ کے بیجز نوچے جا رہے تھے تو حنیف رامے صاحب کا ضمیر جاگا اور انہوں نے اس کے خلاف اخبار میں ایک آرٹیکل بعنوان ’’یہ کلمہ دوستی ہے یا کلمہ دشمنی‘‘ شائع کروایا جس کو پڑھ کر حضرت مرزا صاحب نے بہت مسرت کا اظہار فرمایا اور کہا: ’’ہم نے حنیف رامے کو معاف کیا!‘‘

آپ نے فارسی زبان صرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا کلام سمجھنے کیلئے سیکھی۔ آپ نے نو دس کتابیں لکھیں اور آپکی کتاب ’’صداقت حضرت مسیح موعودؑ‘‘ کے بارہ میں ایک بزرگ نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں بتایا ہے کہ یہ کتاب مَیں نے اپنے حضور قبول کر لی ہے۔

وفات سے تقریباً ایک مہینہ پہلے آپ نے کشف دیکھا کہ روح القدس آپ کے جسم میں اُتر گیا ہے اور ہر طرف انتہائی خوبصورت رنگ اور منظر ہیں اور اس منظر کی لذّت کی وجہ سے دو دن آپ نے کسی سے بات نہ کی۔

وفات سے قبل کئی دنوں تک آپ روزانہ خواب میں ساری ساری رات اپنے محبوب آقا حضرت مصلح موعودؓ کی صحبت میں گزارتے اور صبح بتاتے کہ کتنی پیاری رات گزری ہے۔ چند دنوں سے کہہ رہے تھے کہ میں قبر اپنے سامنے دیکھ رہا ہوں مگر آپ کی طبیعت میں ایک سکون تھا جو بڑھتا جا رہا تھا۔ وفات کی صبح دِل کی دھڑکن کچھ تیز تھی۔ پھر آپ نے آرام سے لیٹ کر دعا کے لئے ہاتھ اُٹھائے، چند لمحے کچھ عربی میں دعائیں پڑھتے رہے اور ہاتھ اُٹھائے اُٹھائے اپنے مولائے حقیقی کے حضور حاضر ہو گئے۔

.......❁.......❁.......❁.......

روزنامہ ’’الفضل‘‘ ربوہ 3/نومبر 2006ء میں حضرت مرزا عبدالحق صاحب کے بارہ میں مکرم عبدالسمیع نون صاحب کا ایک مضمون شائع ہوا ہے۔

آپ بیان کرتے ہیں کہ سرگودھا میں مستقل طور پر آکر پیشہ وکالت اختیار کرنے سے قریباً 4 سال قبل مجھے حضرت مرزا عبدالحق صاحب سے ملاقات کا شرف حاصل ہوا تو آپ کو مقربان الٰہی میں سے پایا۔ چنانچہ پھر ملاقاتیں کسی نہ کسی بہانے زیادہ ہونے لگیں۔ بالآخر 1954ء میں جب میں نے وکالت شروع کی تو حضرت ممدوح کو قانون کے محاذ پر ڈٹ کر پُراثر بحث کرتے دیکھ کر انہیں ہی اپنا استاد بنانا چاہا جسے موصوف نے خوشی سے قبول فرمایا۔

استاذی المحترم مرزا صاحب کی صحبت صالح کے پہلے 40 سال تو بیشمار مواقع ملے جب آپ کی قیادت میں ہر دوسرے ہفتے ضلعی جماعتوں کے دورہ پر خاکسار، برادرم حافظ ڈاکٹر مسعود احمد صاحب، برادرم قریشی محمود الحسن صاحب اور برادر مکرم شیخ محمد اقبال صاحب پراچہ بھی ہمرکاب ہوتے تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ ہم چاروں کو مرزا صاحب کی فیملی کہا کرتے تھے۔ شروع میں تو بھائی اقبال پراچہ صاحب جو ایثار و وفا کے پتلے تھے اپنی کوئی نئی بس ہی نکلواتے جس میں ہم پانچ کس سوار ہو کر خدمت دین کی توفیق پاتے۔ پھر میں نے ایک کار خریدی تو اسی نے چند سال ناقہ کا کام دیا اور پھر بھائی حافظ ڈاکٹر مسعود احمد صاحب کے لئے ان کے بھائی ودود احمد صاحب نئی کار لندن سے لائے تو مستقل طور پر نئی سواری میسر آئی۔

حضرت مرزا صاحب تربیتی مسائل پر خطاب فرماتے تو چونکہ وہ شخص خود قول سے بڑھ کر عمل کا نہ صرف قائل تھا بلکہ عملی زندگی میں اعمال صالحہ کا بہترین نمونہ تھا۔ ایسے شخص کی بات دل سے نکلتی اور سیدھی دل پر اترتی جاتی تھی۔ تقریر میں حضرت مصلح موعودؓ کے زرّیں کلمات کا ذکر ہوتا تو یوں لگتا کہ گویا آپ حضورؓ کی مجلس میں ہی بیٹھے حظ اٹھا رہے ہیں۔ کبھی حدیث سے اور کبھی حضرت مسیح موعودؑ کی نثر و نظم سے اردو اور فارسی میں بہت دلنشیں انداز میں بیان فرماتے۔ آپ کو حافظ قرآن نہیں تھے مگر قرآن کریم کے ساتھ عشق و محبت کے نتیجے میں آپ کو بہت سے حصے قرآن مجید کے یاد تھے اور تقریر میں آیات کے حوالے ایسے انداز میں دیتے تھے کہ سننے والا جانتا کہ یہ حافظ قرآن مجید ہیں۔

قرآن سے محبت کا یہ عالم تھا کہ آپ نے عین عالم شباب میں روزانہ 4 گھنٹے مسلسل دس سال تک قرآن کریم کے معانی و مفہوم کے سمجھنے میں صرف کئے اور فرمایا کرتے تھے اس میں کوئی ناغہ نہیں ہوا۔ اور اس کے لئے حضرت اقدسؑ کا ایک فارسی شعر سناتے جس کا ترجمہ ہے کہ میں کردار کی پونجی نہیں رکھتا بس اندرونی عشق نے جوش مارا اور اس سے سارے کام ہو گئے۔

قرآن کریم کا ساری عمر درس جاری رہا اور کمال یہ تھا کہ سامعین کے فہم و ادراک کی سطح پر اتر کر سمجھاتے تھے۔ تلاوت کرنے کا انداز منفرد تھا اس میں جذب بھی تھا کشش بھی۔ ترتیل بھی تھی مگر اس میں ہرگز تصنع یا بناوٹ کا شائبہ نہیں ہوتا تھا۔

برسبیل تذکرہ بیان کردوں کہ 1983ء کی ایک شام میرے غیر از جماعت دوست سردار جاوید اختر خان بلوچ ایڈووکیٹ دوائی لینے ربوہ گئے۔ واپسی کے وقت مَیں مغرب کی نماز حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی اقتداء میں پڑھنے کے لئے مسجد مبارک میں چلا گیا۔ میرا مشاہدہ تھا کہ میرے دوست نے کبھی کہیں بھی نماز نہیں پڑھی تھی۔ لیکن جب میں نے نماز ختم ہونے پر سلام پھیرا تو کیا دیکھتا ہوں کہ وہ بھی پچھلی صف میں بیٹھے ہیں۔ بعد میں میرے پوچھنے پر کہنے لگے کہ نہ میرا وضو تھا نہ نماز میں شامل ہونے کا کوئی ارادہ۔ لیکن جب مرزا صاحب کی قراءت میں نے سنی تو کسی غیبی طاقت نے مجھے اٹھا کر مسجد میں کھڑا کر دیا اور میں قراءت سن کر مست ہو گیا اور پھر وہ دہراتے رہے کہ ایسی دل میں گھر کر جانے والی قراءت پہلے کبھی نہیں سنی۔ اصل میں پڑھنے والے کا قرآن کے ساتھ تعلق خاطر اس کے لحن کو سنوارتا اور نغمگی اور جذب و کیف کو ابھارتا ہے اور یہ صفات حضرت مرزا صاحب کی قراءت میں بھی موجود تھیں۔

آپ فرمایا کرتے تھے کہ اردو فارسی یا عربی کا کوئی لفظ حضور مسیح موعودؑ کے قلم سے نہیں نکلا جسے میں نے پڑھا نہ ہو اور عربی کے حضور کے کلام نثر اور نظم کو لغات عربی سے حل کیا بلکہ ترجمہ کیا جو خود خلفائے کرام نے پسند فرمایا۔ خود بھی متعدد تصانیف رقم کیں۔ آپ کی تالیف ’’روح العرفان‘‘ چونکہ حضرت مسیح موعود کی تصانیف کے اقتباسات ہیں عجیب لذت دیتے ہیں عربی عبارات کے ترجمے بھی ساتھ ہیں۔ سوچتا ہوں کہ اس شخص کو اللہ تعالیٰ نے کتنے اوقات عطا فرمائے تھے اور ان اوقات کا کس قدر بابرکت اور صحیح استعمال کیا کہ قرآن کریم اور حدیث شریف اور کتب حضرت مسیح موعود کا روبخدا شخص ’’عاشق صادق‘‘ اور ’’حافظ‘‘ بھی ہو گیا اور جو محنت کر گئے ہیں وہ احمدیت کی کئی نسلوں کو کام دے گی۔

حضرت مرزا صاحب پابندیٔ وقت کے میدان میں بھی ایک منفرد حیثیت رکھتے تھے۔ کسی تقریب میں جانا ہو یا ٹینس کھیلنے۔ عین مقررہ وقت پر پہنچ جاتے۔ کلب کے راستہ میں چودھری قائم الدین (DC) کی کوٹھی تھی۔ ان کے بیٹے کہتے تھے کہ ہم اپنی گھڑیاں آپ کے مقررہ وقت سے ملا لیا کرتے تھے۔

ایک بار میرا بیٹا کسی پروگرام پر لے جانے کے لئے آپ کی کوٹھی پہنچا تو فرمایا: کہ ’’بیٹا ڈیڑھ منٹ لیٹ ہو‘‘۔ اس نے ادب سے معذرت کر لی۔

ایک بار آپکی زیر صدارت جلسہ میں مَیں تقریر کر رہا تھا کہ آپ نے فرمایا ’’ایک منٹ باقی ہے‘‘۔ میں نے عرض کیا: جناب! آپ جلسہ سالانہ پر تقریر کر رہے ہوتے ہیں۔ جب آپ کو وقت کا الٹی میٹم ملتا ہے تو فرماتے ہیں کہ وقت پر ختم کردوں گا، باقی چھپ جائے گی۔ میری تو باقی چھپنی بھی کہیں نہیں۔ اس پر آپ نے قہقہہ لگایا اور مضمون مکمل کرنے کی اجازت دی۔

1974ء میں غازیوں کی ایک یلغار آپ کے گھر پر بھی پڑی کچھ سامان لوٹ لے گئے کچھ توڑ پھوڑ کی حتیٰ کہ کسی نادان بدنصیب نے آپ کی جیب سے پارکر کا پین بھی چھین لیا۔ ایک نامور فوجداری ماہر وکیل ملک محمد اقبال صاحب آپ کے دوست تھے، اگلے روز وہ احوال پرسی کیلئے آپ کے گھر گئے۔ رمضان کا مہینہ تھا۔ آپ نے فرمایا کہ شاید آپ کا ذیابیطس کی وجہ سے روزہ نہ ہو۔ پھر معذرت کی کہ گھر میں کراکری نام کی کوئی چیز باقی نہیں بچی۔ ہم نے مٹی کے پیالے گھر میں رکھ لئے ہیں۔ اگر محسوس نہ کریں تو چائے انہی مٹی کے پیالوں میں پیش کرسکتا ہوں۔ ملک صاحب نے شکریہ ادا کیا۔ ملک صاحب کے بیٹے نے واپسی پر اُنہیں کہا کہ ابّا! یہ کیا بات ہے کہ یہ 75 سالہ بوڑھا ہے، گھر میں سامان حتیٰ کہ پرچ پیالی تک بھی نہیں بچی ہے۔ وہ خود روزے سے ہیں۔ آپ جوان اور مَیں نوعمر لیکن ہم دونوں کا روزہ نہیں ہے۔ اور وہ کافر اور ہم......؟

حضرت خلیفہ ثالثؒ نے کچھ رقم بھیجی۔ اس دن 68 دکانوں مکانوں کو نقصان پہنچا تھا۔ حافظ بھائی کا مکان کلینک کار وغیرہ سب کچھ نذر آتش، کچھ بھی نہ بچا۔ حضرت مرزا صاحب کا بھی نقصان کافی تھا۔ مگر ان دونوں بزرگوں نے اس رقم میں سے کچھ بھی نہ لیا باوجود ہمارے اصرار کے کہ یہ تبرک ہے۔ ہم نے حضورؒ کی خدمت میں رپورٹ کر دی تو حضورؒ نے فرمایا کہ میں ان کیلئے الگ سے خاص طور دعا کر رہا ہوں، انہیں مجبور نہ کریں وہ نہیں لیں گے دوسروں میں تقسیم کر دیں۔

حضرت مصلح موعودؓ کے ساتھ یکرنگی اور ہم آہنگی اور اطاعت شعاری حضرت مرزا صاحب کی اپنے کمال کو پہنچی ہوئی تھی۔ آپ فرماتے تھے کہ حضورؓ کا (ذاتی یا جماعتی) ایک ضروری مقدمہ درپیش تھا۔ حضور نے مجھے اپنی ایک قمیص دیتے ہوئے فرمایا یہ میری قمیص کل پہن کر عدالت جانا ہے، انشاء اللہ کامیابی ہوگی۔ اور مرزا صاحب وہ اپنے قد سے لمبی قمیص پہن کر گئے اور قادر کریم نے کامیابی بخشی: وھو علیٰ کلّ شیئٍ قدیر۔

میرے پاس بھی حضورؓ کا ایک پاجامہ ہے۔ میرا بھی ایک ذاتی مقدمہ تھا جو میرے لئے بہت اہمیت رکھتا تھا۔ مَیں نے سوچا کہ حضورؓ کا پاجامہ شلوار کے نیچے پہننا تو تبرک کے ادب کے خلاف ہے۔ مَیں نے اسے اپنی قمیص کے نیچے اور بنیان کے اوپر گلے میں ڈال لیا۔ مجھے بھی حضور کی برکتوں سے وافر حصہ ملا اور میں بھی مقدمہ جیت گیا۔ الحمدللہ۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کا وصال ہوا تو اس سے ایک رات پہلے مجھے آواز آئی تھی کہ ’’دلدار فوت ہو گیا ہے‘‘۔ پھر زیارت چہرہ اور جنازہ میں شرکت کے لئے نصف شب لاہور کے فضائی مستقر پر پہنچے۔ حضرت مرزا صاحب بہت ہی غمزدہ تھے۔ حیران ہوئے کہ تم نے بھی ہمت کر لی۔ کیونکہ چند ماہ قبل میں نے دل کی اوپن سرجری کروائی تھی اور ہنوز نقاہت باقی تھی۔ جہاز میں کچھ دیر لیٹ کر جونہی مجھے تکان سے آرام محسوس ہوا تو مجھے حضرت مرزا صاحب کا خیال آیا۔ آپکے ساتھ ایک آدمی مسلسل باتیں کرتا آ رہا تھا۔ میں نے اُسے پچھلی نشست لینے کو کہا اور آپ کے لئے بستر تیار کر دیا۔ لیکن مرزا صاحب سوئے نہیں کیونکہ کوئی اور عقیدت مند آ گیا اور آپ اٹھ کر بیٹھ گئے۔

بجا کہ حضرت مرزا صاحب نے 106 سال کی طویل عمر پائی مگر سچ جانیئے ابھی تشنگی باقی تھی۔ آپ کی وفات کی خبر سن کر اپنے تو بیشمار آئے ہی تھے، غیر از جماعت دوستوں کی بھی کمی نہ تھی جن میں ایک رکن پارلیمینٹ بھی شامل تھے۔

Muslim Television Ahmadiyya
Weekly Programme Guide

14th March 2008 – 20th March 2008

Please Note that programmes and timings may change without prior notice. All times are given in Greenwich Mean Time.
For more information please phone on +44 20 8875 4272 or fax +44 20 8874 8344

Friday 14th March 2008

00:00 Tilaawat, Dars-e-Malfoozat, & MTA News
01:05 Al Maa'idah
01:20 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking Guests. Recorded on 19th November 1997.
02:25 Huzoor's Tours: programme documenting Huzoor's visit toIndia.
03:00 Tarjamatul Qur'an Class: In depth explanation of Qur'anic verses by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 19th November 1997.
05:00 Moshaairah: an evening of poetry.
05:10 MTA Variety: Ansarullah Sports Rally
06:05 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
07:05 Gulshan-e-Waqfe Nau (Khuddam) with Huzoor, recorded on 10th November 2007.
08:05 Le Francais C'est Facile: Lesson no. 83.
08:30 Siraiki Service: a discussion in Siraiki on the life of the Holy Prophet Muhammad (saw)
09:25 Urdu Mulaqa'at with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Urdu speaking guests. Session no. 4, recorded on 15th March 1994.
10:00 Indonesian Service
11:15 Seerat Sahaba Rasool (saw)
12:00 Tilaawat & MTA News
13:00 Live Friday Sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V from Baitul Futuh.
14:20 Dars-e-Hadith
14:30 Bengali Reply to Allegations: a Bengali discussion programme replying to various allegations made against the Ahmadiyya Jama'at.
15:30 Seerat Sahaba Rasool (saw) [R]
16:10 Friday Sermon [R]
17:25 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 20th November 1997.
18:30 Arabic Service: Arabic discussion programme about the true concepts of Islam, hosted by Muhammad Sharif.
20:35 MTA International News Review Special
21:10 MTA Travel: travel programme featuring a visit to San Francisco.
21:45 Friday Sermon [R]
23:20 Urdu Mulaqa'at: Session no. 4 [R]

Saturday 15th March 2008

00:00 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA Jamaat News
01:10 Le Francais C'est Facile: lesson no. 83
01:35 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 20th November 1997.
02:40 Programme sharing memories of Chaudhry Mohammad Zafarullah Khan hosted by Ahmad Mubarak.
03:55 Friday Sermon: recorded on 14th March 2008.
05:25 Urdu Mulaqa'at: Session no. 4, recorded on 15th March 1994.
06:00 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
07:05 Gulshan-e-Waqfe Nau (Khuddam) with Huzoor. Recorded on 10th November 2007.
08:05 Seerat Sahaba Hadhrat Masih Maood
08:30 Friday Sermon: rec. 14/03/08 [R]
09:35 Ken Harris Oil Painting: Part 2.
10:10 Indonesian Service
11:05 French Service
12:00 Tilaawat & MTA News
13:05 Bangla Shomprochar
14:05 Intikhab-e-Sukhan
15:05 Gulshan-e-Waqfe Nau (Khuddam) [R]
16:05 Pakistan National Assembly 1974: An Urdu programme with Dost Muhammad Shahid.
17:10 Seerat Sahabah Hadhrat Masih-e-Maud (as)
17:30 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 25th November 1997.
18:30 Arabic Service: Arabic discussion programme about the true concepts of Islam, hosted by Muhammad Sharif.
20:35 International Jama'at News
21:10 Gulshan-e-Waqfe Nau (Khuddam) class with Huzoor, recorded on 10th November 2007.
22:05 Pakistan National Assembly 1974: An Urdu programme with Dost Muhammad Shahid.
23:10 Friday Sermon: recorded on 14th March 2008.

Sunday 16th March 2008

00:00 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
01:00 Seerat Sahabah Hadhrat Masih-e-Maud (as)
01:30 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 25th November 1997.
02:30 Friday Sermon: rec. 14/03/08
03:35 Ken Harris Oil Painting
04:10 Mosha'airah: an evening of poetry
04:55 Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 20th May 1995. Part 2.
06:00 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
07:05 Gulshan-e-Waqfe Nau (Lajna) class with Huzoor, recorded on 11th November 2007.
08:25 Canadian Winter Activities: including ice skating and skiing.
08:45 Huzoor's Tours: programme documenting Huzoor's visit to Mauritius.
10:15 Indonesian Service
11:15 Spanish Service: Spanish translation of Friday sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V on 11th May 2007.
12:10 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
13:10 Bengali Reply to Allegations: discussion programme replying to various allegations made against the Ahmadiyya Muslim Jama'at.
14:05 Friday Sermon: Rec.14th March 2008.
15:15 Learning Arabic: lesson no. 15 [R]
16:00 Pakistan National Assembly 1974: An Urdu programme with Dost Muhammad Shahid.
16:50 Canadian Winter Activities [R]
17:25 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 26th November 1997.
18:30 Arabic Service: Arabic discussion programme about the true concepts of Islam, hosted by Muhammad Sharif.
20:40 Gulshan-e-Waqfe Nau (Lajna)
22:00 Pakistan National Assembly 1974 [R]
22:60 Huzoor's Tours [R]

Monday 17th March 2008

00:20 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA Jamaat News
01:20 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 26th November 1997.
02:30 Friday Sermon: recorded on 14th March 2008
03:30 Canadian Winter Activities
04:00 Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 7th June 1998. Part 1.
05:15 Seerat-un-Nabi (saw)
06:00 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
07:05 Gulshan-e-Waqfe Nau (Nasirat) class held with Huzoor. Recorded on 17th November 2007.
08:05 Le Francais C'est Facile: lesson no. 92
08:30 Spotlight: speech delivered by Maulana Muhammad Karimudddin Shahid about he Promised Messiah's (as) love for the Holy Prophet (saw).
09:05 Rencontre Avec Les Francophones: A weekly studio sitting with French speaking friends with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 16th November 1998.
10:10 Indonesian Service
11:20 Medical Matters: Laser treatment.
12:00 Tilaawat & MTA News
13:00 Bangla Shomprochar
14:00 Friday Sermon: recorded on 26/01/2007
15:10 Gulshan-e-Waqfe Nau (Nasirat) [R]
16:10 Rencontre Avec Les Francophones [R]
17:30 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 27th November 1997.
18:35 Arabic Service
19:35 Medical Matters[R]
20:25 MTA International Jama'at News
21:05 Spotlight [R]
21:45 Gulshan-e-Waqfe Nau (Nasirat) [R]
22:50 Friday Sermon [R]

Tuesday 18th March 2008

00:00 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News Review
01:00 Le Francais C'est Facile: lesson no. 92
01:35 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 27th November 1997.
02:35 Friday Sermon: rec. 26th January 2007.
03:50 Rencontre Avec Les Francophones
04:55 Medical Matters: laser treatment
05:20 Spotlight
06:00 Tilaawat, Dars-e-Malfoozat & MTA News
07:05 Jamia Ahmadiyya Class with Huzoor, recorded on 18th November 2007.
08:15 Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 7th June 1998. Part 2.
09:05 MTA Variety: a documentary about a Khuddam army weekend.
10:00 Indonesian Service
11:00 Sindhi Service
12:10 Tilaawat, Dars & MTA News
13:05 Bangla Schomprochar
14:10 Jalsa Salana Germany 2004: Concluding address delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V, recorded on 22nd August 2004.
15:05 Jamia Ahmadiyya UK Class [R]
16:25 Question and Answer session [R]
17:30 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 2nd December 1997.
18:30 Arabic Service
19:45 MTA International News Review Special
20:30 MTA Variety [R]
21:35 Jamia Ahmadiyya UK Class [R]
22:40 Jalsa Salana Germany 2004 [R]
23:50 MTA Travel: a visit to Malta

Wednesday 19th March 2008

00:00 Tilaawat, Dars & MTA News
01:25 Learning Arabic: lesson no. 16
01:50 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 2nd December 1997.
02:55 MTA Variety: Khuddam army weekend
03:50 Question and Answer Session
04:45 Jalsa Salana Germany 2004.
06:05 Tilaawat, Dars-e-hadith & MTA News
07:10 Bustan-e-Waqfe Nau with Huzoor recorded on 24th November 2007.
08:15 Seerat Hadhrat Masih Maood
08:45 Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 14th June 1998.
09:50 Indonesian Service
10:50 Swahili Service
12:00 Tilaawat & MTA News
12:45 Bangla Shomprochar
13:55 From the Archives: Friday sermon recorded on 21st February 1986.
14:45 Jalsa Salana UK: speech delivered by Abdul Wahab Adam on the topic of 'Spreading the message of Ahmadiyyat to the four corners of the Earth'. Recorded on 13/08/1989.
15:55 Bustan-e-Waqfe Nau [R]
16:55 The Valley Rattler: a visit to Queensland, Australia
17:30 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Session no. 351, recorded on 3rd December 1997.
18:30 Arabic Service [R]
19:35 Question & Answer Session
20:45 MTA International Jamaat News
21:25 Bustan-e-Waqfe Nau [R]
22:30 The Valley Rattler [R]
23:05 From the Archives [R]

Thursday 20th March 2008

00:00 Tilaawat, Documentary & MTA News Review
01:05 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Session no. 351, recorded on 3rd December 1997.
02:20 Hamaari Kaaenaat
02:55 The Valley Rattler
03:25 From the Archives
04:25 Poetry Recital Competition
05:25 Jalsa Salana UK 1989 Speech
06:00 Tilaawat, Dars-e-Malfoozat & MTA News
07:05 Gulshan-e-Waqfe Nau (Lajna) Class with Huzoor, recorded on 25th November 2007.
08:20 English Mulaqa'at: A question and answer session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra) and English speaking friends. Session no. 19, recorded on 11th June 1994.
09:40 Pushto Service: selected sayings of the Holy Prophet Muhammad (saw).
09:55 Indonesian Service
10:55 Friday Sermon: recorded on 27th May 2005.
12:00 Tilaawat, Dars & MTA News
13:00 Bangla Shomprochar: Bengalis translation of Friday sermon recorded on 14/03/2008.
14:05 Tarjamatul Qur'an Class: In depth explanation of Qur'anic verses by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Session no. 215, recorded on 25th November 1997.
15:10 English Mulaqa'at [R]
16:15 Friday Sermon: delivered on 27/05/05. [R]
17:30 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Session no. 353, recorded on 9th December 1997.
18:30 Arabic Service: Arabic discussion programme, hosted by Muhammad Sharif.
20:30 MTA Interntional News Review
21:05 Tarjamatul Qur'an Class: Class no. 215, recorded on 25th November 1997.
22:05 Al Maa'idah: cookery programme teaching how to prepare Chicken Drumsticks
22:25 Huzoor's Tours: Huzoor's visit to India
22:50 Gulshan-e-Waqfe Nau (Lajna) [R]

Please note MTA2 will be showing French service & German service at 16:00 GMT & 17:00 GMT

Al Fazl International Weekly, London

22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TL (U.K.)

ISSN: 1352 9587

Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:alfazlint@alislam.org

Vol 15 | Friday 07 March, 2008 | Issue No. 10

حاصل مطالعہ

دوست محمد شاھد۔ مؤرخ احمدیت

مسلماں را مسلماں باز کردند

آج سے ایک سو دو سال پیشتر 11مارچ1906ء کو خداوند کریم نے اپنے محبوب مسیح کو الہاماً خبر دی

چو دور خسروی آغاز کردند
مسلماں را مسلماں باز کردند

(بدر16مارچ1906ءصفحہ3)

حضرت اقدس اس الہام کا ذکر کر کے تحریر فرماتے ہیں:

”دور خسروی سے مراد اس عاجز کا عہد دعوت ہے مگر اس جگہ دنیا کی بادشاہت مراد نہیں“۔

نیز فرمایا:

”دنیا میں ایک نمایاں تبدیلی پیدا ہوگی اور اکثر دل خدا کی طرف کھینچے جائیں گے اور غفلت کے پردے درمیان سے اٹھا دیئے جائیں گے اور حقیقی اسلام کا شربت انہیں پلایا جائے گا“۔

(تجلّیاتِ الٰہیہ صفحہ 4 تصنیف 6-1907ء اشاعت 29جون1922ء)

اجمال کی تفصیل

اس پر از حقائق و معارف عبارت کی تفصیل حضور انور کی زبان مبارک سے سنئے۔ فرماتے ہیں:

”ضرورت ہے کہ وہ کیفیت انسان کے اندر پیدا ہو جاوے جو اسلام کا مغز اور اصل ہے۔ میں تو یہ جانتا ہوں کہ کوئی شخص مومن اور مسلمان نہیں بن سکتا جب تک ابوبکر۔ عمر۔ عثمان۔ علی رضوان اللہ علیہم اجمعین کا سا رنگ پیدا نہ ہو وہ دنیا سے محبت نہ کرتے تھے بلکہ انہوں نے اپنی زندگیاں خداتعالیٰ کی راہ میں وقف کی ہوئی تھیں۔ اب جو کچھ ہے وہ دنیا ہی کے لئے ہے۔ اور اس قدر استغراق دنیا میں ہو رہا ہے کہ خداتعالیٰ کے لئے کوئی خانہ خالی نہ رہنے دیا۔ تجارت ہے تو دنیا کے لئے۔ عمارت ہے تو دنیا کے لئے۔ بلکہ نماز روزہ اگر ہے تو وہ بھی دنیا کے لئے۔ دنیاداروں کے قرب کے لئے تو سب کچھ کیا جاتا ہے مگر دین کا پاس ذرہ بھی نہیں۔ اب ہر شخص سمجھ سکتا ہے کہ کیا اسلام کے اعتراف اور قبولیت کا اتنا ہی منشاء تھا جو سمجھ لیا گیا ہے یا وہ بلند غرض ہے؟ میں تو یہ جانتا ہوں کہ مومن پاک کیا جاتا ہے اور اس میں فرشتوں کا رنگ ہو جاتا ہے۔ جیسے جیسے اللہ کا رنگ بڑھتا جاتا ہے وہ خداتعالیٰ کا کلام سنتا اور اس سے تسلی پاتا ہے۔ اب تم میں سے ہر ایک اپنے اپنے دل میں سوچ لے کہ کیا یہ مقام اسے حاصل ہے؟ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ تم صرف پوست اور چھلکے پر قانع ہو گئے ہو حالانکہ یہ کچھ چیز نہیں ہے۔ خداتعالیٰ مغز چاہتا ہے۔ پس جیسے میرا یہ کام ہے کہ ان حملوں کو روکا جاوے جو بیرونی طور پر اسلام پر ہوتے ہیں ویسے ہی مسلمانوں میں اسلام کی حقیقت اور روح پیدا کی جاوے۔ میں چاہتا ہوں کہ مسلمانوں کے دلوں میں جو خداتعالیٰ کی بجائے دنیا کے بت کو عظمت دی گئی ہے اس کی امانی اور امیدوں کو رکھا گیا ہے۔ مقدمات، صلح جو کچھ ہے وہ دنیا کے لئے ہے۔ اس بت کو پاش پاش کیا جاوے۔ اور اللہ تعالیٰ کی عظمت اور جبروت ان کے دلوں میں قائم ہو اور ایمان کا شجر تازہ بتازہ پھل دے۔ اس وقت درخت کی صورت ہے مگر اصل درخت نہیں کیونکہ اصل درخت کے لئے تو فرمایا: اَلَمْ تَرَ كَيْفَ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا كَلِمَةً طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ اَصْلُهَا ثَابِتٌ وَّفَرْعُهَا فِي السَّمَآءِ ـ تُؤْتِيْٓ اُكُلَهَا كُلَّ حِيْنٍ بِاِذْنِ رَبِّهَا ـ (ابراھیم:25) یعنی کیا تو نے نہیں دیکھا کہ کیونکر بیان کی اللہ نے مثال یعنی مثال دین کامل کی کہ وہ بات پاکیزہ درختِ پاکیزہ کی مانند ہے جس کی جڑھ ثابت ہو اور جس کی شاخیں آسمان میں ہوں اور وہ ہر وقت اپنا پھل اپنے پروردگار کے حکم سے دیتا ہے۔ اَصْلُهَا ثَابِتٌ سے مراد یہ ہے کہ اصول ایمانیہ اس کے ثابت اور محقق ہوں۔ اور یقین کامل کے درجہ تک پہنچے ہوئے ہوں اور وہ ہر وقت اپنا پھل دیتا رہے۔ کسی وقت خشک درخت کی طرح نہ ہو۔ مگر بتاؤ کہ کیا اب یہ حالت ہے؟ بہت سے لوگ کہہ تو دیتے ہیں کہ ضرورت ہی کیا ہے؟ اس بیمار کی کیسی نادانی ہے جو یہ کہے کہ طبیب کی حاجت ہی کیا ہے؟ وہ اگر طبیب سے مستغنی ہے اور اس کی ضرورت نہیں سمجھتا تو اس کا نتیجہ اس کی ہلاکت کے سوا اور کیا ہوگا؟ اس وقت مسلمان اَسْلَمْنَا میں تو بے شک داخل ہیں مگر آمَنَّا کی ذیل میں نہیں اور یہ اس وقت ہوتا ہے جب ایک نور ساتھ ہو“۔

(لیکچر لدھیانہ۔ روحانی خزائن جلد20 صفحہ 295-294)

اسی ضمن میں حضرت مسیح الزمان نے ایک صدی قبل یہ تاریخی حقیقت بھی بیان فرمائی کہ:

” خلاصہ معنی اس الہام کا یہ ہے کہ جب دور خسروی یعنی جو دور مسیحی جو خدا کے نزدیک آسمانی بادشاہت کہلاتی ہے ششم ہزار کے آخر میں شروع ہوا جیسا کہ خدا کے پاک نبیوں نے پیشگوئی کی تھی تو اس کا یہ اثر ہوا کہ وہ جو صرف ظاہری مسلمان تھے وہ حقیقی مسلمان بننے لگے جیسا کہ اب تک چار لاکھ کے قریب لوگوں نے اپنے معاصی اور گناہوں اور شرک سے توبہ کی اور ایک جماعت ہندوؤں اور انگریزوں کی مشرف باسلام ہوئی۔

باقی صفحہ 12پر ملاحظہ فرمائیں

گیمبیا (مغربی افریقہ) کی مختلف جماعتوں میں صد سالہ خلافت جوبلی کے استقبال کے حوالہ سے جلسوں کا انعقاد

سید سعید الحسن۔ مبلغ انچارج و نائب امیر گیمبیا

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے گیمبیا میں صد سالہ خلافت جوبلی2008 ء کے استقبالیہ پروگراموں کا آغاز پورے جوش و خروش سے ہو چکا ہے۔ ان پروگراموں میں نئے سال کا آغاز نماز تہجد اور دعاؤں کے ساتھ ساتھ خلافت احمدیہ کے جلسوں کے پروگراموں سے ہوا۔ یہ جلسے مقامی، ضلعی اور علاقائی سطح پر منعقد کروائے گئے۔ ان جلسوں کی ایک خاص بات تمام تقاریر کا مقامی زبانوں میں ہونا تھا۔ چنانچہ بعض تقاریر وولف، منڈینکا اور فولا زبانوں میں ہوئیں۔

LATRI KUNDA (GR)

مورخہ 11 جنوری کو لٹری کنڈا میں علاقہ کی تین جماعتوں Bkao.Old jeshwang , Latri kunda gr کا مشترکہ جلسہ منعقد ہوا۔ مقررین نے مقامی زبانوں میں تقاریر کیں۔ خلافت کی اہمیت اور برکات پر روشنی ڈالی گئی۔ اسی طرح حضرت حکیم مولوی نورالدین خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کی سوانح عمری بالخصوص اطاعت امام کا ذکر کیا گیا۔ خاکسار نے 27 مئی اور ہماری ذمہ داریاں،، کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے خلافت کی عظیم نعمت سے مومنوں کو دوبار نوازا ہے۔ پہلے حضرت رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں اور اب حضرت مسیح موعودؑ کے زمانہ میں۔ صد سالہ خلافت جوبلی کے موقعہ پر آئیں ایک دفعہ پھر تجدید عہد کریں کہ ہمیشہ اس نعمت کی قدر کریں گے اور اس سے وابستہ تقاضوں کو پورا کرنے کی سعی کرتے رہیں گے۔

محترم امیر صاحب گیمبیا نے اپنے اختتامی خطاب میں بتایا کہ صرف لفظی طور پر کہہ دینا کہ ہم خلافت کو مانتے ہیں کافی نہیں جب تک ہمارا عمل ساتھ نہ دے۔ اس لئے خلافت کے استحکام کے لئے ہر قربانی کرنے کے لئے ہمیشہ تیار رہیں اور خلافت کے ہر حکم پر لبیک کہتے رہیں تا کہ اللہ اپنی اس نعمت کو قیامت تک ہمارے درمیان رکھے۔ دعا کے ساتھ یہ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ جلسہ کے بعد مشروبات وماکولات سے حاضرین کی تواضع کی گئی۔

Sukuta

خلافت جوبلی کا بانجل کمبوہ ریجن کا دوسرا جلسہ سوکیوٹا میں مورخہ 13 جنوری کو منعقد ہوا۔ چم کنڈا میں ہونے والے اس جلسہ میں Bundung, Bakote, Sukuta کی جماعتیں شامل تھیں۔ مکرم امیر صاحب گیمبیا کی زیر صدارت جلسہ کا آغاز ہوا۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد حضرت مسیح موعودؑ کا منظوم کلام اور اس کا ترجمہ مقامی زبان میں پیش کیا گیا۔ سب سے پہلے دو تقاریر ”برکات خلافت،، اور ” خلافت اولی کے اہم واقعات“ کے عناوین پر ہوئیں۔ پھر خاکسار نے خلافت کی ضرورت اور اہمیت کا مضمون بیان کرتے ہوئے خصوصیت کے ساتھ جماعت کے اس گروہ کا ذکر کیا جس کو لاہوری گروہ کہا جاتا تھا جس نے خلافت کی قدر نہ کی اور یہ کہا کہ ہمیں خلافت کی ضرورت نہیں بلکہ نظام جماعت چلانے کے لئے صرف ایک انجمن کی ضرورت ہے۔ اور یہ دعویٰ بھی کیا کہ جماعت کا پچانوے فیصد حصہ ہمارے ساتھ ہے اور خلافت کے ساتھ صرف پانچ فیصد ہیں۔ لیکن تھوڑے ہی عرصہ کے بعد سب دنیا نے دیکھا کہ کل عالم میں کامیابی انہی کو عطا ہوئی جو خلافت سے وابستہ ہو گئے۔ آخر پر مکرم امیر صاحب نے جماعت کو نصیحت کی کہ صرف خلافت کو ماننا کافی نہیں بلکہ خلافت کے ہر حکم پر عمل کر کے ہی ہم اپنی زندگیاں بہتر بنا سکتے ہیں۔ دعا کے ساتھ یہ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

BERKAMA

مورخہ 18 جنوری کو برکاما میں جلسہ کا انعقاد ہوا جس میں Dar ul slam, sahyang ,pirang, Galoya کی جماعتیں شریک ہوئیں۔ غیر از جماعت دوستوں کی بھی ایک قابل قدر تعداد شامل ہوئی۔ مقامی مقررین نے خلافت کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ اس جلسہ میں نومبائعین کی ایک بڑی تعداد شامل تھی اس لئے کوشش کی گئی کہ موضوعات کو آسان بنایا جائے۔ اس موقعہ پر خلافت، خلافت کی برکات اور خلافت احمدیہ کے موضوعات پر تقاریر ہوئیں۔ دعا کے ساتھ یہ بابرکت اجلاس ختم ہوا۔

Talinding

مورخہ 20 جنوری کو بیت السلام میں جلسہ خلافت جوبلی ہوا جس میں Talinding ,new shewang, sabji ,Ebo twon کی جماعتیں شامل ہوئیں۔ مکرم عثمان باہ صاحب مینیجر احمدیہ پریس نے اپنی تقریر میں خلافت کی برکات پر روشنی ڈالی۔ اس کے بعد مقررین نے احادیث کی روشنی میں مقام خلافت کو واضح کیا۔ خاکسار نے حضرت مصلح موعودؓ کے زریں کارناموں خاص طور پر تحریک جدید، خلافت کمیٹی، مجلس شوریٰ اور ربوہ کے قیام کا ذکر کیا۔ مکرم امیر صاحب نے اپنی صدارتی تقریر میں کہا کہ آج خلافت کے سو سال پورے ہونے پر جشن منا رہے ہیں۔ اللہ کی حمد کر رہے ہیں اس لئے ہمیشہ اس نعمت قدر کرتے رہیں۔ دعا کے ساتھ یہ اجلاس ختم ہوا۔

Lamin

مورخہ 23 جنوری کو لامن میں جلسہ ہوا جس میں

باقی صفحہ 8 پر ملاحظہ فرمائیں